صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 جون 2025ء بمطابق 20 ذوالحجہ 1446 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب محمد ادریس، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًاO اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًاO وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًاO وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًاO اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕO اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا۔

(ترجمہ): رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر اُن سے (یعنی حاجتمند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں کترانا ہو، اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اُس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو، تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔
وآخرُ الدعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب مسند نشین: جزاک اللہ جی۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین:Item No 2 :Leave Applicationsجناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛جناب اشفاق احمد صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛جناب طارق سعید صاحب، ایم پی اے، 17 سے 20 جون تک چار دن،؛جناب زاہد چن زیب صاحب، مشیر برائے وزیر اعلیٰ، آج کے لئے؛ جناب منیر حسین لغمانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ عاصمہ عالمصاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 26-2025ء بشمول واجب الادا مصارف پر عمومی بحث

Mr. Chairman: Item No. 4. General Discussion on Annual Budget for the financial year, 2025-26, including appropriations in respect of charged expenditure, in the House. Maulana Lutf ur Rehman Sahib.

(تالیاں)

جناب لطف الرحمان نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيْمْ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمْ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِO فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِO الَّذِىْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔صدق اللہ العظیم۔جناب چیئرمین صاحب، شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔سب سے پہلے میں جو اس وقت اسرائیل اور ایران کے درمیان ایک جنگ شروع ہے، اس پہ بات کروں گا کیونکہ اس وقت جو اسرائیل کی جارحیت اور مسلمانوں کا قتل عام کرنا جہاں انہوں نے غزہ سے شروع کیا اور آج ایران پہ بھی انہوں نے حملہ کر کے جو مسلم دنیا کو نشانے پہ رکھا ہوا ہے، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے لیکن مذمت کے الفاظ سے کام نہیں چلے گا جناب چیئرمین صاحب، کہ جب تک ہم پوری مسلم دنیا متحد نہیں ہوں گے اور متحد ہو کر اس سازش کا جو مسلمانوں کے خلاف ہے اور مسلمانوں کی جو نسل کشی انہوں نے کی ہے، اگر اس کے خلاف ہم متحد نہیں ہوں گے تو ہم اس کا مقابلہ شاید، Time to timeایک ایک کی باری آئے گی اور وہ اسی طرح ان کو کچلتے جائیں گے، تو اس لئے ضروری ہے کہ ہم پوری امت مسلمہ اکٹھے ہو کر اس کا مقابلہ کریں اور آج ایران کی اس جنگ میں پاکستان، پاکستانی قوم بھرپور انداز میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کو ہر طرح کی سپورٹ دینی چاہیئے۔جناب چیئرمین صاحب، جب تک ہم اس مسئلے کو پوری شدت کے ساتھ روکنے کی کوشش نہیں کریں گے تو یہ تسلسل بڑھتا چلا جائے گا، لہذا ہم سب کی یہ ذمہ داری بنتی ہے، تو اس ذمہ داری کو بھرپور انداز میں پورا کرنا چاہیئے تاکہ ایک مؤثر جواب ان کو مل سکے۔جناب چیئرمین، اس سے پہلے کہ بجٹ جب پیش ہو رہا تھا تو اس سے پہلے یہاں پہ

سی ایم نے ایک سپیچ کی اور جواباً اپوزیشن لیڈر نے بھی اس حوالے سے ان کو جواب دیا لیکن مجھے عجیب حیرانی ہوئی، ٹھیک ہے روایات سے مختلف ہو کر یہ بات تھی لیکن مجھے افسوس اس بات پہ بھی ہے کہ اس وقت ایک رونا رویا جارہا تھا، ایک دوہائی دی جارہی تھی جناب سپیکر، کیا دوہائیوں سے آپ اس ملک کی، اس صوبے کی سیاست آپ چلا سکتے ہیں؟ کیا دوہائیوں سے آپ اپنے الیکشن کے نتائج کو ٹھیک کر سکتے ہیں؟ کیا دوہائیوں سے آپ قوم کی امانت وہ صحیح معنوں میں آپ استعمال کر سکتے ہیں؟ یا اس میں خیانت تو نہیں ہو رہی؟ یا دوہائیوں سے یہ مسئلہ حل ہو گا؟ ذمہ دار پوسٹ پہ بیٹھے ہیں، ذمہ دار کی پوسٹ پہ جن کی ذمہ داری بنتی ہے اس پارلیمنٹ کے حوالے سے بھی اور اس صوبے کے حوالے سے بھی، اس صوبے کی گورنمنٹ کے حوالے سے بھی، کیا اس طرح بد دعاؤں سے اگر آپ نے اس نظام کو ٹھیک کرنا ہے، جمہوری نظام کو ٹھیک کرنا ہے اور اس کے الیکشن کو آپ نے ٹھیک کرنا ہے، ووٹ کو اگر آپ نے ٹھیک کرنا ہے تو وہ اس طرح بد دعائیں دے کر کہ اللہ یہ سب کو غرق کرے اور جو اس میں Involve ہیں اس کو غرق کرے، تو میں تو جو دیکھ رہا تھا تو آمنے سامنے ایک دوسرے کو تو شاید ہم یہ غرق کرنے کی بد دعا تو دے رہے تھے لیکن جو کرنے والے ہیں، اس کا نام تو کسی نے بھی نہیں لیا، (تالیاں) ان کو کسی نے بد دعا نہیں دی، جو کرنے والے ہیں وہ معاف ہیں، وہ خیر ہے کوئی بات نہیں ہے اور جو امانت میں خیانت کرنے والے ہیں، ان کا کوئی نام نہیں لیتا لیکن جو نہیں کر سکتے، جن کی Capacity نہیں ہے یہ کام کرنے کی، وہ ایک دوسرے کو بد دعائیں دے رہے ہیں (شور اور قہقہہ) تو دیکھیں اس طرح مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ میرے والد صاحب کی ایک تقریر ہے، میں نے سنی ہے، وہ پتہ نہیں کتنے عرصے پہلے کی تقریر ہے، تو وہ اس وقت بھی Free and fair election کی بات کر رہے ہیں کہ ہم ایک Free and fair election کی طرف جائیں گے تب جا کر پاکستان صحیح معنوں میں جمہوری سسٹم پہ چل سکے گا اور یہ پاکستان ترقی کر سکے گا کیونکہ عوام کے فیصلے Implement ہوں گے اور جب تک اس ملک میں رہنے والے لوگوں کے فیصلے Implement نہیں ہوں گے، آپ مسائل کو حل نہیں کر سکتے، آپ پاکستان کو ترقی اس طرح نہیں دے سکتے، آپ جمہوری نظام کو نہیں چلا سکتے حالانکہ ہمارا ملک جمہوری نظام کی بنیاد پہ، Base جمہوری نظام پہ ہے اور وہ بھی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان، تو جس نظریئے پہ یہ ملک بنا تو اگر ہم، ایک جہد مسلسل کی بات ہے کہ جب تک کہ جدوجہد چلتی نہیں رہے گی، یہ بد دعاؤں سے یہ مسئلے حل نہیں ہوتے، آپ بد دعائیں دیتے رہیں بس، اس سے کیا فرق پڑے گا؟ اور وہ بھی ہم ایک دوسرے کو اور سارا دن لگے ہوتے ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ بجٹ جب پیش ہوتا ہے تو اس میں میں یہ سوچ رہا ہوتا ہوں کہ ہماری جو Developmental side ہے جس پہ ڈیویلپمنٹ پہ خرچہ ہوتا ہے، اس کو اگر آپ دیکھیں اور اس کا حجم آپ دیکھیں، اگر آپ اس کو پورے پاکستان کے حوالے سے بھی دیکھیں تو میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ پانچ پرسنٹ یا چھ پرسنٹ اس سے زیادہ نہیں ہے لیکن ہم اس پانچ چھ پرسنٹ کے بجٹ میں ایک دوسرے کو چور کہہ کہہ کر ہم نے اپنے اپنے لیڈروں کو، اپنے سیاسی لوگوں کو بدنام کر دیا، پانچ چھ پرسنٹ سے زیادہ آپ کے پاس بجٹ نہیں ہوتا جس میں آپ چوری کرتے ہیں، جس پہ چوری کا الزام لگایا جاتا ہے، چاہے انتظامیہ کی طرف سے ہو، چاہے

سیاسی لوگوں کے اوپر ہو لیکن باقی بجٹ اس کے حوالے سے کوئی پتہ نہیں ہوتا، تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اب آپ دیکھیں کہ یہ بد دعائیں دینا اور ہم ایک دوسرے کو بدنام کر رہے ہوتے ہیں، کبھی ہم کہتے ہیں کہ فارم پینتالیس ہے، کبھی ہم کہتے ہیں فارم سینتالیس ہے، یہ سینتالیس سے ہے، یہ پینتالیس سے ہے، اس پہ ہم ایک دوسرے کو وہ دے رہے ہوتے ہیں، طعنے دے رہے ہوتے ہیں، ادوار گزرے ہیں، آپ نے شاید 2024 کے حوالے سے بات کی، اپوزیشن لیڈر نے 2013 سے شروع کیا، تو ظاہر ہے کہ یہ 2013 کی بات تو نہیں ہے، اگر آپ پیچھے چلے جائیں تو کوئی الیکشن ایسا نہیں ہے کہ جس میں Involvement نہیں ہوئی اور جس کے نتائج نہ بدلے گئے ہوں، تو اگر آپ اور ہم آ جاتے ہیں 2024 پہ، چلو پیچھے کی باتیں تو اپنی جگہ پہ ہیں، 2018 ہے یا 2024 ہے، 2024 میں بھی ہم نے جب دھاندلی کا الزام لگایا اس حکومت کے اوپر، یہ جو الیکشن ہوا تھا اس کے اوپر ہم نے دھاندلی کا الزام لگایا تھا تو ہم نے پورے پاکستان پہ لگایا تھا، پورے پاکستان میں دھاندلی ہوئی ہے اور پی ٹی آئی نے اس حوالے سے جو ہمارا ایک نکتہ پر اتفاق تھا، وہ اتفاق اس بات پہ تھا کہ پورے ملک میں دھاندلی ہوئی ہے، پی ٹی آئی والے کہتے تھے کہ ہمارے صوبے میں نہیں ہوئی ہے، ہم نے کہا کہ نہیں اس صوبے میں بھی دھاندلی ہوئی ہے لیکن وہ آپ کے لئے ہوئی ہے، یہ نہیں ہے کہ آپ کا صوبہ اس سے ماوراء ہے۔ (تالیاں) کیا ہم یہاں پہ ایک دوسرے کو سینتالیس اور پینتالیس کے طعنے نہیں دے رہے ہوتے، تو ہم ایک دوسرے کو پینتالیس اور سینتالیس طعنے بھی پارلیمنٹ میں دے رہے ہوتے ہیں اور اسی پارلیمنٹ میں بد دعائیں جو دی جا رہی ہیں، وہ بھی اسی بات کی تھیں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب پی ٹی آئی نے ایک سو چھبیس (126) دن کا دھرنا دیا تھا تب انہوں نے بہتر جمہوریت کی بات کی تھی، مجھے نہیں پتہ کہ اس کے نتائج بہتر جمہوریت کے لئے تھے یا جمہوریت سبوتاژ کرنے کے لئے تھے، یہ ایک الگ بات ہے کہ اس کے نتائج کیا نکلے اور اس کے بعد ہم نے ادھر سے جناب میاں نواز شریف صاحب نے بھی ایک نعرہ لگایا تھا کہ "ووٹ کو عزت دو"، اب اس ووٹ کی عزت دینے میں کتنی کامیابی ملی ہے نتائج کے طور پہ، آپ کو بہتر جمہوریت سے کتنی ملی، ادھر سے "ووٹ کو عزت دو" میں کتنے اس کے حوالے سے نتائج آپ کو ملے ہیں؟ یہ تو خیر آپ کے سامنے بھی ہے اور پوری قوم کے سامنے بھی ہے، تو جب تک ہم اس مسئلے کو اپنی جد وجہد کے ساتھ آئینی اور قانونی جو ہمیں حق حاصل ہے، اس بنیاد پر ہم نہیں کریں گے، تب تک اس پہ چلتے رہیں گے، تو ان شاء اللہ مجھے یہ امید ہے کہ آہستہ آہستہ شاید ہم اس طرف چلے جائیں اور اس مسائل کا حل نکال سکیں اور ہم اس طرف جا سکیں کہ وہ جو ہم نعرہ لگاتے ہیں تو باقاعدہ اس کے نتائج بھی اسی انداز میں مل سکیں۔ تو یہ ہماری کوشش ہے اور ہم اس کوشش کو سیاسی جمہوری طریقے سے حل کریں گے لیکن اگر آپ کا چیف منسٹر اس طرح سے بیان دے گا کہ ہم نے بندوقیں لے جانی ہیں، ہم پہ گولیاں برسائی گئیں اور ہم نے چوڑیاں نہیں پہنیں اور ہم بندوق لے جا کر ہم نے چڑھائی کرنی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی اپنی اس جد وجہد کو اگر کسی نے خراب کرنا ہے تو وہ چیف منسٹر کے بیانات کی وجہ سے، وہ پہلے سے بتا رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہمارے خلاف کوئی ایکشن کریں ہم آ رہے ہیں اور آنے کے بعد ہم نے یہ کرنا ہے اور آپ اس کے لئے تیار رہیں اور آپ نے اگر ہمیں اس کے

بدلے میں کوئی گولی برسانی ہے تو وہ آپ برسا سکتے ہو کیونکہ ہم آپ کو خود سے وہ دعوت دے رہے ہوتے ہیں اور اس کا جواب آپ کی طرف سے ہم لینے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم تو بندوقوں کے ساتھ آئے ہیں اور پھر ہم گولی چلائیں گے اور ہم یہ کریں گے، تو یہ آپ کیا کر رہے ہیں، اب یہ جدوجہد ہے دھاندلی کے خلاف، جدوجہد اس طرح کی جاتی ہے؟ اچھا، چلو اگر آپ نہیں بھی لے کر جاتے ہو، کہو تو نہیں ناں؟ کہنے کا کیا مطلب ہے یہ تو آپ باقاعدہ اس کو شہہ دے رہے ہیں کہ نہیں، آپ ہمارے خلاف کوئی پروگرام کریں اور کوئی اقدام کریں اور پھر اسی بیان کو Quote کیا جائے گا کہ دیکھو صوبے کا چیف منسٹر ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے، تو اس طرح تو بات نہیں ہوتی ہے اور بجٹ کے حوالے سے ہمارے دوستوں نے بہت باتیں کی ہیں، تفصیلاً بات ہوئی، میں نے ابھی سورۃ بھی پڑھی، تو بجٹ کا صوبے کی ترقی کا، صوبے کی خوشحالی کا اگر کوئی تعلق ہے تو لازم و ملزوم ہے امن اور معیشت، اگر امن ہوگا تو معیشت بہتر ہوگی، خوشحالی ہوگی، اگر امن نہیں ہوگا تو آپ کا سسٹم نہیں چل سکے گا اور آپ معیشت کو بہتر نہیں کر سکتے، خوشحالی نہیں آئے گی جب تک امن نہیں ہوگا، یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں اور قرآن کریم بھرا پڑا ہے اس سے، اور بارہا ذکر کیا ہے کہ اگر امن ہوگا تو پھر خوشحالی ہوگی، معیشت بہترین ہوگی، لوگ خوشحال ہوں گے، تو وہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب آپ لوگوں کو امن دیں گے۔ اب صورتحال آپ کے سامنے ہے، جب معیشت اور امن لازم و ملزوم ہو جاتے ہیں تو امن وامان کی صورتحال کو بھی تو دیکھنا ہے، تو اس امن وامان کی صورتحال کی ذمہ داری کس کی ہے؟ حکومت کی ہے، اب یہ تقریباً بارہ سال ہونے کو ہیں اس حکومت کے، اور تسلسل کے ساتھ امن وامان کی صورتحال جو ہے وہ کس طرح بگڑتی چلی جا رہی ہے اور اس کے لئے کوئی خاطر خواہ پالیسی نہیں بنائی گئی، کوئی ایسی پالیسی نہیں بنائی گئی جس پالیسی کے نتیجے میں ہم بہتر طریقے سے آگے چل سکیں اور جن بنیادوں پر امن وامان خراب ہوا ہے، اس کو ہم ٹھیک کر سکیں اور ہم اپنے ماحول کو پرامن بنا سکیں، اپنے لوگوں کو معیشت کے حوالے سے بہتر ماحول دے سکیں جس میں وہ ترقی کر سکیں۔ اس کے بجائے ہمارے لوگوں نے یہاں سے شفٹ ہونا شروع کیا ہے، یہاں انگلش کے اخبار کی روزانہ ترسیل ہوا کرتی تھی، تو وہ پتہ نہیں ہزاروں کے حساب سے ہوتی تھی لیکن اب آپ اگر دیکھیں، میں نے آج کل اس کا ڈیٹا نہیں اٹھایا، تو مجھے نہیں لگتا ہے کہ ہزار پرچوں سے زیادہ کوئی چھاپنے کی ضرورت ہو، اس وقت لوگ یہاں پہ تھے، پڑھے لکھے لوگ تھے، کاروباری لوگ تھے، وہ پڑھتے تھے، یہاں سے کاروباری لوگ بھی شفٹ ہو گئے، جو تعلیم یافتہ لوگ تھے وہ بھی شفٹ ہو گئے اس بنیاد پہ کہ یہاں کوئی ہم امن نہیں دے سکے۔ اب ظاہر ہے کہ وہ میں نہیں کہتا کہ کوئی ایک دن جادو کی چھڑی سے امن وامان قائم کر لیں گے اور ہم اس صوبے کو امن وامان دیں گے لیکن ایک لمبا عرصہ ہے، آپ کی حکومت کا، اس کے علاوہ بھی میں یہ نہیں کہتا کہ صرف اس حکومت کے دوران یہ سب کچھ ہوا ہے، پہلے بھی ہوتا رہا ہے لیکن اس کے لئے ایک لائحہ عمل بنانا اور ایک ایسا ماحول بنانا، ایک ذہن کو تبدیل کرنا، تو اس پر کسی نے کام نہیں کیا، آپ لوگوں نے شاید تہذیبی جنگ لڑی ہو، آپ تبدیلی کی بات کرتے رہے ہو لیکن اس حوالے سے کسی نے کوئی کام نہیں کیا اور جتنے لوگ اس میں شامل ہوتے جا رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ اس کا تو کوئی بندوق سے تو اس کا جواب نہیں

ہو سکتا، آپ اپنے ملک میں اپنے لوگوں کے ساتھ اس طرح نہیں لڑ سکتے جب تک آپ ان کے ذہن کو تبدیل نہیں کریں گے، آپ کی وہ سیاسی سرگرمیاں اس انداز میں ہوں کہ جس میں آپ نظریاتی طور پر ان کو آگے لے کر جائیں اور آپ اس سے اس کو چھٹکارا دلا سکیں کہ وہ بندوق سے ہاتھ اٹھالیں۔ علماء کی بڑی بڑی کانفرنسیں ہوتی رہیں، ہماری پارٹی کی طرف سے ہوتی رہیں کہ ہم نے پچاس ہزار علماء کو اکٹھا کر کے اس کے خلاف فتویٰ دیا کہ یہ ناجائز ہے، ہمارے ملک میں اگر کوئی Militancy کرتا ہے تو یہ ناجائز ہے، آج آپ دیکھیں کہ آپ کی مین شاہراہوں کے اوپر کیا صورتحال ہے؟ کل عطاء الرحمان صاحب سینیٹر ہیں، ہمارے بھائی ہیں، انہوں نے ایک تقریر کی ہے اور انہوں نے تفصیلاً وہ واقعہ ذکر کیا ہے جو ہمارے بھتیجے کے ساتھ گزرا، مولانا فضل الرحمان صاحب کے بیٹے کے ساتھ انڈس ہائی وے پر، ڈی آئی خان میں مین روڈ کے اوپر جو واقعہ ان کے ساتھ ہوا، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن وہ ایک بہت بڑی زیادتی تھی اور تقریباً کوئی چالیس لوگوں نے وہاں ان کو گھیرا لیکن اللہ کے فضل و کرم سے وہ وہاں سے نکلے اور وہ اپنی حکمت عملی سے نکلے ہیں لیکن مقصد یہ ہے کہ یہ تو جب ہمارے ساتھ یہ واقعات شروع ہو جائیں گے تو باقی لوگوں کے ساتھ تو ہو ہی رہے ہیں، اس کا تو کوئی نوٹس ہی نہیں لیتا، رات کو سی پیک پر کوئی سفر نہیں کر سکتا، آپ کے مین انڈس ہائی وے پر لوگ ڈر کی وجہ وہ نہیں جا رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں یا ہمارے ساتھ کوئی یہ حادثہ نہ ہو جائے اور روزانہ جو تلاشیاں ہوتی ہیں، جس طرح بیریئرز رکھے جاتے ہیں اور جو صورتحال وہاں کی ہوتی ہے تو اس کا تو کوئی نوٹس ہی نہیں لے رہا، تو ٹھیک ہے اگر ہم سیاسی طور پر اپنے آئین اور قانون کا وہ استعمال کر کے، ٹھیک ہے اس کے ساتھ لیکن یہ تو ہماری فورسز کی ذمہ داری بنتی ہے ناں، ٹھیک ہے ہماری فورسز نے بلا کی قربانیاں دی ہیں، وہ کسی سے کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور جو شہادتیں ہوئی ہیں، ان میں بھی کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی ہے اور انہوں نے اپنی قوم اور اپنے لوگوں کے لئے قربانی دی ہے لیکن مقصد یہ ہے کہ اس کا کوئی طریقہ کار تو ہونا چاہیئے۔ ہمارے آپریشنز شروع ہیں اور پتہ نہیں کتنا یہ آپریشن ہو رہا ہے لیکن اس کے نتائج تو نہیں آ رہے، صورتحال اور بگڑتی ہے، تو اب آپ مجھے بتائیں کہ اس صورتحال میں آپ کا کونسا بجٹ ہو گا جس بجٹ کو آپ Implement کریں گے، آپ کی کونسی ڈیویلپمنٹ ہو گی؟ کیا Developmental side پر آپ ان علاقوں میں کیا یہ پیسے نہیں دیتے؟ کمیشن نہیں دیتے؟ اور وہ کن لوگوں کو ملتے ہیں؟ کوئی کام کر ہی نہیں سکتا جب تک ان لوگوں کو یہ کمیشن نہ ملے، آپ ذرا ان کنٹریکٹرز سے معلومات تو لیں کہ آپ کس طریقے سے وہاں پر کام کرتے ہیں؟ اگر کوئی نہیں دیتا تو اس کی مشینری بھی جلا دی جاتی ہے، تو یہ صورتحال ہے آپ کے صوبے کی، جس میں امن وامان کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہوتی ہے اور اس کا جواب بھی صوبائی حکومت کو دینا پڑتا ہے۔ اس طرح نہیں ہوتا کہ آپ کہیں کہ جی ہم نے تو بجٹ پیش کر دیا اور اب بجٹ کی جو Implementation ہے، وہ اس کی ڈیویلپمنٹ کی ہو گی اور لوگوں کو خوشحالی ملے گی اور یہ سب کچھ ہو گا، اس طرح نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ بنیادی طور پر اخراجات کا، آمدن کا ایک طریقہ کار ہے کہ آپ کے پاس آمدن کتنی ہوتی ہے، آپ کے اخراجات کتنے ہوتے ہیں؟ تو اسی بنیاد کے اوپر آپ اپنا بجٹ بناتے ہیں۔ آپ نے پچھلے سال کا

بجٹ بھی پیش کیا تو آپ نے تقریباً کوئی 100 سو ارب روپے کا سرپلس بجٹ پیش کیا اور اس وقت بھی جو آپ نے بجٹ پیش کیا ہے تو وہ تقریباً میرے خیال میں ایک سو سینتالیس کے قریب آپ نے سرپلس بجٹ پیش کیا ہے، اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ ایک تو اس وقت پچھلے بجٹ کا بھی اگر 100 سو ارب روپے کا آپ نے سرپلس دیا ہے تو وہ بھی مذاق تھا اور آج اگر ایک سو سینتالیس (147) ارب کا ہے تو وہ بھی مذاق ہے (تالیاں) صرف اور صرف آئی ایم ایف کو مطمئن کرنا ہے کہ آپ نے سرپلس کا بجٹ دینا ہے تو پھر آپ اپنی قوم سے جھوٹ بولتے ہو اور آئی ایم ایف کو سچ کہتے ہو کہ ان کو آپ کہتے ہو کہ ہم نے سرپلس، آپ کا ایک مطالبہ تھا ہم نے سرپلس بجٹ پیش کیا، سوائے جھوٹ کے پلندے کے اور اس میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ نے جب حکومت شروع کی تھی تو آپ نے کہا تھا کہ ہمارے پاس تو ایک مہینے کی تنخواہ بھی نہیں ہے، پندرہ دن کی Sorry، آپ کی بات پندرہ دن کی تنخواہ اور اب چونکہ اس مہینے کے جون کے مہینے میں ہمارے پاس تین مہینوں کی تنخواہ ہے۔ بچت، ایسا ہے ناں کہ آپ نے کہا کہ تین مہینوں کی تنخواہ ہے اس میں (شور) تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے پاس اگر تین مہینوں کی تنخواہ تھی اور آخری مہینہ تھا تو وہ پیسے آپ نے Convert کیوں نہیں کئے؟ پیسے تو آپ کے پاس اضافی تھے، آپ نے وہ پیسے ڈیویلپمنٹ فنڈ میں کیوں ٹرانسفر نہیں کئے، Re-appropriation کیوں نہیں کی؟ آپ نے کیوں پیسے خرچ نہیں کئے؟ تین مہینوں کی تنخواہ کدھر ہے؟ کیوں نہیں کر سکتے؟ پیسے بچت آپ کے ہو رہے ہیں، تین مہینوں کی تنخواہ ہے، یہ تو نہیں ہے کہ صرف تنخواہ کی مد میں ہے، تو پھر آپ سپلیمنٹری بجٹ پیش کر رہے ہیں تو وہ پیسے کہاں ہیں؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس بچت تھے تو آپ نے اس بجٹ میں وہ Show کیوں نہیں کئے ہیں؟ تو آپ کے وہ پیسے کدھر ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بچت ہے اور اگر آپ کے پاس یہ، Show نہیں کیا، تو مطلب آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں اور آپ نے تقریباً کوئی اٹھارہ سو چونتیس (1834) ارب روپے کے اخراجات Show کئے ہیں، آپ رونا روتے ہو کہ ہمیں تو مرکز پیسے نہیں دیتا، اگر مرکز پیسے نہیں دیتا تو آپ کی آمدن تو ایک سو ستاون (157) ارب کی ہے تو بقایا وہ تو چھ پرسنٹ بھی نہیں بنتی ہے اس بجٹ کی، تو آپ کو پیسے مل رہے ہیں، تو آپ کر رہے ہیں، پھر آپ نے اخراجات زیادہ کئے ہیں تو وہ اخراجات کہاں سے آپ نے پورے کئے؟ تو ظاہر ہے آپ کو مرکز نے پیسے دیئے ہیں، تو آپ نے کئے ہیں (تالیاں) تو اگر مینجمنٹ نہیں ہو رہی تو وہ آپ سے نہیں ہو رہی، آپ کے Resources ہیں ان کی مینجمنٹ غلط ہے کہ آپ کے Resources آپ ان کو آگے نہیں لے گئے ہو، تب آپ کی صورتحال یہ ہے اور آپ بجٹ پیش کر رہے ہو اور وہ جتنے بھی محصولات ہیں وہ مرکز کے محصولات سے آپ کو یہ پیسے ملے ہیں، آپ کے اپنے محصولات تو نہیں ہیں، آپ نے تو ایسا کوئی کام ان بارہ سالوں میں بتا دو، اس وقت میں کہتا ہوں کہ ہمارا صوبہ اتنا مالا مال ہے معدنیات کے حوالے سے کہ پورے ایشیاء میں اتنا ذخیرہ نہیں ہے جو ہمارے صوبے میں ہے لیکن آپ نے اس کی مینجمنٹ کیسے کی ہے؟۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> مولانا صاحب، لږ د ټائم دغه اوکړئ۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> پینځه منټه به راکوې چې زه دا خپله خبره پوره کړم۔

جناب مسند نشین: دعا له به ټائم درکړم، دعا بیا اخری کښې اوکړئ کنه۔

جناب لطف الرحمان: نو ګوره دا خو اپوزیشن والا کوی دا مجلس، حکومت والا نه کوی، تاسو خو حکومت له هسې ټائم ورکوئ۔ ډیره مهربانی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ معدنیات کے حوالے سے تو آپ بل لے کر آ رہے ہیں اسمبلی میں، آپ کے اپنے اختلافات ہیں اس کے ساتھ، بجائے اس کے کہ آپ اس کو اپنے صوبے کی بہتری کے لئے استعمال کر سکیں آپ نے آج اسمبلی میں بل پیش کیا ہوا ہے، اختیارات مرکز کو دینے کے لئے، گلے مرکز سے اور اختیارات آپ مرکز کو دینا چاہتے ہیں، تو اس کا بھی تو کوئی جواب آپ ہمیں دیں ناں، کہ جن چیزوں کے اعتراضات آپ کے مرکز کے اوپر ہیں کہ وہ آپ کو اپنے حقوق کے پیسے نہیں دے دیئے جا رہے ہیں، تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ یہ اختیارات مرکز کو کیوں دینا چاہتے ہیں؟ تو جس سے ہم بھی اختلاف کرتے ہیں اور آپ کے اندر بھی لوگوں کا اختلاف ہے جس کی وجہ سے آپ کا یہ بل رکا ہوا ہے ورنہ آپ بل پاس کر لیتے، اکثریت تو آپ کے پاس ہے اور میں تو یہ سمجھتا ہوں یہ ایک قسم کا عدم اعتماد ہے حکومت کے اوپر، اب وہ اس کو سمجھے یا نا سمجھے، یہ الگ بات ہے لیکن حقیقت اس بات کی یہ ہے کہ یہ آپ کے اوپر عدم اعتماد ہے۔ میں اگر بجٹ میں ایگریکلچر پر آ جاؤں تو اس میں آپ نے کیا کیا اس صوبے کے لئے؟ ایگریکلچر کے حوالے سے آپ نے کیا سہولت دی ہے زمینداروں کو، سوائے اس کے کہ گندم کا پچھلے سال جو سکینڈل ہوا، ہمارے ڈی آئی خان کے زمینداروں کو آپ نے محروم کر دیا اور ان کے زمیندار جتنے تھے ان کے پاس گندم تھی وہ ان کے پاس پڑی رہی اور آپ نے پنجاب سے گندم Import کر کے اس کو آپ نے حکومت کے لئے خریدی اور اس میں اربوں روپے کی کرپشن کی کہانی اپنی جگہ پر ہے، تو آپ ذرا اپنے فیصلوں پر، اپنی پالیسیوں پر ذرا نظر ثانی تو کریں، دیکھیں تو سہی کہ ہم نے کیا کیا؟ آپ نے یہاں پہ ایجوکیشن کو Show کیا تقریباً کوئی تیرہ اعشاریہ Something figure ہے کہ جس میں ہم نے یہ admissions دلائے ہیں۔ اب ایجوکیشن 13 لاکھ Something کی بات کر رہے ہیں، اب ایجوکیشن آپ کی، سٹارٹ کی حکومت سے لے کر آج تک آپ کی ایجوکیشن میں ایمرجنسی کا نفاذ تھا، اب آپ مجھے یہ تفصیلاً بتا سکیں گے کہ پانچ سال سے لے کر دس سال تک کے کتنے سٹوڈنٹس کو آپ نے ایڈمیشن دیا ہوا ہے اور وہ کتنے سٹوڈنٹس ہیں جو آپ کے سکول سے آؤٹ ہیں، اس کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ نے کونسے ایسے ادارے بنائیں ہیں، سکول بنائیں ہیں، اگر ہائر ایجوکیشن کی بات ہوتی ہے تو ہر بجٹ میں کالجز نمبر کے حساب سے تو آ جاتے ہیں لیکن گراؤنڈ پہ کوئی کالج بننے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا کہ کوئی کالج بنا ہو۔ میں ایک مثال صرف اپنے حلقے کی دیتا ہوں کہ آج یہ تیسرا دور ہمارا چل رہا ہے اور پرویز خٹک کے زمانے سے ہماری تحصیل ہیڈکوارٹر میں فیمیل کالج کی اناؤنسمنٹ کیا ہوا ہے اور وہ دوسرے وزیر اعلیٰ کے دور میں اس کے ٹینڈرز ہو چکے ہیں، اب اس ٹائم میں اس کو کینسل کر دیا ہے، ٹینڈر ہونے کے باوجود وہ کالج نہیں بن سکا ڈی آئی خان میں اور میرے تحصیل ہیڈکوارٹر میں، یہ میں صرف آپ کو ایک تحصیل کی مثال دے رہا ہوں۔ (شیم شیم کے نعرے) تو یہ آپ کی ایجوکیشن کی ایمرجنسی ہے، یہ آپ ایجوکیشن کے لئے ادارے بنا رہے ہیں، یہ آپ اس کو سہولت دے رہے ہیں۔ یکساں نظام تعلیم تو بہت دور

کی بات ہے جو آپ کرتے ہیں، دعویٰ تو آپ کے یکساں نظام تعلیم کا تھا نا، تو یکساں نظام تعلیم تو اب تک گراؤنڈ میں کچھ بھی نظر نہیں آرہا ہے۔ میں نے اس وقت بھی سوال کیا تھا کہ کیا انگلش میڈیم کو آپ اردو میڈیم میں چینج کر رہے ہو، اردو میڈیم کو انگلش میڈیم کر رہے ہو، مدارس کو کوئی اس کے ساتھ ملا رہے ہو، اس کو کوئی چینج کر رہے ہو؟ تو اب تک کوئی نتیجہ تو اس کا نکلتا میرے سامنے، تو یہ سوال میں اس پوری پارلیمنٹ کے سامنے رکھتا ہوں، وہ مجھے بتادیں کہ کیا اس میں کوئی تبدیلی آئی ہوگی، تو یکساں نظام تعلیم کے حوالے سے کوئی بات ہو جائے تو تعلیم بھی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے، اگر آپ تعلیم دیں گے تو سمجھ آئے گی، کوئی سوجھ بوجھ پیدا ہوگی، کوئی اس صوبے کی ترقی میں کوئی عمل دخل ہوگا، اگر ایجوکیشن نہیں ہوگی تو وہ عمل دخل کس کام کا؟۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: مولانا صاحب، لږ غونډې کښېنې ټائم سره دغه اوسئ، ټائم ډېر اوشو۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: صحیح ده، صحیح ده۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اخری کښېنې به دعا اوکړئ خیر دے۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: نه کومه ، زه خو د بجټ په حوالې سره خو زه ټوټل بجټ Reject کوم، (قہقہے) تاسو ډیویلپمنټ، جو ڈیویلپمنٹ بجٹ ہے آپ کا، وہ آپ نے پانچ سو Show کیا ہے، آپ نے اب پانچ سو سینتالیس (547) کیا لیکن آپ اگر اے ڈی پی بک کی طرف جائیں گے تو پانچ سو اعشاریہ سات آٹھ آٹھ (500.788) کا فگر ہے، یہ میرے پاس اس کا صفحہ ہے، اس کے آخری اس کے اوپر یہ فگر لکھا ہوا ہے اور آپ کی تقریر کے فگرز میں وہ پانچ سو سینتالیس (547) لکھا ہوا ہے، آپ مجھے بتائیں کہ یہ جھوٹ آپ کس سے بولنا چاہتے ہیں؟ آپ کی اپنی تقریر لکھی ہوئی ہے، اس میں فگر اور ہے اور آپ کی اس اے ڈی پی کا فگر اور ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ مطلب آپ فگرز میں ہیر پھیر کر کے یا کوئی مطلب ہے کہ یہ غلطی سے تو نہیں ہو سکتا، جان بوجھ کر آپ لوگوں نے کیا، تو یہ ہیر پھیر آپ کس کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں، اس پارلیمنٹ کے ممبران کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں؟ ابھی تو، میں آخری بات کرنے جارہا ہوں، چیئرمین صاحب، ناراض نہ ہونا، وہ یہ ہے کہ مجھے آپ یہ بتادیں کہ آپ نے بجٹ پیش کر دیا ہے اور بجٹ جو آپ نے پیش کیا ہے، آپ کے ممبران خود تقریر میں کہہ رہے ہیں کہ ہم اس بجٹ کی Approval عمران خان سے لیں گے تب یہ بجٹ ہم پاس کریں گے، آپ کے اپنے ممبران فلور آف دی ہاؤس تقریر میں کہہ رہے ہیں کہ جب تک عمران خان ہمیں اس کی اجازت نہیں دیں گے تو ہم اس بجٹ کو پاس نہیں کریں گے، ایسا ہے کہ نہیں ہے؟ (شور) اچھا اب مجھے آپ یہ بتادیں کہ پھر جب آپ نے بجٹ پیش کیا تو وہ کس بنیاد پہ، یہ تو بجٹ نہ ہوا، یہ بجٹ پیش کس لئے ہوا ہے؟ اگر اس کو عمران خان نے کل کو Reject کر کے نیا بجٹ آپ کو دیا تو آپ کیا کریں گے؟ (شور) آپ کے پاس بہت Limited time ہے، ایک سال آپ کے پاس تھا، نہیں آپ کا مسئلہ نہیں ہے، پارلیمنٹ کا مسئلہ ہے۔ (شور) یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہو، صوبے کا مسئلہ ہے،

پارلیمنٹ کا مسئلہ ہے، عوام کا مسئلہ ہے، یہ صرف آپ کا مسئلہ نہیں ہے، عوام چاہتے ہیں، (شور) ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ یہ Agree کروں گا، میں آپ کے ساتھ ـــــ

Mr. Chairman: No cross talk, please; no cross talk.

جناب لطف الرحمان: چیئرمین کے توسط سے میں آپ کے ساتھ Agree کرلوں گا کہ آپ کی بات ٹھیک ہے، آپ کریں، میں ٹیکنیکل بات کر رہا ہوں کہ آپ نے جب بجٹ پیش کیا ہے اور وہ بجٹ Reject ہو جاتا ہے تو آپ کیا کریں گے؟ دیکھو آپ کے پاس ایک سال تھا، آپ پوری تیاری کے ساتھ آتے، آپ تو یہاں تک Manage نہیں کر سکے کہ گورنر کے پاس چودہ دن ہوتے ہیں، آپ نے اجلاس بلایا تو آپ کو چاہیئے تھا کہ چودہ پندرہ دن پہلے آپ ان کو سمری بھیجتے تاکہ وہ Bound ہوتے کہ آپ کو چودہ دن میں وہ آپ کو Sign کر کے دیتے۔ (شور) نہیں نہیں، میں، دیکھیں نا ئی ـــــ

Mr. Chairman: Minister Sahib, please no cross talk.

جناب لطف الرحمان: میں سمجھ رہا ہوں، دیکھو گورنر صاحب چودہ دن استعمال کرنا چاہتے ہیں، اس کے پاس اختیار ہے، آپ تو کم از کم پندرہ دن پہلے سمری بھیجیں نا تاکہ وہ سمری آپ کو چودہ دن سے پہلے واپس آئے اور آپ اسمبلی کال کریں اور آپ بجٹ اپنی تاریخ پہ پیش کر سکیں اور Through گورنر سمری جو آپ نے بھیجی ہے، اس پہ آپ کریں، یہ تو روایات کے خلاف ہے کہ ریکوزیشن کے طور پہ حکومت اتنی اکثریت کے ساتھ ریکوزیشن پہ اسمبلی بلاتی ہے، یہ ریکوزیشن ہمیشہ روایات کے مطابق اپوزیشن استعمال کرتی ہے، اس کے پاس آپشن نہیں ہوتا، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اس سے پہلے اپنے، جو Manage کرنے والے لوگ ہیں، جو Manage کر رہے ہیں، ان کو پہلے چاہیئے تھا کہ یہ سارا کام کرتے اور آپ اس بجٹ کے حوالے سے بھی پہلے سے عمران خان سے یہ توثیق لیتے تو یہ نہ ہوتا (مداخلت) دیکھو آج آپ کا بجٹ متنازعہ ہو رہا ہے کہ ہم نے اس کو پاس کرنا بھی ہے کہ نہیں کرنا؟ پھر پیش کیوں کیا اگر پاس نہیں کرنا ہوتا، جب اختیار آپ کے پاس نہیں ہے اور جب آپ نے اجازت ادھر سے لینی ہے تو پھر آپ نے پیش کیوں کیا؟ پھر تو یہ متنازعہ بجٹ ہو گیا، تو یہ Approval آپ کو پہلے لینی چاہیئے تھی۔ میں یہ ٹیکنیکل بات کر رہا ہوں اور صوبے کے بجٹ کی بات کر رہا ہوں کہ یہ متنازعہ بجٹ ہوا ـــــ

جناب مسند نشین: تھینک یو، مولانا صاحب۔

جناب لطف الرحمان: یہ آپ پیش کرنے میں کیا مطلب ہے کہ آپ یہ ٹائم ضائع کریں گے کہ ایک گھنٹہ دو گھنٹے تقریر پہلے فنانس منسٹر نے کی اور اس کے بعد پھر دوبارہ سے کریں گے، تو اگر ایسا ہوا تو ـــــ

جناب مسند نشین: تھینک یو، مولانا صاحب۔

جناب لطف الرحمان: تو جب تبدیلی کی پھر ـــــ

جناب مسند نشین: مولانا صاحب، تھینک یو۔ مولانا صاحب کا مائیک کھول لیں۔ مولانا صاحب، ټائم دې ډیر واخستلو، دا نور کسان به دغه کوی۔

جناب لطف الرحمان: نه بس ټھیک ده، میں بس یہی آخری اس بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا اور آپ یقین کریں میں سنجیدہ ہوں اس بات پہ، میں اس صوبے کی بات کر رہا ہوں، آپ کی پارلیمنٹ کی بات کر رہا ہوں، اس کے وقار کی بات کر رہا ہوں، میں اس بات پہ سنجیدہ ہوں، میں آپ کے

ساتھ کوئی اختلاف کے حوالے سے بات نہیں کر رہا ہوں، میرا کہنے مقصد کا یہ ہے کہ اگر ہم ایک بجٹ پیش کرتے ہیں تو پوری سنجیدگی کے ساتھ ہونا چاہیئے، پارلیمنٹ قوم کی نمائندگی کر رہی ہے اور اس کو چاہیئے یہ تھا کہ یہ پہلے سے وہ منظور ہوتا دھرسے، اور آپ پیش کرتے، اس میں کوئی تنازعہ کھڑا نہ ہوتا، آپ کے ممبران یہ نہ کہتے اپنی تقریر میں کہ جب تک عمران خان ہمیں اجازت نہیں دے گا ہم اس کو پاس نہیں کریں گے، اس کا کیا مطلب ہوا؟ یہ آپ کی کمزوری کی طرف اشارہ ہوتا ہے، یہ آپ کی بہتری کے لئے میں بات کر رہا ہوں، تو اس وجہ سے، تو آپ یہ مہربانی کریں یہ ساری صورتحال میں نے آپ لوگوں کے سامنے رکھی ہے اور بجٹ کے فگرز میں بھی بہت فرق ہے، یہ بات بھی ہمارے مختلف ممبران نے بھی رکھی ہے، میں نے بھی آپ کے سامنے یہ رکھی ہے۔ میں جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں، بہت شکریہ۔ السلام علیکم۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو۔ جی، ارباب عثمان صاحب۔

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> شکریہ چیئر مین صاحب، شکریہ ایوان کا۔ انتہائی اہم مرحلہ ہے، دن ہے، بجٹ پیش ہو رہا ہے اور اس میں تعیناتی ہوگی ہمارے پورے اس ایک سال کی لیکن افسوس یہ ہے کہ اس دن بھی ہم نے جو بات کی تھی کہ چیف منسٹر صاحب پھر آتے ہیں اور یہ بات کرتے ہیں، فارم سینتالیس، پینتالیس، اکیاون اور باون، تو میں تو تنگ آ چکا ہوں ان چیزوں سے، لیکن آخری دفعہ میں یہ ایوان میں بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ میری بھی ایک Application 2018 کے لئے پڑی ہوئی ہے اور آپ کی بھی 2024 کے لئے پڑی ہے، آئیں جاتے ہیں عدالت، یہ بیلٹس کھول لیتے ہیں، بیلٹس وہاں پہ پڑے ہیں، تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی (تالیاں) هغه پېښتو کښې وائي چې ستاسو ستنه چې ده نو راځي راځي او په دې اودریږی، د دې نه علاوه مونږ به څه خبره کوؤ ؟ آپ آئیں بات بھی کریں اس پہ، بائیو میٹرک آپ کے ہیں، کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ارباب صاحب، بجٹ پہ آئیں۔

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> سر، بجٹ پہ آ رہے ہیں، آپ کے سی ایم نے یہ بات کی تھی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> کیونکہ کافی آنریبل ممبرز نے اس پہ بات کرنی ہوگی۔

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> دوسری بات، جب آپ کی فیڈرل گورنمنٹ تھی، اس میں آپ یہ بتائیں کہ ہم نے اور عوامی نیشنل پارٹی نے سو سال گزارے ہیں کہ یہ تیسری قوت یا یہ لوگ اس میں نہ آئیں سیاست میں، آپ ہی نے ان کو راستے بتائے ہیں، ہم تو آپ کی منتیں کر رہے تھے، آپ کی وفاقی کابینہ تھی، اس میں بتائیں کہ کتنے لوگ پی ٹی آئی کے علاوہ اس میں بیٹھے تھے، کیوں بیٹھے تھے ؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگ اس کی سپورٹ سے آئے تھے اور فیض حمید اور باجوہ کی باتیں چھوڑ دیتے ہیں، تو یہ باتیں اگر آپ کرتے ہیں تو The proof is in the pudding,let`s go to the court۔ غنی خانه!

پریږده کنه، اوس دیکښې به څه وایو درته۔ سر، سرپلس بجٹ Muzammil Sahib! You are technical person, I know a thing or two about, a thing or two

سرپلس بجٹ وہاں پہ ہوتا ہے جہاں پہ آپ یہ تاثر دینا چاہ رہے ہیں کہ ہمارے سارے کام، سارے مرحلے، سارے منصوبے پورے ہو چکے ہیں اور دوسری طرف آپ یہ رونا روتے ہیں کہ اس میں ہمارا صوبہ بالکل بیزار رہا ہے، Surplus budget, how do you define that and thenplus آپ چھوڑیں، آپ کے تو دس سال سے بجٹ Lapse ہوتا رہا ہے، مطلب یہ کہ آپ ایک سو روپے کی تعیناتی کرتے ہیں اور اس میں سے پچھتر (75) لگاتے ہیں اور اسد عمر کو خوش کرنے کے لئے آپ کا سابقہ وزیر خزانہ ان کو پیسے بھیجتے تھے اور آئی ایم ایف کو بتاتے تھے کہ It's a surplus budget, poorly trying to fool، آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ساری چیزیں اس میں پوری ہو گئی ہیں، No way on earth، تو یہ مت کریں، ایک طرف آپ یہ رونا روتے ہیں، آپ سے بجٹ Lapse ہو رہا ہے اور پھر آپ سے ہم جس چیز کا پوچھتے ہیں تو آپ بتاتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں مراعات نہیں دے رہی ہے، فیڈرل گورنمنٹ آپ سے پوچھتی ہے کہ آپ کو جو پیسے ملتے ہیں، آپ وہ تو پہلے خرچ کریں اور میں آپ کو دعوے سے یہ بات کرتا ہوں، میرے یہاں پہ ممبران صاحبان بیٹھے ہیں کہ آپ اپنے پیسے لگائیں، آپ اپنا پلان Implement کریں، اگر پھر بھی اس میں کوئی چیز رہتی ہے تو ہم آپ کے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جائیں گے، And besides NFC ہم Watch کرتے ہیں کہ جو بھی ہے، ہم آپ کی جنگ وہاں لڑیں گے اور وہاں سے نہیں نکلیں گے۔ اس کے علاوہ اگر آپ دیکھیں تو اس بجٹ میں کم از کم میں یہ دیکھنا چاہ رہا تھا کہ ہماری لوڈشیڈنگ کا کچھ بندوبست ہے کہ نہیں ہے؟ جب لوڈشیڈنگ کی بات آتی ہے تو اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ فیڈرل کے پاس ہے لیکن یہاں پہ بڑا مسئلہ Line losses کا ہے، Line losses کا بندوبست کرنے کے لئے صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے اور اس کے لئے آپ فورس بنائیں، آپ دیتے رہیں جتنی پراگریس دیتے ہیں، آپ دیتے رہیں، بی آر ٹی جس کو دیتے ہیں آپ دیتے رہیں جو بھی اور کوئی آپ کا میگا پروجیکٹ ہے، میرے ذہن میں تو نہیں آرہا ہے لیکن ایک آدمی کو گھر میں بجلی نہیں مل رہی ہے، ایک آدمی کو روزگار نہیں مل رہا ہے، آیا اس کو یہ روڈ اور بی آر ٹی اور اس دفعہ سی اینڈ ڈبلیو میں آپ نے تاریخی جو روڈز کے لئے، تعمیرات کے لئے پیسے رکھے ہیں وہ نظر آئیں گے؟ نہیں نظر آئیں گے، تو لہٰذا اس کو مزمل صاحب! اور آپ کی حکومت سے مشورہ ہے کہ Revise کریں، Constitute a force. میں اپنے پشاور کے دو تین حلقوں سے ذمہ داری لیتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ خود جاؤں گا، بلنگ بھی کم ہو گی، آئی ایم ایف بھی خوش ہو گا And perhaps, I am the only parliamentarian کہ میں نے آئی ایم ایف کو لیٹر لکھا تھا اور مزمل صاحب! اس کا آپ کو پتہ ہو گا کہ Taxation وہاں پہ Effective ہوتی ہے جہاں پہ آپ کی Business activity ہو گی، Business activity. نہیں ہو گی تو آپ ٹیکس پہ ٹیکس لگاتے رہیں، آپ کو کوئی ٹیکس نہیں ملے گا اور آپ نے یہ دیکھا ہے کہ آئی ایم ایف جہاں بھی جائے، اگر وہ ارجنٹینا ہے، وہ Greece ہے، We talked about that، ان کا کیا ہوا ہے؟ ہم ابھی یہاں پہ مجبور ہیں لیکن ڈیفالٹ وہ نیشن کر گئی ہیں، سری لنکا نے جیسے ڈیفالٹ کیا ہے اور پھر اس کی Parity جو روپے ہے وہ ہمارے ساتھ برابر

ہے۔زه دا ستاسو د پاره خبره کوم، ستاسو خلاف خبرې نه کومه، هغه ورځ سی ایم تپوس کوی چې تاسو مونږ له مشورې راکړئ، دلته زمونږ ممبران صاحبان ناست دی ټول، داؤد خان شو، دا ټول هغه دی،انرجی پاور میں میں ہوں،لائیو سٹاک میں میں ہوں، میاں صاحب کے ساتھ ٹورازم میں میں ہوں، فنانس میں ہیڈکر رہاہوں،ایک ایک ممبر سے آپ پوچھیں کہ ابھی تک مزمل صاحب میرے ساتھ اس میں تھے کہ کتنی تجاویز دی ہیں،کوئی ایسی بات آپ کے خلاف میں نے کی ہے یا ہم نے کچھ تنقید کی ہو، تنقید کرتے ہیں دیکھیں، ہم جب بات کرتے ہیں تو ہم عوامی نیشنل پارٹی کے خلاف بھی یہاں پہ فلور پہ بات کر سکتا ہوں، ہمارے پاس وہ وثوق ہے آپ تو کر ہی نہیں سکتے،آپ وہ لوگ ہیں،افسوس اور حقیقت یہ ہے آپ اس کو مانیں یا نہ مانیں کہ 2018 سے یا 2013 سے2018تک آپ کے فیصلے کہاں سے ہوتے تھے،کون کرتا تھا؟ بیوروکریٹس نہیں کرتے تھے؟ شہزاد ارباب اوراعظم خان نہیں کرتا تھا؟ حالانکہ یہاں پہ آپ کے اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز بیٹھے رہتے تھے، تعلق ہے،اس لئے کہ آپ Empowered نہیں ہیں۔حقیقت دا دے(مداخلت) تاسو د پاره وایم چېYou should be empowered،آپ کی اے ڈی پی، میں بات کرتا ہوں آپ کی اے ڈی پی، بینا خان! آپ کو سمجھا رہاہوں،آپ کو سمجھا رہا ہوں،آپ بات سنیں، آپ کی اے ڈی پی کی تعیناتی جو ہوتی ہے،یہاں پہ ہمارے پاس پارلیمنٹیرینز ہیں،آپ کا جو لوکل گورنمنٹ کا سسٹم ہے،اس کے اوپر آپ نے اے سیز بٹھائے ہوئے ہیں،کیوں بٹھائے ہوئے ہیں؟ آیا الیکٹڈ لوگ نہیں ہیں؟آپ کے جو ایم پی ایز ہیں،ان کے علاقے میں جو کام ہوتا ہے، کوئی پوچھتا ہے ؟اس کے لئے باقاعدہ میں نے ہاؤس سے ریزولیوشن پاس کی تھی،صرف کاغذ کا ٹکڑا ہے، مجھے تو یہ بجٹ جو چھاپی بھی گئی ہے،ایسالگتا ہے کہ وہ پیسے بھی اس پر ضائع ہوئے ہیں These are just mere projections, these are just mere estimations, where are the actual figures?آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے ڈیویلپمنٹل فنڈ کے لئے جو تعیناتی کی تھی،اس میں کتنے آپ نے خرچ کئے ہیں؟ پھر آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، Let’s call spade a spadeاوراس میں نقصان آپ کو ہی ہو رہاہے۔دوسری بات، میں یہ دیکھ رہاہوں کہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن میں خلیق صاحب سے ہم کوآرڈی نیشن کرتے ہیں، کوشش کررہے ہیں کہ کام Effectiveہو،آپ کے ٹارگٹس بھی آپ نےMeet کئے ہیں، Kudos to you for that thingلیکن دیکھیں ایک دفعہ پھر اگر سکولوں پہ پرائمری لیول پہ، گریجویشن لیول تک آپ چالیس ہزار سے ڈھائی لاکھ روپے لگا رہے ہیں تو آیا اس میں ڈبل ٹیکسیشن نہیں ہوگی؟ My question is that،آیا اس میں انکم ٹیکس آپ نہیں کاٹیں گے ؟اگر نہیں کاٹتے ہیں تو Then I am okay with that.اگر کاٹتے ہیں تو میرے سے لکھ کر لے لیں کہ یہ بزنسز سارے ٹھپ ہو جائیں گے۔ آپ کو نہ چالیس ہزار، نہ دولاکھ، نہ لاکھ ملے گا اور یہ جو ٹیکسیشن،آپ کاExpected revenueہے وہ بھی آپ کو پورا نہیں ملے گا، So, let’s revise that. Is that double taxation or single taxation?اسی طرح یہاں پہ ایسے کاروبار اور بزنسز ہیں جو بند پڑے ہیں، تو مہربانی فرمائیں

ہماری تاجر کمیونٹی کو، ہماری بزنس کمیونٹی کو، افریقہ میں دیکھیں، یورپ میں دیکھیں، امریکہ میں دیکھیں Facilitate چیئرمین صاحب کیا جارہا ہے، آپ یہاں پہ ان کو Discourage کر رہے ہیں۔ میری مزمل صاحب سے کافی اس پہ ڈسکشن ہوئی ہے اور بڑی کوڑی ڈسکشن ہوئی ہیں کہ ٹیکسیشن کرتے ہیں تو کریں لیکن ایسی ٹیکسیشن کریں۔ کل میں اس میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے گاڑیوں پہ چالان، اشارے کی لائیٹ نہیں لگی کا چالان، This is all good in the books ، ویسے کوئی بھی اس کو Implement نہیں کر سکے گا، تو ایسی چیز کریں کہ جس سے بزنس کمیونٹی بھی خوش ہو، آپ کے سپورٹرز جو Eighty percent ہیں یہاں پہ ایوان میں بیٹھے ہیں وہ بھی خوش ہوں اور پختونخوا ترقی بھی کر سکے۔ دوسری بات، آپ نے کہا ہے کہ ہم نے فاٹا اور پاٹا پر بالکل کوئی ٹیکس ہی نہیں لگایا، میں اس طرف نہیں جانا چاہ رہا ہوں لیکن مائنز اینڈ منرلز کا بل جو چیف منسٹر دوبارہ دوبارہ کہہ رہے ہیں اور آپ بھی کہہ رہے ہیں، اس میں کوئی چیز نہیں ہے، میں سوال اس پہ یہ کروں گا کہ مرجڈ ڈسٹرکٹس سے ہمارے پاس سب سے زیادہ ریونیو آ سکتا ہے، وہ آپ نے 2030 تک Exclude اس کنٹریکٹ سے کیوں کئے (تالیاں) اس کے علاوہ آپ کے پاس سب سے بڑا Substance مواد جو ہمارا Already indentify ہو چکا ہے وہ پانچ سو کروڑ (Five hundred million barrels oils) اور آٹھویں جماعت کے آپ طالب علم سے بھی پوچھیں تو ہمارے پاس جہاں آئل ہوتا ہے وہاں گیس ہوتی ہے Thirteen to fourteen trillion cubic feet gas ہے، KPOGCL کب بنائی گئی تھی، ان کے پاس ایک Rig تھی ابھی تک فعال کیوں نہیں کی گئی، آپ ان پر دعوے کرتے ہیں، آپ خود تو اپنی چیزوں کو فعال کریں، تو آئل اینڈ گیس آپ نے Purposely اس کنٹریکٹ سے Exclude کیوں کیا ہے جس سے نہ صرف مرجڈ ڈسٹرکٹس بلکہ سیٹلڈ ڈسٹرکٹس بھی متاثر ہوں گے، آپ کے اس میں ہمیں نقصان نظر آ رہا ہے، آپ پھر ریونیو کی بات کرتے ہیں، سب سے بڑا اس کنٹریکٹ میں ہمیں یہ مسئلہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب اکبر ایوب خان</u>: ارباب صاحب، وہ تو ابھی Initiate ہی نہیں ہوا، ابھی تک تو پیش ہی نہیں ہوا۔

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: لیکن آپ Propose تو کر رہے ہیں، مرجڈ ڈسٹرکٹس کو آپ Ignore کر رہے ہیں، That is our bread and butter cabinet has ratified it.

<u>جناب مسند نشین</u>: ارباب صاحب، د ټائم لږ غوندې خیال ساتئ۔

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: سر، وہ کریں۔ اچھا لوکل گورنمنٹ، عجیب بات ہے 2015ء میں آپ نے خود بہت بڑا بیانیہ دیا تھا، دعویٰ کیا تھا کہ گلی گلی تک ہم نے جمہوریت پہنچا دی ہے، آپ کے خود اس میں بیشتر VC کے Chairman's ہیں، پچھلے سال ہو سکتا ہے آپ نے 35 ارب روپے، 40 ارب روپے بجٹ رکھا ہو، اس سال آپ نے 45 ارب روپے اس کے لئے رکھے ہیں، کوئی مجھے یہ بتائے کہ ابھی ان کو ایک ٹکہ ملا ہے وہ تو فارم سینتالیس والے نہیں ہیں ناں یا Whatever، آپ کے اپنے ہی لوگ ہیں فارم سینتالیس والے اگر ہیں تو بس ٹھیک ہے، اس میں پھر سارے ہی ہیں، They are duly elected، آپ کے

دور میں Elect ہوئے تھے Public representatives کچھ انہیں دیں اور دوسرا اگر آپ آئین پر نظر ڈالتے ہیں تو ضیاء الحق نے جو نظام متعارف کیا تھا لوگوں کو کرپٹ کرنے کے لئے اور استعمال کرنے کے لئے، اس میں ڈیویلپمنٹ کام آپ کو دیا تھا، میرا کام As a parliamentarian یہ نہیں کہ میں نالیاں، گلیاں اور روڈ اور سکول بناؤں، My only mandate, my only job is legislation & projects consolidation period۔ ہمارے اسمبلی میں یہ ایک کام ہے تو آپ ان کو Empower کریں، ہم یہاں پہ آئیں گے اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ اس الیکشن میں یا کتنے لوگ اس ایوان میں آکر بیٹھتے ہیں، آپ دیں انہیں، اس پہ آپ سے Burden کم ہوگا۔ سر، ہم PEDO کو دیکھتے ہیں ایک چھوٹا سا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس پہ آڈٹ ہوا تھا، آڈٹ رپورٹ KPOGCL آپ پڑھیں، 22 سوالات اس میں میرے پڑھے ہوئے ہیں، سارے گھپلے ہو رہے ہیں، کوئی اس کو مان ہی نہیں رہا ہے، مزمل صاحب، ذرا مہربانی فرمائیں You are learned person over here, let's try to get an independent body to try to ratify the audits and you know they are competent and you also know کہ کبھی بھی وہ اپنے Compromise integrity کو نہیں کریں گے And اگر آپ اس پہ نمبرز بھی Run کریں تو In a long term آپ کی Face saving ہوگی، Let's try to clarify some of these things، ایجوکیشن میں ایک تجویز ہے۔ فیصل خان میرا خیال ہے یہاں بیٹھا تھا وہ چلا گیا ہے، پانچ ارب روپے ابھی آپ نے Year mark کئے ہیں، حال آپ کا اور ایجوکیشن کا کیا ہے؟ آپ نے وہ دیکھا ہے، ابھی ہم اکیسویں صدی میں ہیں، پچھلے Examination جو ہو رہے تھے وہ Collusion اور زیادہ کرنے کے لئے میں آپ کو یہ کو سجیسٹ کرتا ہوں کہ آپ Top five tens students کو لائیں Independently verify کرتے ہیں، ان کے معیار کا پتہ چل جائے گا، پیسے آپ دیتے رہے ہیں، کتابیں نہیں ہیں، کتابیں بک رہی ہیں، سکول کے حالات ختم ہیں، آپ پھر بھی وہ Einstein کی ایک بات ہے کہ Keep repeating the same things over & over اگر آپ اس سے کوئی مختلف ریزلٹ مانگتے ہیں تو یہ جہالت کی نشانی ہے، Change the system۔ میں یہ Propose، میں تو آپ کو صرف Problems بتاتا ہوں لیکن Problems کے ساتھ آپ کو Solutions بھی بتاتا ہوں کہ ابھی SATs (Standard Assessment Tests or Standard Attainment Tests) سکول آتے ہیں، جیسا بھی نظام آپ اسے دیتے ہیں I am Funnel & bound to go by matriculation which is dented by corruption، اس کو Change کریں، ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں، And the time is come & let's set precedent for that۔ دوسرا ایگریکلچر ہے، مجھے یہ بتایا جائے کہ ایگریکلچر میں سب سے بڑا جو پچھلے سال 'غنم یا گندم' کا ایک ایشو تھا، کرپشن جس میں ہوئی تھی لیکن جو بھی ہوا تھا وہ آپ کی بات ہے، آپ نے خود ہی وہ چیز کہی تھی، آفتاب صاحب کو پتہ ہوگا، میرا خیال ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس میں کچھ Validation بھی کی ہو اگر میں اس ٹائم ایگریکلچر کا منسٹر ہوتا اور مجھ سے یہ سوال ہوتا، ہو سکتا ہے کہ میجر صاحب کو اس کی

معلومات بھی ہوں، مجھے یہ بتایا جائے کہ Expected سال میں ہماری جو Production wheat کی ہو گی وہ کتنی ہو گی اور آیا وہ ہمارے صوبے کے لئے پوری بھی ہو گی کہ نہیں ہو گی؟ اس کے ساتھ ہماری جو Per acre yield ہے وہ کتنی ہے؟ یہ ہماری پلاننگ ہے، میں آپ کو دعوے سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایگریکلچر کے نمبرز میں نے کوئی نہیں دیکھے ہیں، اگر احمد صاحب نے یا کسی نے دیکھے ہوں لیکن عوامی نیشنل پارٹی کے دور میں چار فیصد اے ڈی پی کا ہم نے اس کو Increase کیا تھا اور جو Bulldozers میجر صاحب کو پتہ ہو گا، آئے تھے، پرویز خٹک صاحب نے وہ بھی اپنا دعویٰ لے لیا تھا، ہم نے وہ منگوائے تھے اور ادریس خان، یوبل هغه دا دے چې ډیکښې کله زمونږه حکومت وو نو معلومات به تاسو لږ اوکړئ، ډیر خلقو ته دلته ملګری هم ناست دی، د هغوی والدین بابا سره وو چېهم ہمیشہ اپوزیشن کو ترجیح اور ان کو اپنے فنڈز دیتے تھے جو ان کا حق تھا، پوچھیں ہمیں ایک ٹیڈی ملا ہے، ایک پیسہ ملا ہے، کہاں ہے وہ پیسے؟ This is our right، ہمیں چھوڑیں، بلدیات کے ناظمین کو دے دیں، نو داسې خو بیا نه کیږی کنه، که مونږ نه تاسو تجاویز غواړئ اومونږ ته خپل Basic right هم نه راکوئ نو دا شې به نه کیږی۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ارباب صاحب، تبدیلی راغله کنه، بس دې کنه۔

(شور)

<u>جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: بجٹ کے ساتھ ان باتوں کا کیا تعلق ہے؟

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: نو فی الحال خو تاسو سره دی کنه، زه خو وایم تاسو ئے اولګوئ، زه درته خپله حلقه بنائم، ته راشه، پیسې پرې اولګوه، هم ته پیسې اولګوه، چرته خو اولګوئ۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ارباب صاحب، پلیز، د ټائم لږ خیال ساتئ۔

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: اچھا کر رہا ہوں جی۔۔۔

<u>مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر</u>: ہمیں چھوڑیں ان کو بھی نہیں مل رہے۔

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: ہاں یہ بہت اچھی بات کی ہے، Off the record آپ کے 80 اور 90 فیصد ایم پی ایز کہتے ہیں وہ بیزار ہیں آپ سے اور آپ کے پیچھے ہی بات کرتے ہیں، یہ تو شکر کریں کہ سارے عمران خان کے پیچھے کھڑے ہیں او تاسو هغې باندې هم خلقو ته، ورکرز اور سپورٹرز کے ساتھ سیاست کرتے ہیں، نور خو څه خبرښه وی، میں نے پچھلی دفعہ بھی آپ کو گورننس کی چیز بتائی تھی، یہاں پہ ٹیکنیکل کا آپ کا آدمی بیٹھا ہے۔

What's the effectiveness, if the Government has failed to deliver on their budget that's a bread and butter that's the bottom line and had they been able to put that through

نو مونږ به بنه خبره وه، ہم کیااس پہ وہ بات کریں گے؟ سر، تجاویز ہیلتھ میں، خود مجھے کہا گیا تھا کہ میرے فنانس کمیٹی کا یہ Mandate نہیں، ما وئیل رااوغواړه چې چرته پیسې لګی او هغې کښې MTIs میں جتنے کھلے ہوئے ہیں، آپ کو پتہ ہے اور صحت کارڈ میں آپ کی ہسپتالیں ختم ہو چکی ہیں اور جو 70 to 80 percent کے جو اخراجات آپ کے آتے ہیں جو 40 ارب روپے سالانہ آپ صحت کارڈ میں دیتے ہیں وہ صرف Cardio vascular کے لئے Use ہوتے ہیں، Cath labs نہ ہمارے پاس ڈی آئی خان میں ہے، نہ مردان میں ہے اور نہ کہیں ہے، وہاں پہ کوئی کسی کو مسئلہ ہے تو اکبر خان، وہاں سے آدمی اٹھ کر یہاں پہ آئے گا اور یہاں تک وہ مر چکا ہوگا، نو دا پیسې سټیټ لائفوالوته ما وئیلی دی چې تاسو دیکښې اولګوئ، وہاں پہ آپ کی کرپشن کی انتہا ہے، MTIs Simple science ہے کہ جہاں پہ آپ Business process management، مزمل صاحب، Business process changes آپ نے بھی پڑھا ہوگا کہ اس میں اتنی ہے کہ یہ کتابیں لکھی گئیں ہیں کہ بھر جائے گا، You need to run both processes in parallel، آپ نے نیا Process لایا ہے، نہ پرانا چل رہا ہے، نہ نیا چل رہا ہے اور نقصان کس کو ہو رہا ہے؟ In patient services ہے، اس میں بھی پتہ نہیں چلا ہے لیکن Out patient جو سروسز آسمان سے چھو رہی ہیں، 90 پرسنٹ ایل آر ایچ میں یومیہ دس ہزار لوگ جاتے ہیں، اس میں سے ساڑھے نو ہزار Out patient ہیں، هغه پیسې مونږه، هغه غریبان خپلې پیسې نه شی ورکولې نو دا تاسو نظام جوړ کړے دے او هغه خلقو جوړ کړے دے چې هغوی ته دا پته هم نه وی چې زمونږه Basic څه دی؟ تو یہ آپ کو تجاویز دے رہے ہیں، Budget is on the Table let's review it، ایک سال میں یہ ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں، ایک ایک بات کی ہے کہ ہم یہ چاہ رہے تھے کہ سسٹم اور Process کو Stream line کریں، قبل از تجاویز، سر مہربانی فرمائیں سارے ڈیپارٹمنٹس پر ERP Implement (Enterprise Resource Planning) کریں، بہت ضروری ہے، آپ کے پیسے کی بات ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ہے، آپ کے جو Decisions فعال ٹائم پہ نہیں ہوتے ہیں، اگر اس کو آپ Monetize کریں تو اس سے آپ کو جو کرپشن کے الزامات جو بھی چیز ہے، اس سے زیادہ آپ کو نقصان ہو رہا ہے۔ دوسری تجویز ایڈوائزر کو میری یہ ہوگی کہ Budget is ongoing floating document and it should be reviewed further schedule and further cost, preferably on monthly basis or quarterly basis اور جو ڈیپارٹمنٹ اپنا بجٹ کے لحاظ سے پیسے نہیں خرچ کرتا۔ دیکھیں پالیسی تو آپ دیں گے، بیوروکریٹس کا تو یہ کام نہیں ہے، نہ ان کے پاس KPI (Key performance indicator)، نہ ان کی Job description ہے، آپ منسٹرز کا یہ کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ ٹائم پہ کریں اور یہ Implement کریں، فیصلے ہو جاتے ہیں، میرے پاس جب آپ LinkedIn میں چیک کریں، یہ US کا ایک Portfolio تھا، ٹیلی کام میں کام کر رہا تھا، ایک مہینے میں 600 million dollars کے ہم Decision کرتے تھے، 600 million dollars اور دوسرا ایڈوائزر سے یہ مشورہ ہے کہ آپ اس

ReviewکوADP wise review،کریںDepartmental wise review،کریں جو
ریزولیوشن میں نے پیش کی تھی،PFC (Provincial Finance Commission)کو مہربانی
فرما کر فعال کریں، ابھی تک ان کے الیکشن دو سالوں سے نہیں ہوئے، آپ NFCکی پھر بات کرتے ہیں اور
فنانس کمیٹی سے میں آپ کے ساتھ اس میں Coordinationکرنے کے لئے تیار ہوں کہ Review
کرتے ہیں جو Department subparہے، Sub budgetہے جو Over budgetہے Lets
balance it out، یہ کہاں کی روایت آپ نے ڈالی ہوئی ہے کہ سال کے End میں ہم آئیں گے
Throw forwardہو گا یا پھر آپ Spendکریں And let's castigate them whoever
is not performingاور کوئی Performکر رہا ہے تو Lets acknowledge & reward
them، تو مہربانی کریں، یہ میری تجاویز تھیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ صوبہ ہے، سب نے قربانیاں
دی ہیں، سر فہرست عوامی نیشنل پارٹی ہے، ہم پارٹی پارٹی، کمیٹی کمیٹی نہیں کھیلنا چاہتے لیکن ٹائم آگیا ہے
کہ Let's put the thing on the Table

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو۔ جی مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی:</u> تھینک یو سپیکر صاحب، بڑی سیر حاصل بحث ہو رہی ہے۔ بجٹ کے اوپر Out of course بلکہ ابھی یہاں آنریبل اپوزیشن لیڈر نہیں ہیں، کل جب وہ سپیچ کر رہے تھے تو اس بجٹ پر بات کرنے کی بجائے 2013ء کے بجٹ اور 2014ء کے بجٹ اور 2015ء کے، وہاں سے لے کر یہاں جب پہنچے تو ان کا ٹائم ہی ختم ہو گیا تھا تو بات یہ ہے سپیکر صاحب، کہ ہمارے صوبے کا یہ بجٹ کوئی بھی ایسا ٹیکنیکل شخص اس کو مسترد نہیں کر سکتا، اس پہ بڑی محنت ہوئی ہے، اس پہ وزیر اعلیٰ، ہمارے فنانس ایڈوائزر صاحب بیٹھے ہیں، ہماری کیبنٹ بیٹھی ہے، بلکہ یہاں تک کہ تمام ایم پی ایز سے مشاورت کا عمل کیا گیا، تمام ایم پی ایز سے اور ہر ایک نے اپنی تجاویز اس میں Incorporateکی ہیں اور پھر یہ بجٹ لایا گیا، ایسے حالات تھے جب کہ مرکز کے ذمے ہمارے بقایاجات وہ 2699.151 بلین ہیں، ہمارے بجٹ سے بھی 600 بلین زیادہ تو یہ ایک افسوسناک بات ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جس کا ہم ایک یونٹ ہیں، اکائی ہیں، ایک Federating body ہیں، ہمارے وسائل کے اوپر، ہمارے پیسوں کے اوپر شیش ناگ کی طرح پاؤں پھیلائے بیٹھی ہے اور ہمارے وہ فنڈ پیسے ریلیز نہیں کئے جا رہے، یہ ہمارا حق ہے، ہمارے صوبے کے عوام کا حق ہے، We are not begging، سپیکر صاحب، یہاں سے ابھی میرے دوست ارباب صاحب چلے گئے ہیں، وہ بات کر رہے تھے کہ بھئی پہلے جو مرکز کے پیسے ہمارے پاس ہیں یا لئے ہیں، ان کا حساب دیں اور خرچ کریں، مرکز تو پھر اور دے، مرکز ہوتا کون ہے ہم سے حساب لینے والا؟ ہم ان سے ان کے پیسے تو نہیں مانگ رہے، ہم ان سے تو اپنے صوبے کا Right مانگ رہے ہیں، اپنے پیسے جو ہمارا نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، اے جی این قاضی فارمولا کے تحت ہم وہ پیسے مانگ رہے ہیں، ہم Wind fall levy مانگ رہے ہیں، ہم پٹرول دیتے ہیں اس ملک کو، ہم گیس دیتے ہیں اس ملک کو، ہم بجلی دیتے ہیں اس ملک کو، اس کے اوپر تو جو ہمارے پیسے ہیں اور پھر یہ ہمارے ضم شدہ جو اضلاع ہیں، اس میں ٹوٹل 80 یا 85 بلین ہمیں ابھی تک ملے ہیں، یہ 80 یا 85

بلین تو وہ بھی ابھی مرکز کے پاس ہمارے بقایا ہیں تو ان حالات میں میں تو گزارش کروں گا، کنڈی صاحب ہیں، لطف الرحمان صاحب ہیں، ہمارے اپوزیشن لیڈر آپ ایک ڈمی بجٹ بنا کر لے آئیں اور جی۔۔۔۔

Mr. Muzammil Aslam (Advisor for Finance): Shadow budget.

جناب مشتاق احمد غنی: Shadow budget، یہ اچھا لفظ آپ نے استعمال کیا، تبھی کہتے ہیں ناں آپ ٹیکنوکریٹ ہیں تو (قہقہہ) اور ساتھ چونکہ آپ کی فیڈرل میں گورنمنٹ ہے تو یہ جو پیسے میں نے عرض کئے ہیں 2699، یہ بھی ان سے لیں، حاصل کریں اور یہ بجٹ بن جائے گا، کل 4500 بلین کے لگ بھگ، پھر آپ ساری چیزیں صوبے میں فری کر دیں اور وہ بجٹ ایک Shadow budget لے آئیں یا وہ آپ کو پیسے نہیں دیتے، جیسے ہمیں نہیں دیتے تو پھر انہی وسائل کے اندر تقابلی بجٹ اس کے مقابلے میں لے آئیں، آپ کا بجٹ اچھا ہوا، ہم اس کو ووٹ دے کر پاس کر لیں گے، ہم نے تو صوبے کے مفاد میں بات کرنی ہے، صوبے کے عوام کے لئے بات کرنی ہے۔ دیکھیں ایک حکومت گزری تھی ڈیڑھ سال اس صوبے میں اور مرکز میں جو امپورٹڈ حکومت تھی اس کی طفیلی تھی اور جناب، یہ آپ ہی کے لوگ تھے اور پہلا وار جو انہوں نے کیا ہے اس صوبے کے عوام کے اوپر، ہمارے صحت انصاف کارڈ کے اوپر کلہاڑی چلا دی، بند کر دیا اور ہم نے خود دیکھا لوگوں کو کہ جھولیاں اٹھا کر بد دعائیں دیتے ہوئے، وہ جھولیاں جو عمران کو دعائیں دینے کے لئے اٹھا کرتی تھیں، تو اس ملک، اس صوبے کے غریب لوگ جن کو اگر دو وقت کی روٹی بھی نہیں ملتی تو دس لاکھ کا علاج تو فری مل رہا تھا اور پھر ہماری اس حکومت نے اس بجٹ میں اگر آپ دیکھیں تو اس کو اور بڑھا دیا، اس میں Liver کا علاج شامل کر دیا، اس میں Kidneys کا علاج شامل کر دیا، حالانکہ پچاس پچاس، ساٹھ ساٹھ لاکھ روپے اس پہ خرچہ آتا ہے، یہ بات دس لاکھ سے باہر نکل گئی ہے جناب سپیکر، تو ایک رفاحی حکومت کا یہی کام ہوتا ہے کہ اپنے عوام کے لئے کام کرے کہ ان کو ریلیف دے۔ کیا جب عمران خان کی حکومت تھی، ہم نے شیلٹر ہومز نہیں کھولے تھے، فری دستر خوان نہیں لگائے، صحت انصاف کارڈ شروع نہیں کیا؟ یہ ریلیف ہماری حکومت نے دیا ہے اور ابھی ان حالات میں ٹیکس فری بجٹ کس نے پیش کیا ہے؟ آپ دیکھیں، مرکز، صوبے سب کے خسارے کے بجٹ ہیں اور یہاں ارباب صاحب کہتے ہیں کہ بھئی آپ بڑے امیر ہو گئے ہیں اور آپ سرپلس بجٹ دے رہے ہیں، ارباب صاحب! اللہ کے فضل سے جب صوبے میں کرپشن نہیں ہو گی تو سرپلس بجٹ آئے گا۔ (تالیاں) یہاں ہمارے پاس کوئی بابا کا "ایزی لوڈ" نہیں ہے، یہاں ہمارے پاس کوئی "ایس ایم ایس" نہیں ہے، (تالیاں) ہمارے پاس عمران خان کے سپاہی ہیں، یہ بات الگ ہے کہ ہم الزامات کی زد میں ہیں، الزامات کی زد میں ہونے کی وجہ جناب سپیکر، کوئی چینل ہمارے حق میں نہیں بولتا کہ They all are controlled by some people پھر جو سوشل میڈیا پہ لوگ بیٹھے ہیں، وہ الگ ہمارے خلاف انہوں نے توپوں کے رخ موڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔

ارباب محمد عثمان خان: چالیس ارب کہاں چلے گئے ہیں؟

جناب مسند نشین: ارباب صاحب، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں چالیس ارب کے اوپر بھی آتا ہوں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Chair کو Address کریں مشتاق صاحب۔

جناب عدنان خان: چالیس ارب کہاں گئے، کس نے کھائے؟

جناب مسند نشین: عدنان خان، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: کیا؟ مجھے سمجھ نہیں آئی کیا کہہ رہے ہیں یہ؟ ہاں تو اچھا سپیکر صاحب، اگر یہ صوبے میں کرپشن ہو رہی ہوتی تو ہمارے یہی جو ہمارے دوست، بھائی، بزرگ ساتھی بیٹھے ہیں، یہ سب سے پہلے Pursue کرتے، جاکر یہ نیب کو درخواستیں دیتے یا اینٹی کرپشن کے پاس جاتے، چوک یادگار میں تو کھڑے ہو کر کرپشن کے الزامات لگانے کا کوئی فائدہ نہیں، اسے آپ پوائنٹ سکورنگ کہہ سکتے ہیں، ایک پوائنٹ سکورنگ ہے کہ میں کہہ دوں جی فلاں نے کرپشن کی ہے، یار .I have to prove first دیکھیں اس ہاؤس میں ہمیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے، لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِین۔ تو ہم بڑی آسانی سے کسی کو ditch کرنے کے لئے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے یہ جو دوست ہیں، ساتھی ہیں، میں فارم سینتالیس نہیں کہتا، ارباب صاحب کہتے ہیں، ہمارے کان پک گئے ہیں سن سن کر، ارباب صاحب، ہم تو کہتے ہی اس لئے ہیں کہ آپ کے کان اور پکیں، عمران نے کہا تھا میں ان کو رلاؤں گا، ہم فارم سینتالیس کہہ کہہ کر آپ کو رلاتے ہیں، (تالیاں) اس لئے کہ ہم جیتے ہوئے بھی وہ سترہ سیٹوں والے حکمران بنے بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر، ظلم، شرم اور حیا کدھر گئے؟ ہیں ہی نہیں، پاس سے بھی نہیں گزرے، تو بات یہ ہے کہ پھر یہی ہونا ہے۔ دیکھیں، اس وقت اس ملک میں کوئی Legitimate government ہوتی تو کوئی اور ہی Scenario ہوتا، آج عمران خان ہوتے، جس طرح مشکل ترین حالات میں وہ ملک کو لے کر آگے بڑھے تھے، ہمیں یاد ہے اپنا وہ لیڈر، ہم سونے کا چمچ لے کر نہیں پیدا ہوئے، عمران سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوا تھا لیکن جب وزیر اعظم بنا، خزانہ خالی تھا، تو وہ ڈرائیور بن گیا حکمرانوں کا، شہنشاہوں کا، اپنے ملک کے خزانے کو بھرنے کے لئے، عمران خان نے وفاق اور اس ملک کو بچایا، پھر تھوڑا سے قدم جمائے، Covid نے ہمیں گھیر لیا، پھر وہاں سے نکلے، سال ڈیڑھ سال کی ٹوٹل ہماری حکومت تھی اور فیصل آباد کی مسجدوں میں اعلانات ہوئے تھے کہ ملوں میں مزدوروں کی بڑی shortage ہو گئی ہے، مزدور نہیں مل رہے تھے، اتنے کارخانے کھل گئے، مزدور آئیں اور ہمارے پاس نوکری کریں لیکن پھر وہ ڈیڑھ سال بعد جنرل باجوے کا ٹائم آگیا اور اس باجوہ Regime change کے نام پر ہماری حکومت کو الٹ کر رکھ دیا اور یہ سارے فساد کی جڑ یہ جنرل باجوہ تھا جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب عدنان خان: بہرحال ان کے گود میں تھے آپ لوگ۔

جناب مشتاق احمد غنی: نہیں وہ ہمارے گود تھے (قہقہہ) بات یہ ہے سپیکر صاحب، ہمارے بھائی ہیں، میں ویسے In a lighter note باتیں کر رہا ہوں، ہمیں آپس میں بیٹھ کر جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ کوئی اچھی تجویز آپ لے کر آئیں، ہم بجٹ میں Incorporate کریں گے، ہمارے یہ فنانس کے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، باقی کیبنٹ بھی بیٹھی ہے، سب کا اس بات کے اوپر Consensus ہے۔ آپ دیکھیں، یہاں پہ کئی دفعہ لیجسلیشن میں ہمارا منسٹر کوئی اور قانون لا کر دیتا اور آپ کی طرف سے اچھی، مطلب کنڈی صاحب کی کتنی امنڈمنٹس Accept ہوئی ہیں، ہم سارے اس کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ

امنڈمنٹ صحیح ہے، آپ بجٹ کے لئے اچھی کوئی تجویز لے کر آئیں By God ہم سارے آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے ، ہم ان کو ریکویسٹ کریں گے کہ اس بجٹ کو Amend کریں، اس میں یہ چیز ڈالیں۔ دیکھیں ایسے بس وہ تقریریں، چلو وہ بھی صحیح ہیں، ہم سیاسی لوگ ہیں، ذرا پٹاخے بجاتے رہتے ہیں شغل میلے کے لئے، تو چلو وہ بھی ہوتے رہیں، بہرکیف جی میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس سے اچھا ممکن نہیں تھا بجٹ پیش کرنا اور اگر اس میں عمران خان کا ویژن بھی شامل ہو جاتا، یہ اس کو اور چار چاند لگ جاتے لیکن یہ فاشسٹ حکومت عمران خان سے ملاقات ہی نہیں کرانے دے رہی کہ وہ اپنی پارٹی کو بجٹ کے اوپر کوئی اپنا ویژن دے سکیں اور ہمیں پھر مجبوراً وہ بجٹ جو انہوں نے تیار کیا، ہم لے کر آ گئے جو کہ میں سمجھتا ہوں The best budget، انہوں نے بڑی کوشش کی دن رات اور وہ بجٹ آ گیا۔ اب بھی ہمارے وزیر اعلیٰ اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ میری خان سے ملاقات کرواؤ، میں ان سے ہدایت لوں اور ہدایت لے کر پھر اس بجٹ کو ہم پاس کروائیں لیکن فرض کیا، ایک سازش تو چل رہی ہے ناں جی ہمارے خلاف کہ ان کی حکومت کو ختم کریں ورنہ گورنر صاحب کیسے ہماری اسمبلی کو Refuse کرتے، Sign نہ کرتے، ان کا یہ تھا کہ Time barred ہو جائے، یہ بجٹ پیش ہی نہ کر سکیں، بس Constitutionally تو پھر ہم نہیں رہ سکتے، تو اس لئے سب نے مشاورت کی کہ بجٹ پیش کر لیتے ہیں اور پھر عمران خان سے مشاورت کے بعد اس کو ہم پاس کر لیں گے لیکن اگر مشاورت وہ نہیں کرنے دیتے تو کیا ہم ان کے لئے میدان کھلا چھوڑ دیں گے؟ پھر ہم سارے بیٹھیں گے، بیٹھ کر مشاورت کریں گے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ اگر خان صاحب نے حکومت توڑنی ہے وہ تو ایک چٹکی کی دیر ہے، وہ کل کہہ دیں علی امین! اس کو توڑو تو اگلے لمحے علی امین خان اسمبلی Remove کرے گا، نہیں کریں گے تو ہم کھڑے ہو کر اپنے استعفیٰ لے کر آ جائیں گے کہ ہم تو عمران خان کا آرڈر مانیں گے، ہم تو کسی اور کا نہیں مانتے، بہرکیف جناب سپیکر، میں اپنی بات کو Conclude کرتا ہوں کہ:

ے وہ اور ہوں گے جو ہوں گے تیری راتوں کے چراغ
اے وطن! ہم تیری راتوں کا سویرا ہوں گے

<u>جناب مسند نشین</u>: زبردست زبردست۔ جی کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، میں کل کروں گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کل کر لیں گے؟ اچھا ٹھیک ہے، ظاہر شاہ طورو صاحب۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ (وزیر خوراک)</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب، اس وقت ہمارے اس بجٹ اجلاس میں مختلف موضوعات پر ہمارے بھائیوں نے بڑی سیر حاصل گفتگو کی اس صوبے کے حوالے سے۔ یہاں جو بجٹ پیش کیا گیا ہے خیبر پختونخوا کا، اس کے تناظر میں بھی حکومتی ممبران اسمبلی نے اس حوالے سے تفصیلی بات چیت کی، مولانا صاحب نے بھی تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ جناب سپیکر، اس وقت ہمارا صوبہ جن حالات سے گزر رہا ہے، اس وقت صوبہ جس صورتحال کے ساتھ نبرد آزما ہے، صوبے کے عوام گزشتہ تیس سال سے دہشت

گردی کا مردانہ وار مقابلہ کر رہے ہیں، ان حالات کے اندر ہماری مرکزی حکومت چونکہ جو Main شعبے ہوتے ہیں جو کہ انسانی زندگی اور کمیونٹی کے اوپر جن چیزوں کے اثرات پڑتے ہیں، آپ کے معیار زندگی کا جن باتوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے، اس میں اگر ہم مرکز کی بنیادی چیزوں کو لے لیں جیسے بجلی، پانی، گیس، پٹرول، ڈیزل جو کہ آپ کی پوری اکانومی کے اوپر اثر انداز ہوتے ہیں اور آپ کے معیار زندگی کے ساتھ وہ کھیلتے رہتے ہیں، آپ کے معیار زندگی کو بہتر بھی کرتے ہیں اور آپ کا معیار زندگی اس سے خراب اثرات بھی اس پہ پڑتے ہیں، اس وقت پاکستان میں اگر ہم ایک جائزہ لیں کہ پاکستان کے اندر جن چیزوں کی وجہ سے تمام، چاہے وہ مڈل کلاس ہو، وہ Poor of the poorest ہوں، Destitute ہوں، وہ امیر ترین طبقہ ہو، جتنے بھی طبقے ہیں، وہ اگر اس وقت سب سے زیادہ پریشان ہیں تو ان کی زندگی پر سب سے زیادہ اثرات ہیں، چاہے وہ کسی بھی کلاس کے لوگ ہوں، تو وہ بجلی، پانی اور ساتھ ساتھ گیس، آئل، پٹرول، ڈیزل کی وجہ سے ساری زندگی لوگوں کا معیار زندگی اس سے اوپر نیچے ہو رہا ہے اور میں یہ بات آپ کو بڑے واضح طریقے سے بتانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر ستر (70) سال سے جس انداز میں ماضی میں حکومتیں آئیں اور انہوں نے اس قوم کو جو تحفے دیئے، بجٹ کوئی آسمان سے نہیں آتا، بجٹ اسی ملک کے اندر، اس کے عوام، ان کی سوچ کے نتیجے میں اور وہ جب بیٹھتے ہیں، اپنی ملک کے لئے پالیسیاں بناتے ہیں تو انہی پالیسوں کے اندر، چاہے وہ سیاسی پالیسی ہو، چاہے وہ معاشی پالیسی ہو، اس کی بنیاد ہوتی ہے، اس میں وہ ان تمام چیزوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہمارے ارباب صاحب نے ابھی بڑی تفصیل سے بات کی کہ خیبر پختونخوا کے اندر بجلی کے حوالے سے، میں اپنے ساتھیوں کی بھی توجہ اس سلسلے میں چاہوں گا کہ بجلی کے حوالے سے اس ملک کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے، سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس ملک میں بجلی جب سے آئی پی پیز اس ملک کے اندر آئے ہیں تو آئی پی پیز کو کون لایا ہے؟ کیا پاکستان تحریک انصاف نے اس پاکستان کے اندر آئی پی پیز کو Introduce کرایا تھا؟ آئی پی پیز کے اندر اربوں روپے سالانہ گردشی قرضوں کی شکل میں پاکستانی عوام پر جو بوجھ پڑتا ہے اور اس کے نتیجے میں عوام کا معیار زندگی جس طرح نیچے جا رہا ہے، کیا ہمیں یاد نہیں کہ یہ بجلی کی قیمت Subsidized ہوتی تھی، پاکستان تحریک انصاف کی لاسٹ گورنمنٹ کے اندر 2013 سے لے کر 2020 تک جو گورنمنٹ تھی، اس میں چودہ روپے فی یونٹ کے حساب سے یہ بجلی ملتی تھی، باوجود اس کے کہ پورے پاکستان میں یہی آئی پی پیز کو باقاعدہ کھربوں روپے کی ادائیگی ہوتی تھی، اس وقت بھی جو ہم سب سے بڑی مشکل صورتحال میں ہیں، یہ آئی پی پیز پاکستان کی فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں یا ہمارے صوبے کے ہیں؟ پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کے بعد آئی پی پیز کے علاوہ خیبر پختونخوا کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ خیبر پختونخوا میں تو کسی کا آئی پی پی نہیں ہے، آئی پی پی تو یا منشاء گروپ کا ہے یا شہباز شریف صاحب کا ہے یا پاکستان کے بڑے بڑے لوگوں کے ہیں اور یا بیرون ملک کچھ لوگ ہیں ان کے ہیں، آئی پی پیز میں خیبر پختونخوا کا کوئی آدمی شامل نہیں ہے اور میں آپ کو بتاؤں کہ اگر خیبر پختونخوا میں یہ بجلی ہماری ضروریات 3800 میگاواٹ سے لے کر چار ہزار میگاواٹ تک ہماری سالانہ جو یہاں پہ روزانہ ضروریات ہیں وہ چار ہزار میگاواٹ ہیں لیکن خیبر پختونخوا میں بجلی جو پیدا ہو رہی ہے وہ چھ ہزار میگاواٹ سے زیادہ پیدا

ہو رہی ہے، پھر میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے صوبے کے اندر ہماری ضروریات کی بجلی پیدا ہو رہی ہے، ہائیڈل جو بجلی پیدا ہو رہی ہے وہ اگر آپ ہمیں مہنگی سے مہنگی بھی بیچیں تو وہ دس روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتی، دس روپے فی یونٹ سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور ہمیں بجلی پچاس روپے سے لے کر پچپن روپے تک Average، چاہے وہ کمرشل ہو یا عام صارف ہو، اس کو یہ بجلی اس ریٹ پہ مل رہی ہے، تو ارباب صاحب! میں آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ارباب صاحب! آپ ہمارے ساتھ مل کر اس مرکز سے جو اس صوبے کا استحصال کر رہا ہے، جہاں بجلی پیدا ہو رہی ہے وہاں دس روپے میں مل سکتی ہے لیکن ہمیں ریٹ وہ فرنس آئل والا مل رہا ہے، ہمیں فرنس آئل کی بجلی کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اپنی جو ہماری یہاں بجلی پیدا ہو رہی ہے جس کی قیمت تین چار روپے یونٹ بنتی ہے، اس کے اوپر تمام باتیں ملا کر دس روپے سے زیادہ نہیں لیکن ہمیں پچپن روپے فی یونٹ بجلی مل رہی ہے، تو اس کے خلاف چاہے اپوزیشن ہو یا چاہے، اچھا Power theft کی بات ہے، Power theft یہاں پر ہمارے ساتھ مرکز کے بہت سارے نمائندے موجود ہیں، خیبر پختونخوا کو بدنام کیا جاتا ہے کہ یہاں سب سے بڑی بجلی چوری ہوتی ہے، کیا پنجاب میں بجلی چوری نہیں ہوتی؟ کیا سندھ میں بجلی چوری نہیں ہوتی؟ جبکہ سزا صرف خیبر پختونخوا کو دی جا رہی ہے، اٹھارہ اٹھارہ، بیس بیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے، میں نے یہاں پر کبھی بھی نہیں سنا، جو یہاں پہ لمبی چوڑی تقریریں کرتے ہیں جو وفاق سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے کبھی وفاق کو یہ بات نہیں بتائی کہ وفاق یہ کام صوبے کے ساتھ کر رہا ہے، اس صوبے میں اس وقت میں آپ کو بتاؤں ہمیں اس صوبے کے پانی کی بھی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ ہمارے پاس ایک ہی دریا ہے جو کہ کابل سے ہو کر۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> طورو صاحب، تائم تہ لږ ګوری جی۔

<u>وزیر خوراک:</u> بنہ جی ، تھیک دہ سپیکر صاحب۔ خیبر پختونخوا میں جو دریائے کابل آتا ہے یہ افغانستان سے آ رہا ہے، افغانستان کے اندر اس پہ ایک ڈیم بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، وہاں ایک ڈیم بنایا جا رہا ہے، ہمیں ایک طرف انڈیا سے یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے اور دوسری طرف افغانستان سے بھی یہ مسئلہ ہمارے پانی کا پیدا ہونے والا ہے، اس کے لئے پاکستان سے ہو کر افغانستان میں جا کر پھر واپس پاکستان آتا ہے اور ہمارے جو دو صوبے ہیں ان میں یہ دریائے کابل کا پانی آتا ہے اور باقی جگہوں پہ افغانستان میں جو اس کی کوئی اکیس صوبے ہیں، وہ ان کے اندر سے گزر کر پاکستان آتا ہے، تو میں یہ بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم ضرور، خیبر پختونخوا کے بجٹ کے حوالے سے میں بات کرنا چاہتا تھا کہ خیبر پختونخوا کا جو بجٹ ہے یہ اخراجات، ہمارے اخراجات ہم نے اتنے کنٹرول کئے ہیں کہ ہم نے اس سلسلے میں آپ کو ایک سرپلس بجٹ اس صوبے کو دیا ہوا ہے، اگر ہم اخراجات کنٹرول نہ کرتے اور یہ وہ حکومت نہیں ہے کہ جو کلاس فور کے لئے پوری پوری حکومت جو تھی وہ سر بازار نیلام کرتی تھی، ہم نے وہ کام نہیں کیا، (تالیاں) آپ دیکھیں کہ ہم نے یہ نہیں کیا کہ ہزار، بیس ہزار اور دس ہزار کی تعداد میں کلاس فور بھرتی کر کے ممبران اسمبلی کو خوش کیا ہے، یہ کام اس حکومت نے نہیں کیا اور نہ کرے گی، وہ اس لئے کہ کلاس فور

سے حکومتیں نہیں بنتیں، کلاس فور سے شاید ممبران خوش ہو جائیں لیکن اس سے معیشت نہیں سنبھلتی۔ ہم ان شاء اللہ، چونکہ ٹائم کے حوالے سے ہمیں کہا جا رہا ہے، ہم اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں اور نہ یہ وہ دور ہے، یہاں پہ میں آپ کو اب پھر کہتا ہوں کہ جہاں آپ چیزوں کو Scandalize کرتے ہیں، تو Scandalization نہیں ہونی چاہیئے، اگر گندم کے اندر کہیں پہ کرپشن ہوئی ہے تو میں نے رپورٹ کی ہے، As a Minister of Food میں نے گندم کی رپورٹنگ کی ہے اور ایف آئی آر بھی کروائی ہے اینٹی کرپشن میں، اور دیکھیں کہ ہم نے خود ایف آئی آر کروائی ہے ان کی کرپشن میں، کسی میں اتنی جرات ہے؟ یہ ہمارے جو بھائی یہاں پر بیٹھے ہیں، جس نے صوبے کے سڑکوں کی سب سے بڑی مالی کرپشن کا سکینڈل کیا ہے، اس سکینڈل کے اندر اتنی جرات ہے کہ یہ جا کر ایف آئی آر کروائیں، ہمارے اندر جرات ہے، اس لئے کہ ہم کرپشن میں ملوث نہیں ہوتے اور جو افسران، جو لوگ اس میں ملوث ہوں گے، ان کو ٹاسک کیا جائے گا اور ہمیں وہ بھی یاد ہے، آپ کی توجہ بھی چاہوں گا مینا خان صاحب، ہمیں وہ بھی یاد ہے، جب کرپشن ہوتی تھی، سوشل ایکشن بورڈ کے اندر 1994 سے 1997 تک وہ کرپشن بھی ہمیں یاد ہے، آج لوگ گندم کے سکینڈل کی بات کرتے ہیں، ہم تو اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی اپنے آپ کو پیش کریں جو کہ سوشل ایکشن بورڈ میں اس وقت سائیکلیں اور مشینیں بیچ کر کرپشن کرتے تھے، ان لوگوں سے بھی پوچھنا چاہیئے جو کہ زمانے سے کرپشن کا کام کر رہے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ واحد پارٹی ہے جس کے اندر کرپشن کے لئے Zero tolerance ہے اور ان شاء اللہ عمران خان کی موجودگی میں، ان کی قیادت میں یہ Zero tolerance پھر بھی ہوگی، پھر بھی ہوگی، No corruption کی طرف ان شاء اللہ یہ ہمارے لوگ، پاکستان تحریک انصاف کے لوگ یہ کام کریں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، مزمل صاحب، ایڈوائزر فنانس۔

<u>جناب مزمل اسلم (مشیر خزانہ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میری طرف سے تمام معزز اراکین اسمبلی کو السلام علیکم۔ آج مجھے پہلی دفعہ موقع مل رہا ہے یہاں پہ بات کرنے کے لئے، تو بہت بہت شکریہ اور آپ لوگوں کے جو سوالات ہیں، کوشش کروں گا کہ نہ صرف جواب دوں آپ کو اور اس میں مطمئن بھی کروں۔ سب سے پہلے میں اپنے تمام پی ٹی آئی کے جو ممبران ہیں اور ساتھی ہیں، ان کو مبارکباد پیش کروں گا کہ آپ نے اپوزیشن کا بیانیہ تبدیل کر دیا۔ یہ وہی اپوزیشن ہے جو آج سے ایک سال پہلے کہتی تھی کہ خیبر پختونخوا ایک ڈیفالٹ صوبہ ہے، (تالیاں) خیبر پختونخوا صوبہ ہے جس کے پاس تنخواہیں دینے کے لئے پیسے نہیں تھے، خیبر پختونخوا مقروض صوبہ ہے، آج وہ ہم نے Upside down کر دیا، اس کو تبدیل کر دیا تو اب کہہ رہے ہیں کہ سرپلس کا کیا کرنا ہے؟ یہ پہلی دفعہ سننے میں آ رہا ہے کہ اگر کوئی بچت کر لی جائے تو اس کو برا بھلا کہا جا رہا ہے، شاید میں سمجھ نہیں پا رہا، کوئی اس بچت کو کوئی نیلامی کریں، اس کو بانٹنا شروع کر دیں، یہ تو ایک اچھی چیز تھی، اس کو Appreciate کرنا چاہیئے تھا۔ میں آخر میں، بعد میں بات کروں گا، آج جو کچھ باتیں اٹھائی گئیں ان پہ چھوٹی چھوٹی وضاحتیں دے دوں۔ مولانا صاحب نے بات کی، میں مولانا صاحب سے شروع کروں گا، پھر میرے بھائی ارباب عثمان صاحب نے بات کی، تو میں

اپنے جوابات ادھر تک ہی فی الحال محدود رکھوں گا۔ مولانا صاحب نے بہت اچھی بات کی، میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سٹارٹ بہترین تھا جو انہوں نے Peace and security کی بات کی کہ کہیں پہ بھی معیشت پروان نہیں چڑھے گی جہاں پہ امن وامان اور سکون نہیں ہوگا، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں اور اسی رائے کا احترام کرتے ہوئے اس سال آپ سب کے لئے بھی، میں آپ سب کو بھی بتانا چاہوں گا کہ جو سیکیورٹی، لاء اینڈ آرڈر کے لئے 140 ارب پچھلے سال مختص کئے تھے وہ بھی تاریخ کے سب سے زیادہ تھے اور ان سال اس کو بڑھا کر 172 ارب روپے کر دیا گیا ہے، (تالیاں) جو صوبے کے امن وامان اور اس کے لئے خرچ ہوں گے۔ آپ سب کو یاد ہی ہوگا کہ بجٹ والے دن ہم نے جو ہماری پولیس جن کی بہت قربانیاں ہیں، اس کی خصوصی طور پہ جو تنخواہیں ہیں جو پاکستان میں سب سے زیادہ تنخواہ لینے والا صوبہ ہے وہ پنجاب، اس کے نہ صرف برابر کیں، بلکہ ان کے الاؤنسز کو بھی بڑھایا، جو ہمارا سیکیورٹی، لاء اینڈ آرڈر میں بجٹ کا جو خرچہ تھا پچھلے سال، وہ 8.5 فیصد تھا جو اس سال بڑھا کر اس کو 9.1 فیصد کر دیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم نے یہ جو پیسے بڑھائے ہیں، اس سے اس صوبے کے امن وامان اور ہمارے پولیس اہلکاروں کے لئے جو ہم ان کو جو ساز و سامان Provide کریں گے تو اس سے شہادتیں بھی، ان شاء اللہ ہماری طرف سے تو ایک بھی نہ ہو، میں امید کرتا ہوں اس میں کام آئے گی۔ پھر مولانا صاحب نے کہا کہ Surplus is joke، یہ تو میرے خیال سے اس پہ تو ایک کتاب چھپنی چاہیئے کہ یہ فلسفہ پہلی دفعہ دنیا میں میں نے، مطلب میرے بھی تین ماسٹرز ہیں، کافی پڑھائی کی ہے، کہیں میں نے دنیا میں نہیں پڑھا کہ سرپلس Joke ہوتا ہے، چلیں ہوگا، شاید ہم نے تو نہیں پڑھا، کہیں اگر کوئی Reference مل جائے تو ہم ضرور اس پہ بات کریں گے۔ پھر ساتھ ساتھ یہ بولا کہ یہ آئی ایم ایف کے کہنے پہ سرپلس ہوا ہے، یعنی کہ دنیا میں کہیں پہ بھی سرپلس ہوتا ہے تو آئی ایم ایف نے اپنی کوئی گائیڈ لائنز دی ہے، میں آپ کو تھوڑی یاد دہانی کرا دوں، Recall جسے کہتے ہیں انگریزی میں کہ پچھلے سال جب ہم نے ایک سو ارب کا بجٹ دیا تھا تو وفاق سے دو ہفتے پہلے بجٹ دیا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے وفاق کے کہنے پہ اور آئی ایم ایف کے کہنے پہ کیا ہوگا، وفاق سے تو ہم نے دو ہفتے پہلے کیا تھا، یہ ہم نے اپنے لئے target set کیا تھا اور اطلاع کے لئے عرض یہ ہے کہ یہ ایک سو ارب پہ بات سرپلس نہیں ہے، اس سال یہ ایک سو ارب سے کئی زیادہ ہے اور وہ کیسے ہوا؟ وہ ہم نے اپنے اخراجات میں کمی کی اور وہ اخراجات کونسے؟ ابھی بھی اس کیبنٹ نے نئی گاڑیوں کی پرچیز پہ Ban لگایا ہوا ہے، نئی بھرتیوں پہ Ban لگایا ہوا ہے، ((تالیاں)) اور سیز ٹریول پہ Ban لگایا ہوا ہے، یہ تمام چیزیں جو باقی پورے پاکستان کی اسمبلیاں کر رہی ہیں، اشتہار بھی آپ نے کہیں غلطی سے دیکھا ہے کے پی حکومت کے چلتے ہوئے، ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ بھی اشتہار دیں، آپ بھی پیسے اپنی کارکردگی دکھائیں، ہم نے وہاں تک بھی احتیاط رکھی، تو ہم نے اپنے غیر ضروری اخراجات کو کم کیا، یہ سرپلس ایسے حاصل کیا گیا۔ دوسری طرف ہم نے اپنی Resource mobilization کی، پہلی دفعہ KPRA کا ٹارگٹ سینتالیس ارب روپے کل کو جو 15 جون گزرا، دو دن پہلے ہم نے حاصل کر لیا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پچاس ارب روپے Cross کریں گے، تو ہم نے اپنی Revenue mobilization

کی،(تالیاں) تیسرا، ہم نے Resource mobilization کی، ابھی بات ہو رہی تھی کہ مائنز اینڈ منرلز ہمارے لئے ایک بہت بڑا ریونیو کا ذریعہ بن سکتا ہے، تو یہ کام ہم نے پچھلے سال کیا جو یہاں پہ لوگ مائنز اینڈ منرلز سے پیسے کما رہے تھے، ہم نے اس کی رائیلٹی میں اضافہ کیا اور پانچ ارب سے اس کو پہلی دفعہ دس ارب سے زیادہ ہمارے مائنز اینڈ منرلز پہ اس سال Revenue collection ہوگی۔ دوسرا، پہلی دفعہ Placer gold کا آکشن کیا ہے، 17 ہم نے Blocks کی، چار پہلی دفعہ، صوبے میں تصور نہیں تھا، ابھی پنجاب سوچ رہا ہے کرنے کا اور چار Blocks کا آکشن کیا اور اس میں ہمیں چار اعشاریہ دو نو (4.29) ارب روپے اس آکشن سے حاصل ہوئے۔ تیسری چیز، KPOGCL کی بات ہو رہی تھی کہ KPOGCL کیا کر رہا ہے، میں بالکل آپ کی بات سے سہمت ہوں، بالکل ٹھیک کہا کہ KPOGCL کو اب تک Exploration میں آ جانا چاہیئے تھا، تو آپ سب کو اس بات کا پتہ بھی ہوگا کہ It's a public knowledge کہ میران شاہ بلاک KPOGCL کا تھا، اس کے لئے اس نے Operator partner مانگا تھا، پہلی دفعہ جب پاکستان کی تاریخ میں ایمانداری ہو، نیت صاف ہو، صوبے کے لئے کچھ کرنے کی جستجو ہو، تو پھر اللہ کی طرف سے بھی مدد آتی ہے، ہم نے وہ بلاک کے لئے آپریٹر مانگا، دو پاکستان کے سب سے بڑے جو Consortium تھے، ایک "ماڑی گروپ" اور ایک "پی پی ایل او جی ڈی سی ایل جی ایچ پی ایل گروپ، ان دونوں نے اس کے لئے Participate کیا۔ 25 ارب روپے اس کی Exploration cost ہے جو صوبے کا حصہ بنتا ہے 12 ارب روپے دونوں نے Participate کیا اور دونوں نے کیا کہا کہ پورا خرچہ ہم اٹھائیں گے، خیبر پختونخوا کا بھی ہم اٹھائیں گے اور اگر تیل یا گیس نکل گیا، تو اس پیسے کی Recovery بھی آپ سے نہیں کریں گے، آج تک پاکستان کی تاریخ میں کہیں پہ بھی آپریٹر آتا ہے (تالیاں) اگر تیل اور گیس نکل جاتا ہے تو پھر وہ Future revenue سے اس کو کاٹتے ہیں، تو پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ انہوں نے کہا کہ وہ بھی نہیں لیں گے اور اگر نہیں نکلا تو معافی اور تیسری چیز پھر ہم نے کہا کہ بھئی آپ دونوں میں تو Tie ہو گیا ہے جو زیادہ پیسے دے گا ہمیں، اس کو ہم یہ دے دیں گے، تو اس طریقے سے اس حکومت نے کام کیا ہے، شاید کوئی اور ہوتا تو سیٹنگ کر لیتا کچھ اور کر لیتا لیکن یہ حکومت کا یہ ایک کریڈٹ ہے پھر ایک اور بات بولی کہ Why not surplus converted into development، تو تھوڑا سا میں بجٹ Document سمجھتا ہوں کہ ابھی ہم نے بھی جمعہ کو دیا تھا دو دن چھٹی کے تھے، تو شاید وقت نہیں ملا ہوگا سٹڈی کرنے میں، تو اس سال تو ہم نے ADP plus کی ہے، آپ سب کی الگ الگ دوروں میں حکومتیں رہی ہیں اور بہت سارے لوگوں نے، میں اس دن سن بھی رہا تھا لیڈر آف اپوزیشن کو کہ تیرہ سال انہوں نے اپوزیشن میں بیٹھ کے جس طرح سی ایم صاحب کہہ رہے تھے، میں نے حکومت کی ہے تیرہ سال میں ہمیشہ حکومت میں رہا ہوں، تو اپوزیشن لیڈر نے کہا میں ہمیشہ سامنے بیٹھا رہا ہوں، تو بہت سارے تجربے کار لوگ بھی تھے، بہت سارے لوگوں نے بجٹ بھی دیکھے ہیں، مجھے ایک دفعہ بجٹ اٹھا کے دکھا دیں کہ جتنا ڈیویلپمنٹ فنڈ کی Announcement کی ہو، اتنی صوبے نے خرچ کر دیا ہو، پہلی دفعہ 120 ارب روپے کی ڈیویلپمنٹ بجٹ کی Announcement تھی

اور اس سال ہم 150 ارب روپے سے تجاوز کر گئے ہیں اور تیس پرسنٹ ہم نے بجٹ اے ڈی پی میں زیادہ کیا (تالیاں) یہاں پہ ہم نے پیسے خرچ کئے پھر ماضی میں ایسا ہوتا تھا کہ AIP میں جو ہمیں وفاق نے دینے ہیں، خیبر پختونخوا میں فاٹا تو مرجڈ ہو چکا ہے لیکن Financially ابھی بھی مرج نہیں ہوا، آج بھی فیڈرل گورنمنٹ کے دروازے کھٹکھٹانے پڑتے ہیں کہ بھائی جان آپ نے پیسے دینے ہیں، پیسے دے دیں، بڑی باتیں کیں یہاں پہ بیٹھ کے کہ ہمیں تو پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، ہم کیوں سرپلس ہیں، تو ہم پیسے نہیں لیتے، آپ لوگوں کا میں ایک، سوا سال کا تو اپنا تجربہ بتا دیتا ہوں کہ آپ میں سے کسی نے فیڈرل گورنمنٹ سے ایک دفعہ نہیں بولا کہ یہ فاٹا کے آپ NFC کے Through پیسے دے دیں یا جو ابھی واجبات، پرانے واجبات چھوڑیں اس سال کے ہی دے دیں، کسی ایک نے نہیں بولا، یہاں باتیں بڑی بڑی اور دکان پکوڑوں کی اگر معاف کیجئے گا، ٹھیک ہے جی۔ AIP میں پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ آخری پیمنٹ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے جولائی میں کی، جولائی کے بعد ایک روپیہ AIP میں نہیں دیا لیکن ہمارے سی ایم صاحب انہوں نے کہا کہ محرومیت بڑھ سکتی ہے، وہاں کے لوگوں کو ان کا جو حق ہے وہ دینا ہے، انہوں نے مسلسل پورے سال AIP سے پیسے دیتے رہے اور ہم 26 ارب تک اس کو ریلیز کئے ہیں اور ابھی تک وفاق سے وہ پیسے نہیں آئے، یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا۔ مولانا صاحب نے بات پوچھی تھی کہ وہ سرپلس تھا تو کہیں اور لگا لیتے Re-appropriation کر دیتے، یہ تمام چیزیں کرنے کے باوجود بھی الحمد للہ ہماری جو بچت ہو رہی تھی، پھر کہا یہ 150 ارب روپے کہاں ہیں؟ چھپا دیئے کہیں، یہ بجٹ میں کہیں لکھے ہوئے نظر نہیں آرہے، یہ تو ہم اتنی زور زور سے چیخیں مار مار کے بول رہے ہیں کہ بجٹ میں سرپلس سامنے لکھا ہوا ہے پھر اس کے بعد ایک اور لائن بھی بجٹ میں ہے کہ 150 ارب روپے Debt fund ہم نے بنایا ہے۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ پورے پاکستان میں، نہ کسی صوبے، نہ وفاق نے اپنا قرض اتارنے کے لئے جو بچت، اس بچت کو ہم نے ضائع نہیں کیا، اس کو ایک قرض اتارنے کے اکاؤنٹ میں Debt fund میں رکھا ہوا ہے وہ آپ بجٹ ڈاکومنٹس، بجٹ سپیچ ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں، پھر کوئی ایسا ہی ایک سوال تھا جس میں کہا کہ سپلیمنٹری بجٹ کیوں کر رہے ہیں اگر سرپلس آرہا ہے، تو سپلیمنٹری بجٹ یہ ہوتا ہے کہ میں نے یہ سوچا کہ یہ ٹیبل خریدنے کے لئے ایک ہزار روپے کی ضرورت ہے لیکن وہ گیارہ سو روپے کا آگیا، تو اب بجٹ میں بتانا ہے کہ نہیں ہزار کی جگہ یہ گیارہ سو روپے ہوگیا، تو اس کے لئے سپلیمنٹری بجٹ ہوتا ہے، اس کا سرپلس ہے، سرپلس ایک الگ چیز ہے، سپلیمنٹری ایک الگ چیز ہے، یہ میرے خیال سے آپ لوگوں کو بتانے کی ضرورت نہیں لیکن میڈیا بھی دیکھ رہا ہے، تو ایک اس کی وضاحت دینا ضروری تھی پھر آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ فیڈرل پہ آپ کمپلینٹ کیوں کرتے ہیں، فیڈرل سے تو آپ کا صوبہ چلتا ہے، تو کیا پنجاب اپنے پیسوں سے چلتا ہے؟ یا سندھ اپنے پیسوں سے چلتا ہے؟ کیا بلوچستان اپنے پیسوں سے چلتا ہے؟ کوئی 80 فیصد وفاق کی ٹرانسفر پہ زندہ ہے، کوئی 85 فیصد وفاق کی ٹرانسفر پہ زندہ ہے، کوئی 90 فیصد وفاق کی ٹرانسفر پہ زندہ ہے، آپ لوگوں کو اپنے صوبے کا حق نہیں مانگنا اچھا لگتا اور کیوں نہیں اچھا لگتا، تو مجھے تو یہ بات سمجھ نہیں آرہی، یہ تو ہم مانگتے رہیں گے جب آپ آئیں گے حکومت میں اگر اللہ نے موقع دیا، تو پھر آپ خود چلا لیجئے

گا اپنی گاڑی، ٹھیک ہے ناں اور میں نے جیسے کہا کہ مجھے نہیں میری Knowledge میں نہیں ہے کہ آپ میں سے کسی نے بھی جا کے ایک دفعہ کیونکہ آپ کی تو اتحادی گورنمنٹ ہے، یہاں پہ تو بجٹ سیشن نہیں بلانے دیا جاتا کہ آپ میں سے کسی نے جا کے بولا ہو کہ بھائی جان ادھر کے پیسے بھی دے دو، مطلب ہماری مخالفت ٹھیک ہے لیکن صوبے کی تو مخالفت نہ کریں نا، ٹھیک ہے ناں۔ ہاں ارباب صاحب نے ایک Letter لکھا تھا، ٹھیک ہے جی، پھر اس کے بعد NFC کا کریڈٹ لیتے ہیں سارے بیٹھ کے، کہ ہم نے وہ اٹھارہویں ترمیم کی تھی، ہم نے وہ کیا تھا، ہم نے صوبوں کو بااختیار کر دیا تھا۔ NFC 7^{th} کے بعد، 8thNFC گزر گیا، 9the NFC گزر گیا، NFC10th ابھی جولائی میں ختم ہونے جارہا ہے، کوئی ایک آواز ہی اٹھا لیتے آپ لوگ۔ سی ایم صاحب نے اس دفعہ تقریباً ہر مہینے دو دو Letter لکھے فیڈرل گورنمنٹ کو اور آخری ابھی NFC کی میٹنگ میں باقاعدگی سے وزیر اعظم سے اعلان کروایا ہے کہ 11th NFC award کا اجلاس بلانے جا رہے ہیں اور اس میں ہم نے بڑا Clearly بول لیا ہے کہ آپ ہمیں Finically merge کریں، تو یہ سب کے لئے خبر ہے جو سی ایم صاحب نے اس میں بات کی تھی اور ہم فیڈرل سے پیسے اس لئے مانگتے ہیں کہ جو ہمارا مرجڈ ایریا ہے جو ایکس فاٹا ہے، اس کو ہم At par with the rest of province اور پورے پاکستان کے یہ برابر لانا چاہتے ہیں پھر ایک بات کی ایجوکیشن کی مولانا صاحب نے، کہ ایجوکیشن اس ملک، صوبے کی، No doubt about it ہمارا ایجوکیشن میں ہم نے ایمرجنسی بھی لگائی ہے جس پہ آپ نے کہا کہ ایمرجنسی لگادی لیکن پیسے ضائع ہوتے ہیں اور میں اس میں میرے بھائی ارباب بھائی کی بات کو Agree بھی کرتا ہوں کہ We need to change the system, but there is relative comparison، جو ابھی Economic survey میں آیا ہے اور Economic survey میں بتایا گیا ہے کہ خیبر پختونخوا پورے پاکستان میں Out of school children میں سب سے بہترین ہے اور تیس فیصد (تالیاں) یہ ہمارا فگر نہیں ہے، یہ Economic survey Government of Pakistan کا ہے، تیس فیصد، یہ بھی غلط بہت ہائی نمبر ہے، ہمیں اس میں کوئی خوشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے، یہ تیس فیصد کیا، یہ تین فیصد بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرے نمبر پہ پنجاب ہے 32 فیصد، سندھ میں 47 فیصد Out of school ہیں اور بلوچستان یا مولانا صاحب لوگوں کی بھی گورنمنٹ ہے 69% ہے اور پیپلز پارٹی کی بھی شاید، پھر اس کے بعد ہمارے ارباب بھائی نے کچھ باتیں Highlight کیں۔ انہوں نے کہا کہ سارے جو Expenditure ہیں وہ Exhaust ہو گئے ہیں، اس دفعہ پہلی دفعہ ہم نے جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ ہم نے نہ صرف ADP plus دی، ہم نے اپنی Liabilities بھی اتاری اور تمام چیزیں پوری کیں، پھر ہم نے پہلی دفعہ ADP plus دی اور Throw forward جو تیرہ سال کا تھا اس کو پچھلے سال 5.8 years پہ لے آئے اور اب اس کو مزید کم کر کے 5.1 years پہ لے آئے اور اس دفعہ جو ہم نے ADP بنائی، اس میں ہم نے خصوصی طور پر توجہ یہ دی کہ صرف کتابوں میں سکیمیں Reflect نہ ہوں، اس کو بہت جلد از جلد مکمل بھی کیا جائے، ساتھ ساتھ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یہ ایسا نہیں کہ بس کاغذ میں سیاہی لگائی گئی، سی ایم

صاحب نے ڈھائی سو گھنٹے اپنے تمام ممبران کے ساتھ ایک ایک کر کے میٹنگ کی، ڈیپارٹمنٹل الگ میٹنگ کیں اور ترجیحات اور جہاں پہ Gapes دیکھے اس کو دیکھ کر ADP ڈیزائن کی گئی۔ لوڈ شیڈنگ کی بات عثمان بھائی نے کی، تو بالکل دل جلتا ہے اور بہت خون کے آنسو روتا ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس صوبے میں بارہ بارہ، سولہ سولہ اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ کاش کہ یہ محکمہ صوبائی حکومت کا ہوتا تو ہم کچھ کر بھی سکتے۔ آپ سب کو پتہ ہے کہ PESCO کو کون Own کرتا ہے اور Line losses کا بھی کام اسی کا ہے، تو میں آپ کو یہی کہوں گا کہ PESCO کے ساتھ بیٹھیں جس میں آپ نے کہا کہ میں Line losses اور ہم چاہیں گے کہ Losses کم ہوں پھر یہ کہا کہ IMF کو ہم نے خوش کیا ہے، IMF کو ہم نے خوش کیا ہے، ہمارا کیا ہے IMF سے لینا دینا، یہ تو شہباز شریف اور وفاقی حکومت نے IMF Program لیا ہے اور چار دفعہ جب سے شہباز شریف صاحب کی حکومت آئی ہے، چار دفعہ IMF کا پروگرام وہ لے چکے ہیں، پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تین سال میں چار پروگرام ہم نے لے لئے ہیں، تو یہ موٹی موٹی باتیں تھیں اور باقی ان شاء اللہ تعالیٰ کل کنڈی صاحب بھی بات کریں گے اور بھی لوگ بات کریں گے، اپوزیشن لیڈر بھی مزید بات کریں گے اور آخر میں میں آپ کو کوشش کروں گا کہ ہر سوال کا جواب دے دوں۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شکریہ جی۔ اپوزیشن لیڈر صاحب، د اپوزیشن لیډر صاحب مائیک کھلاؤ کړئ پلیز۔

<u>جناب عباد اللہ خان (قائد حزب اختلاف)</u>: شکریہ چیئرمین صاحب، میں کوئی تقریر نہیں کر رہا، تقریر میں کر چکا ہوں اور پھر آپ کے جب یہ ڈیمانڈز آئیں گے تو پھر ہم بات کریں گے۔ ایک تو میں مشکور ہوں کہ کل میں نے Point raise کیا تھا کہ جس نے یہ بجٹ بنایا ہے، اس بندے کا ہونا چاہیئے، تو میں مشکور ہوں سپیکر صاحب نے Ruling دی اور یہ آج ادھر موجود ہیں لیکن یہ پروسیجر تھوڑا میں ایک دو باتیں کر رہا ہوں کہ یا تو اس طرح رکھیں کہ Full days` debate ہو کہ End of the day آپ جواب دے دیں، آپشن نمبر ایک، اور آپشن نمبر دو یہ ہے، عموماً اس طرح ہوتا ہے جو میرا Experience ہے کہ پوری اسمبلی سپیچز ختم کرلے، ڈیبیٹ وائنڈ اپ ہو تو پھر آپ تقریر کرلیں، تو آپ کے لئے بھی اسانی ہوگی کیونکہ بار بار آپ کچھ کہیں گے، اس طرف سے ہم کچھ کہیں گے، تو اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، آپ End of the day بلکہ ڈسکشن کے بعد (تالیاں) اگر آپ جواب دے دیں تفصیلاً۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ڈاکٹر صاحب، وائنڈ اپ سپیچ جو ہوتی ہے ناں وہ عموماً لیڈر آف دی ہاؤس کرتے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: یہ مائیک On کریں، یہ فنانس والا اس طرح ہوتا ہے کہ جب ڈیبیٹ ختم ہو اور آپ کا جب فنانس بل منظور ہو تو پھر لیڈر آف دی ہاؤس بھی کرتے ہیں، یہی پروسیجر ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی جلال خان۔

جناب جلال خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، Thank you so much موقع دینے کا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، یہ جو آپ نے ماشاءاللہ ایک بجٹ پیش کیا ہے، پہلے تو مجھے آپ سب سے Surety چاہیئے، ماشاءاللہ کہ کیا یہ بجٹ پاس ہو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اذان دے۔

(عصر کی اذان)

جناب جلال خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں تو صرف اور صرف اپنے معزز ممبرز صاحبان سے ایک Surety لینا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے، کیا یہ پاس ہو گا کہ نہیں ہو گا؟ تھوڑا کیمرہ گھمائیں، ان کی Surety مجھے چاہیئے، کیا یہ پاس ہو گا یا نہیں ہو گا؟ یہ ہو گا، نہیں ہو گا؟ Surety مجھے چاہیئے ہو گی، مطلب یہ ایڈوانس میں Surety دے رہے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ خان صاحب سے اس میں کوئی Consultancy نہیں کریں گے اور اس کو اس کے بغیر پاس کریں گے۔

جناب مسند نشین: جلال! بجٹ ته را شه، ایم پی اے صاحب، بجٹ ته را شه، ایم پی اے صاحب، په بجټ باندې را شه، پلیز۔

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، په بجټ لګیا یم جی۔

جناب مسند نشین: هاں، خبره په بجټ او کړه جی۔

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، ماشاءاللہ میں تو ایک یہ بات کہوں گا کہ ماشاءاللہ ہمارے Ninety two, ninety three Members ہیں ہمارے ٹریژری بینچز والے اور ان میں سے کوئی بھی ایک ایسا Competent بندہ نہیں ہے جس کو یہ فنانس کی Portfolio دے سکیں، (تالیاں) یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ تریانوے ممبرز میں کوئی Competent بندہ نہیں؟

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے، فنانس منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب جلال خان: نہیں ہے جو جس نے بجٹ بنایا ہے اور میں یہ۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فنانس منسٹر نے بنایا ہے۔

جناب جلال خان: آپ کو دعوے سے کہہ سکتا ہوں، On the Floor, on the record کہتا ہوں کہ یہ بجٹ ہم بھیجتے ہیں جناب سپیکر، "بگ فور" کو یا "فرگوسن" یا کسی اور کمپنی کو، کنسلٹنسی فیس میں ان کو دیتا ہوں، اگر انہوں نے یہ بجٹ کہا کہ ٹھیک ہے، میں ادھر پہ آپ سب کے سامنے کہتا ہوں کہ میں Resign دے دوں گا، (تالیاں) کنسلٹنسی فیس میں دوں گا۔ مزمل صاحب، میں On record کہتا ہوں کنسلٹنسی فیس میں دوں گا ان کو۔

Mr. Chairman: House in Order, please.

جناب جلال خان: جناب سپیکر صاحب، Ruling دیں، ایک کمیٹی بنائیں، "بگ فور" کو Hire کرتے ہیں اور ان کے سامنے یہ بجٹ پیش کرتے ہیں، ان کو دیتے ہیں کہ یار! یہ بجٹ آپ چیک کریں، آپ بتائیں۔

جناب مسند نشین: لیاقت، پلیز، بجټ باندې خبره کوه۔

جناب جلال خان: مزمل صاحب آئے ہیں؟

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، آپ بات کریں، پلیز بات کریں، بجٹ پہ کریں۔

جناب جلال خان: هلكه واؤرئ خير دے، تحمل سره ئې واؤرئ، زما خبرې ترېنې دی، تحمل سره او صبر سره ئې واؤرئ۔

جناب مسند نشین: ته په بجټ باندې خبره کوه، وایه۔

جناب جلال خان: خير دے لږ غيرت اوكړئ، واؤرئ۔

جناب جلال خان: مزمل صاحب، آپ مجھے جواب نہیں دے سکتے، میں جانوں اور میرے معزز ممبر صاحبان جانیں۔

جناب مسند نشین: ته وایه په بجټ باندې خبرې کوه۔

(شور)

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، آرہا ہوں، فگرز پہ آرہا ہوں، آپ مجھے چھوڑ تو لے ناں، میں تب فگرز پہ آؤں گا۔

جناب مسند نشین: بجٹ پہ آجائیں پلیز، بجٹ پہ آجائیں۔

جناب جلال خان: مجھے پتہ ہے سپیکر صاحب، ہماری اپوزیشن نے Protest کیا اور تالیاں ٹریژری بینچز والوں نے بجائیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فیمیل کو ٹائم نہیں ملا، فیمیل کو بھی ٹائم دینا ہے۔

جناب جلال خان: سب سے زیادہ خوشی ہمارے Protest کی وہ آپ کو ہوئی ہے یا نہیں؟ حلفاً میں آپ کو طلاق دیتا ہوں، (تالیاں) آپ کو ہوئی ہے یا نہیں؟ اندر کی کیا سٹوری ہے سپیکر صاحب؟ پردے میں رہنے دو پردہ نہ اٹھاؤ۔

جناب مسند نشین: شکریه، تهینک یو۔ څه کنه بيا فگرز ته راشه جی۔

جناب جلال خان: سپیکر صاحب، آپ نے دو اعشاریہ ایک (2.1) ٹریلین کا بجٹ پیش کیا ہے۔۔۔

جناب مسند نشین: جی جی، وایه وایه۔

جناب جلال خان: یہ کیا مطلب ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا سی ایم صاحب میڈیا میں بیٹھ کے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا پیسہ ہے کہ ہم لوگ وفاق کو دے سکتے ہیں، یہ Statement ہے یا نہیں ہے ان کی؟

جناب مسند نشین: ان کو چھوڑیں، ادھر Address کریں۔۔۔

جناب جلال خان: اور ابھی آپ کے بجٹ کی Base جو بنی ہے، وہ آپ کے فیڈرل کی Receiving کے اوپر بنی ہے، تو یہ غلط دعوے، آپ کب تک لوگوں کی، عوام کی آنکھوں میں دھول۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، اس کو چھوڑیں، بجټ باندې راشه۔

(شور)

جناب جلال خان: آپ کی وفاق سے ایک اعشاریہ پانچ(1.5) ٹریلین سے More than receiving ہیں، تو آپ کیسے خود مختار اور خود کفیل بن گئے؟ سپیکر صاحب، آپ نے پانچ سو سینتالیس (547) بلین اے ڈی پی کی Allocation کی ہے سپیکر صاحب، On record موجود ہے، Less than fifty percent (50%) utilization ہوئی ہے Last year کی، اسی طرح ہے یا نہیں؟۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ بات کریں، چھوڑیں ان کو۔

جناب جلال خان: وہی قصے، وہی کتاب ہے، عضب صوبے کی عجیب قسم کی داستانیں ہیں(تالیاں) بجٹ کی Repetition of the project یا Renaming of the project ہوئی ہے، صرف اور صرف، ادھر نام کے جھول جھال ہوئے ادھر کیا گیا ہے اور کچھ نہیں ہے۔ جناب سپیکر، یوتھ کو بالکل، یوتھ کے لئے نہ کوئی Job creation program بنایا گیا ہے، نہ کوئی Youth internship کا پروگرام بنایا گیا ہے، نہ کوئی Large scale پہ Skill building کا کوئی پروگرام بنایا گیا ہے، بالکل Neglect کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کے بجٹ میں انڈسٹری، پرائیویٹ سیکٹرز بالکل Neglect ہوئے ہیں، آپ کے بجٹ میں کوئی آپ نے سمال میڈیم انٹرپرائزز (ایس ایم ای) کے پراجیکٹ کے حوالے سے کوئی بھی لائحہ عمل پیش نہیں کیا، کوئی انڈسٹریل زون نہیں بنایا، آپ نے "ای گورننس" کو بالکل Neglect کیا ہے، آپ نے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کو بھی بالکل Neglect کیا ہے۔ سپیکر صاحب، آپ نے 276 بلین ہیلتھ کے لئے Allocate کئے، 276 بلین، ہے نا، اس میں آپ نے کوئی ڈیٹیل نہیں دی ہے کہ ہم لوگ یہ 276 بلین کو پورا انصاف کارڈ میں ڈالیں گے، کوئی ہاسپیٹل اپ گریڈ کریں گے، کوئی ایم ٹی ائیز بنائیں گے، کیا کریں گے؟ کوئی ڈیٹیل آپ لوگوں نے نہیں دی ہے۔ سپیکر صاحب، میں آگے صرف یہ بات کہوں گا کہ بھئی! ہماری KP کی حکومت میں صرف اور صرف کرپشن کا بازار گرم ہے،(تالیاں) کبھی چالیس ارب روپے کا کرپشن سکینڈل، کبھی گندم سکینڈل، کبھی کون سا سکینڈل اور کبھی کون سا سکینڈل، آپ کرپشن سے نکلیں گے تو ہی آپ صوبے کی بہتری کے لئے سوچیں گے اور کام کریں گے۔

جناب مسند نشین: چلیں شکریہ، ٹھیک شو۔ مسز ریحانہ اسماعیل۔

(شور)

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب، یہاں بجٹ پر کل سے بحث ہو رہی ہے لیکن 13 جون کو جو بجٹ پیش ہوا تو اس کے کوئی آئینی تقاضے بھی تھے کہ جو اس ایوان نے پورے نہیں کئے۔ میرے خیال میں، اس ایوان سے اس بجٹ نے پاس ہونا ہے لیکن یہاں پر ممبران کو نہ تو Annual budget statement ملی ہے، نہ وائٹ پیپر ملا، نہ فنانس بل ملا، میں Hard form کی بات کر رہی ہوں، آپ مجھے ضرور یہ جواب دیں گے کہ یہ Paperless Assembly ہے، اس کے لئے لیپ ٹاپ کی بھی ضرورت ہے، بجلی کی بھی ضرورت ہے اور نیٹ کی بھی ضرورت ہے، یہاں پہ ہمارے مرجڈ ایریاز سے ہمارے ممبر نے کل مجھے کہا کہ میں نے ہزاروں Pages اپنے لئے فوٹو کاپی کرائے ہیں۔ تو جناب، یہ ایک قانون ساز ادارہ ہے، یہاں سے ہم نے بجٹ پاس کرانا ہے تمام صوبے کے لئے، ایک سو پینتالیس (145) کی تعداد ہے ممبران کی جو آج

کل ایک سوپندرہ (115) ہے، پوری ہے بھی نہیں اسمبلی، توکیا یہ بجٹ ہم نے اپنے ممبران سے کرانی ہے کہ ہمیں جو مشکلات پیش آرہی ہیں، ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں اگر آپ تمام ڈاکیومنٹس ہمیں نہیں دیتے توAnnual budget statement، فنانس بل اور وائٹ پیپر توضرور ہمارے ٹیبل پہ ہونے چاہیئے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم، یہsoft form میں ہے آپ کے پاس۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب، مجھے پتہ تھا، آپ مجھے یہی جواب دیں گے، میں نے پہلے ہی وضاحت کردی کہ Soft میں ضرور ملا ہے لیکن اس کے لئے اور چیزوں کی بھی ضرورت ہے، پھر آپ وہ بھیProvide کریں۔ کل سے بجلی بجلی کی سب بات کررہے ہیں، اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے بجلی نہیں ہوتی، مرجڈ ایریاز میں نیٹ کا پرابلم ہے، توجناب، ہم نے اتنی ترقی نہیں کی کہ آپ ہمیںSoft میں دے کر گلو خلاصی کرلیں، کم از کم یہAnnual budget statement، فنانس بل اور وائٹ پیپر توکم از کم ہمارے ٹیبل پہ ہونا چاہیئے، تو یہ میں ڈیمانڈ کرتی ہوں، اگر ابھی نہیں تو اگلے بجٹ میں اس کو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم، بجلی کے لئے عباد صاحب سے کہیں گے کہ وہ بندوبست کردیں۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: اگلے بجٹ میں اس کو ضرور ملحوظ خاطر رکھیں کہ ہمیں یہHard formمیں ملنے چاہیئے، اس کے علاوہ بھی ملنے چاہیئے لیکن اگر آپ لوگ نہیں دے رہے ہیں توکم از کم یہ دو تین ڈاکیومنٹس توہمیں ضرور ملنی چاہئیں۔ جناب، پی ٹی آئی کا یہ بارہواں بجٹ ہے جو آپ نے پیش کیا، ہر بار آپ نے یہی کہا کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے، ٹیکس فری بجٹ ہے، یہ سرپلس بجٹ ہے لیکن حقیقت میں ہم نے ایسا کچھ نہیں دیکھا، نہ یہاں پر شہد کی ندیاں، نہ دودھ کی نہریں، ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا کیونکہ Ground reality ایسی نہیں ہے،۔بجٹ میں آپ اعداد وشمار اور الفاظ کے الٹ پھیر اور سیاسی نعرے بازیوں سے توکام چلا لیتے ہیں لیکن حقیقت میں جو پورا سال ہم دیکھتے ہیں، اس میں پھر ویسا نہیں ہوتا۔ آپ نے دو ہزار ایک سو انیس (2119) ارب کا بجٹ دیا ہے،۔بجٹ کیا ہے؟ بجٹ محصولات اور اخراجات کا تخمینہ، ہماری محصولات کتنی ہیں؟ ہماری اس صوبے کی صرف ایک سو انتیس (129) ارب محصولات ہیں، باقی ہم فیڈرل پہDepend کرتے ہیں جو(Ninety two percent (92%ہیں۔ ایک طرف توہم فیڈرل سے ڈیمانڈ کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم روزانہ فیڈرل کی طرف مارچ کرتے ہیں اور لڑائی کے موڈ میں ہوتے ہیں، توUltimate یہ نقصان صوبے کے عوام کو ملتا ہے۔ یہاں پہ مزمل صاحب نے کہا کہ یہاں کے جو ممبرز ہیں وہ صوبے کے حق کے لئے بات نہیں کرتے، جناب، آپ اسمبلی کی سپیچز دیکھیں، آپ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگز دیکھیں، کون سا ممبر ہے جس نے اسمبلی کے فلور پہ یہاں بات نہیں کی صوبے کے حق کے لئے یا فیڈرل سے اپنے حق کے لئے کسی نے بات نہیں کی، این ایف سی پہ ہو، نیٹ ہائیڈل پرافٹ پہ ہو یا اے جی این قاضی فارمولا پہ ہو، ہمیشہ ہر ممبر نے بات کی ہے اور سب سے زیادہ بات تو، ہمارے کنڈی صاحب اس پہ ہمیشہ ڈیبیٹ کرتے ہیں اور بات کرتے ہیں، تو یہ تاثر غلط ہے کہ اپوزیشن والے اس صوبے کے لئے حق مانگنے کے لئے راضی نہیں ہیں، ہم اس صوبے کے حق کے لئے ہمیشہ کھڑے ہوتے ہیں اور بات کرتے ہیں لیکن ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی محصولات بہت کم ہیں، آپ زیادہ تر

فیڈرل پہ کرتے ہیں، تو یہ آپ نے ایک فرضی بجٹ بنایا ہے جو آپ میرے خیال میں اس کو اس Depend طرف مکمل نہیں کر سکتے کیونکہ ابھی بھی ساری بجٹ سپیچز میں آپ دیکھ لیں، ہم نے مرجڈ ایریاز کو اس لئے کم دیا کہ ہمیں وہاں سے کچھ نہیں ملا، تو اگلے سال بھی پھر یہی ہوگا۔ آپ کہتے ہیں کہ اس دفعہ ہم نے ایک سو پرسنٹ سرپلس بجٹ دیا ہے، اس میں ٹھیک ہے ہم آپ کو مبارکباد دے دیتے ہیں لیکن دوسری طرف دیکھیں، ہمارا صوبہ سات سو نو(709) ارب کا مقروض ہے اور آپ کی اپنی ڈاکیومنٹس بتا رہی ہیں کہ ہم ڈیویلپمنٹل بجٹ کے لئے اس دفعہ ایک سو اکہتر(171) ارب مزید قرضہ لیں گے ورلڈ بینک سے، ایشیئن بینک سے، باقی اداروں سے، تو جناب، اگر آپ کے پاس سرپلس بجٹ ہے اور آپ فیڈرل کو قرض دینے کی آفر کر رہے ہیں تو میری آپ کو Suggestion ہے کہ کم از کم اس صوبے کا قرض ہمارے سروں سے تھوڑا اتار لیں، یہ تھوڑا کم کر لیں، یہ آپ کی مہربانی ہوگی۔ جناب، دوسرا، اس بجٹ میں خواتین کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، نہ ہی یہاں پہ سکولوں کی کوئی بات ہوئی ہے، نہ ہی کالجز پہ۔ یہاں پہ ہمارے ممبرز نے کہا کہ ہمارے جو Hard areas میں ایک کالج کے لئے ٹینڈرز تک ہوئے ہیں لیکن اس کو کینسل کر دیا گیا، تو یہ کہاں کا انصاف ہے، جس بجٹ میں خواتین کو Neglect کیا جاتا ہے تو وہ قوم کیا ترقی کرے گی؟ مجھے بتایا جائے کہ اس میں بیوہ کے لئے کیا ہے؟ بیوہ کے نام رجسٹر میں لکھے ہوتے ہیں، سارا سارا دن لائینوں میں کھڑی ہوتی ہیں، ان کو کہاں وظائف ملتے ہیں، یہ سب بیوروکریسی کی نذر ہو جاتے ہیں، کس کے اکاؤنٹوں سے نکلتے ہیں، روزانہ ہم کرپشن کے قصے سنتے ہیں اور آپ خود حق کہتے ہیں، یہاں پہ ہمارے جو سپیکر ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ کرپشن چار سو(400) ارب نہیں بلکہ پانچ سو چھ سو(600 / 500) ارب تک ہے۔ جناب، ہمارا ڈیویلپمنٹل فنڈ آپ نے پانچ سو سینتالیس(547) ارب رکھا ہے، تو میرے خیال میں یہ بہت کم ہے کیونکہ یہ تو آپ کی کرپشن کی نذر ہو جائے گا، اس صوبے میں ڈیویلپمنٹل کام کہاں پہ ہوگا؟ جناب، یہاں پر صوبے میں جو کرپشن ہے، پبلک ہیلتھ، سی اینڈ ڈبلیو، تعلیم اور صحت، یہاں پر جہاں دیکھو کرپشن ہی کرپشن ہے، یہاں پہ خوشی منائی جاتی ہے کہ ہم نے بائیس(22) ارب ریکوری کر لی ہے، جناب، کوئی کسی کو سزا بھی ملی ہے؟ وہ ہمیں بتایا جائے، صرف ریکوری پہ خوش ہونے والی بات نہیں ہے، یہاں پہ ان کو کہاں سزائیں ملی ہیں؟ مجھے یہ بتایا جائے۔ یہاں پر ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، سکولوں میں استاد نہیں ہیں اور تھانوں میں انصاف نہیں ہے، جناب، یہ صرف اعداد و شمار کا کھیل نہیں ہونا چاہیئے، اس بجٹ میں عوام اور خواتین کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ ہونا چاہیئے، اگر اس بجٹ میں عورت کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے تو یہ بجٹ نامکمل ہے، اس میں بیوہ کے لئے کچھ نہیں ہے، بیٹی کی تعلیم کے لئے کچھ نہیں ہے، ہم یہاں پر انصاف مانگتے ہیں اور خواتین کو ان کے حق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں کہ اس بجٹ میں نہیں، بلکہ ہر بجٹ میں Fifty percent سے زیادہ خواتین کا حصہ ہونا چاہیئے اور یہ آپ کی Requirement تھی کیونکہ آپ سب Signatory ہوتے ہیں، تو وہاں پر بھی آپ سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ خواتین کے لئے یہاں پر کیا کیا منصوبے لا رہے ہیں یا کیا کچھ کر رہے ہیں؟ تو اس بجٹ میں مجھے ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا کہ اس پہ ہم کہہ سکیں کہ کچھ ہے، تو جناب، اس بارے میں آپ ضرور سوچیں اور یہاں پر ہم جب آتے ہیں، بات

کرتے ہیں، تو یہاں پر جو ہمارے سامنے ممبران ہیں کیونکہ میں اسمبلی کی پہلے بھی ممبر رہ چکی ہوں، تو یہ طریقہ کار نہیں ہوتا تھا، سب اپنی باری پہ بات کرتے تھے اور Last میں وائنڈ اپ سپیچ منسٹر کرتے تھے لیکن یہاں پر جو ہمارے نئے نئے ممبرز ہیں، Hooting کرتے ہیں، اسی ٹائم جواب دیتے ہیں، تو یہ طریقہ کار نہیں ہونا چاہیئے، ان کو ذرا احتیاط کرنی چاہیئے کہ یہ بعد میں ان کو اپنے ٹائم پہ بات کرنی چاہیئے اور جناب، اگر آپ نے یہاں پر دیکھا تو First day پہ ہمارے چیف ایگزیکٹیو صاحب نے کہا کہ یہ بجٹ جو ہے اس پہ آپ تنقید بھی کریں اور تجاویز بھی لے کر آئیں، تو تنقید کا تو یہ حال ہے کہ وہ تو آپ برداشت نہیں کر سکتے اور تجاویز میں اس لئے نہیں دوں گی کہ آج تک جتنے بھی بجٹ پیش ہوئے ہیں، آپ نے من وعن ویسے ہی پاس کئے ہیں، آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ جو بجٹ آیا ہے، اس میں کوئی آپ نے چینج کیا ہو یا اس میں کوئی ہماری جو Suggestion لی ہو، اگر آپ لوگ اتنے ہی سیریس ہیں تو اس پہ Pre-budget session کراتے، تمام ممبران سے تجاویز لیتے اور وہ ان کو Include کرتے تو ہم بھی مانتے کہ آپ نے اس اسمبلی کے ممبران کو کوئی اہمیت دی ہے یا ان کی رائے کو ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ یہاں پر ہم فیڈرل بجٹ پہ تو تنقید کرتے ہیں کہ وہ آئی ایم ایف کا بجٹ ہے لیکن اس بجٹ میں کیا فرق ہے اور اس بجٹ میں کیا فرق ہے؟ یہاں پہ مزمل صاحب نے تنخواہ دار طبقوں کو کچھ ڈھارس بندھائی کہ جناب، آپ کی سیلری اس سے ہم اچھا دیں گے، ہمیں تو کوئی فرق نظر نہیں آیا، اس میں تو کوئی فرق نہیں ہے، نہ کوئی ایک حصے میں چینج ہے، تو ایسی امیدیں دینا کہ ہم ان سے کوئی اچھا کارنامہ کریں گے، کوئی ایسی اس میں کوئی نئی چیز ہم نے نہیں دیکھی کہ یہاں پر آپ نے اس کے لئے کچھ کیا ہو۔ جناب، بس یہی میری کچھ تجاویز تھیں، تجاویز تو خیر میں نے کہہ دیا تھا کہ میں نہیں دوں گی کیونکہ آپ لوگوں نے Include نہیں کرنی، تو اس لئے کچھ باتیں تھیں جو میں نے عرض کیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو میڈم۔ جناب انور زیب خان، سبا دے؟ جناب خالد خان، هغه هم نشته، ملک طارق اعوان صاحب، کل؟ جناب منسٹر سید قاسم علی شاہ صاحب، قاسم علی شاہ کا مائیک On کریں۔

<u>سید قاسم علی شاہ (وزیر بہبود آبادی)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ یہاں ہماری بہن نے کچھ Woman empowerment پہ بات کی تو میں چاہ رہا تھا کہ اس پہ کچھ روشنی ڈال دوں۔ ویسے بہت سی باتیں ادھر ہوئیں اور ہمارے جو اپوزیشن کے صاحبان ہیں، بدقسمتی سے شاید بجٹ اجلاس ہے اور بجٹ سے زیادہ سیاسی گفتگو میں ٹائم لگا رہے ہیں لیکن میں زیادہ سیاسی بات نہیں کرنا چاہوں گا، میں چاہوں گا کہ میں ڈائریکٹ ایجنڈے پہ بات کروں تاکہ اس اسمبلی کا جو ماحول ہے وہ صحیح سمت میں جا سکے۔ جناب والا! انہوں نے کہا کہ Woman empowerment پہ کچھ کام نہیں ہو رہا، تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ابھی ہم نے سہارا کارڈ لانچ کیا ہے جس میں وہ بیوہ خواتین جو مشکلات سے گزر رہی ہوتی ہیں، تکالیف سے گزر رہی ہوتی ہیں، ان کو سہارا دینے کے لئے، ان کی جو ضروریات ہیں وہ پوری کرنے کے لئے، ان کو ہر مہینے پانچ ہزار روپے دیئے جائیں گے، تو کیا فیڈرل گورنمنٹ یہ کارڈ دے رہی

ہے؟ کیا پنجاب کے کانوں میں یہ تکالیف پہنچ رہی ہیں؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جناب والا، اس کے علاوہ جو نابینا بچیاں، ہیں ان کے رہنے کے لئے ہم انتظامات کر رہے ہیں تاکہ وہ آرام سے سکول جا سکیں اور انہی انسٹی ٹیوشنز کے قریب رہ کر اچھی تعلیم حاصل کر سکیں۔ جناب والا! "بولو ہیلپ لائن" جس کو ہم اپ گریڈ کر کے لانا چاہ رہے ہیں جو Gender based violence کے ایشوز ہوتے ہیں، ان کو Cater کرنے کے لئے "بولو ہیلپ لائن" کو بھی Strengthen کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ Gender facilitation disks بھی بڑھائے جا رہے ہیں، دارالامان بھی بنائے جا رہے ہیں، اللہ نہ کرے کہ ہماری بہنوں کو، بچیوں کو دارالامان جانے کی ضرورت ہو اور ان کو تکالیف سے گزرنا پڑے لیکن پھر بھی یہ معاشرے کا حصہ ہیں، ان کو مسائل ہیں، ان کو حل کرنے کے لئے، ان کو Facilitate کرنے کے لئے سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! میں یہ بات کرتا چلوں کہ یہاں پر کافی سیاسی باتیں کی جاتی ہیں، میری ان سب اپوزیشن کے جو میرے بھائی بیٹھے ہیں، ان سے درخواست ہے کہ اس وقت کا فائدہ اٹھائیں اور جو بات کرتے ہیں، بجٹ پہ کریں۔ کہا جاتا ہے کہ پچاس فیصد سے زیادہ بجٹ Lapse ہو گیا، میں اگر کہوں کہ باہر برف باری ہو رہی ہے تو کیا آپ مان جائیں گے، کیا ہم بچے ہیں یا کیا ہم ان باتوں کو سمجھتے نہیں ہیں؟ تنقید برائے اصلاح ہونی چاہیئے لیکن معذرت کے ساتھ اس اسمبلی میں صرف تنقید برائے تنقید کی جا رہی ہے، ان کے پاس بولنے کے لئے، ان کے پاس Prove کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے، کسی کو بھی لے آئیں، کسی کو بھی بٹھا دیں، ہر کوئی یہی کہے گا کہ خیبر پختونخوا حکومت نے ایک اعلیٰ بجٹ پیش کیا ہے لیکن کہتے ہیں ناں کہ سمجھنے کے لئے اور چیزوں کو صحیح پڑھنے کے لئے بھی شعور کی ضرورت ہوتی ہے، یہاں پر تو تنقید برائے تنقید چل رہی ہے، میں یہ چاہوں گا کہ اللہ ہم سب کے حال پہ رحم کرے اور مجھے امید ہے جناب والا! جیسے ایجوکیشن کی میں بات کروں گا، تو تیس فیصد چار اعشاریہ نو (4.9) ملین بچے ابھی باہر ہیں، تو ان میں بچیاں بھی موجود ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ، پنجاب یا اور صوبے ہیں، ان کا کیا کردار رہا ہے، پنجاب بات کرتا ہے "پڑھا لکھا پنجاب"، ہم تو بڑے دعوے نہیں کرتے، ہم گراؤنڈ میں بتاتے ہیں کہ ہمارا صوبہ اس وقت بہترین صوبہ ہے، ہماری Percentage سب سے کم ہے، اگر میں کہوں کہ باہر آتش بازی ہو رہی ہے تو آپ مان جائیں گے؟ نہیں مانیں گے لیکن جب یہ چیز میں آپ کو ویڈیو میں یا باہر جا کر دکھاؤں تو آپ لوگ مانیں گے، (تالیاں) حقیقت کو سمجھنے کے لئے، حقیقت کو جاننے کے لئے شعور عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے بھائیو! اگر میڈم نے کہا کہ ڈیٹا نہیں ہے، کاغذ نہیں ہے تو وہ آپ کو USB دی ہے، پڑھیں، بیٹھیں، ڈسکس کریں، یہ اسمبلی ہم سب کی اسمبلی ہے، ہم اس صوبے کی بہتری کے لئے اس صوبے کو آگے لے جانے کے لئے جو ڈیبیٹس بھی ہوں گی، جو ڈسکشنز بھی ہوں گی، ہم Open بیٹھے ہیں، اچھی اصلاح لائیں، یہ تو ایک ڈرافٹ ہے، اس میں بہتری کی جا سکتی ہے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ آنے والے جو دن ہوں گے، ان میں ہم بجٹ پہ رہ کر بجٹ کے امور پہ، بجٹ کی جو ڈیبیٹس ہیں، ہم اس پہ بات کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جو بجٹ ہے، یہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا، بہتر طریقے سے In filed ہو گا اور اس کے ثمرات میرے صوبے کو ضرور ملیں گے، شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ۔ جی، اورنگزیب صاحب۔

<u>جناب اورنگزیب خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، سحر نه ډیرې خبرې اوشوې او نن پکار هم ده، د بجټ سیشن دے او پکار ده چې خبرې هم په بجټ باندې اوشي۔ زمونږ اپوزیشن ملګرو ډیرې خبرې اوکړې خو زه به Short cut جواب کښې دا یو کوئسچنRaiseکوم ورنه چې کله نګران حکومت یو کال نګرانی اوکړه په دې صوبه KP کښې، نو تاسو ته پته شته، بار بار دا ذکر اوشو په دې هاؤس کښې چې مونږ سره په خزانه کښې صرف د پنځلسورځو تنخواه موجود وه، نو زه دې بدقسمته فارم سینتالیس ممبرز نه دا تپوس کوم چې کم سے کم یو ځل تاسو دا پوائنټ اوچت کړو په دې صوبائی اسمبلئ کښې؟ نه، ولې چې دا صلاحیت خدائے دوئ ته نه دے ورکړے، خو بیا سپیکر صاحب، که صحیح معنو کښې اوګورې نو نن دې کامیاب بجټ اپوزیشن ته دومره تکلیف ورکړو او دا د دې خبرې عکاسی کوی چې دا د دې بجټ برداشت کولو قابل نه دی، دا خلق، پکار خو دا وه سپیکر صاحب، چې نن سیاسی اختلافات په خپل ځائې خو نن چې په دې کم معیشت په دې صوبه کښې چې جنګ ځپلې صوبه ده، دومره کامیاب بجټ باندې زه سی ایم صاحب ته مبارک باد ورکوم او د هغه کیبنټ ته زه مبارک باد ورکومچې ماشاءالله دا د نن د عمران خان د نیک نیت د وجې دغه الله پاک غائبانه رحم اوکړو(تالیاں)چې نن دا کامیاب بجټ پیش شو۔ د دغې نه علاوه سپیکر صاحب، نن الحمد لله مونږ فخر سره دا خبره کولے شو چې نن زمونږ صوبه ترقئی طرف ته روانه ده، اپوزیشن که هر څومره تنقید اوکړی خو زمونږ حوصله ډیره بلنده ده او دا به ورته ښایو د الله په فضل و کرم سره چې حکومت داسې کیږی، وفاق زمونږ خلاف دے، پنجاب زمونږ خلاف دے، ټوله دنیا زمونږ خلاف ده خو د الله په فضل و کرم سره ان شاءالله د دې اختلاف د وجې چې تاسو ته پته شته لکه څنګه زمونږ طورو صاحب خبرې اوکړې چې اوس هم زمونږ په وفاق باندې دومره پیسې دی که چرې هغه پیسې مونږ ته په ټائم باندې ملاؤ وې نو نن به زمونږ صوبې آسمان سره خبرې کولې خو ان شاءالله و تعالیٰ خپل حق به د وفاق نه راخلو د الله په فضل و کرم سره۔ نن دوئ بل تنقید دا اوکړو چې که سبا عمران خان دا شے Rejectکړو نو بیا به څه کیږی؟ نو سپیکر صاحب، مونږ ورته کهلاؤ الفاظو سره دا خبره اوکړه چې بیا به دا صوبه مونږ خپله مرضئ سره چلوؤ خو ذمه وار به ئے وفاق وی۔ دا خبره هغه ورځې سی ایم هم اوکړه، نو ان شاءالله و تعالیٰ مونږ د خپل صوبې اختیارات چا ته هم نه ورکوؤ، دا صلاحیت، دا دلیری مونږ لرو چې په صوبه کښې څنګه زمونږ حکومت دے، ان شاءالله دا عوام چې څنګه خوشحال وی، څه رنګې د عوامو مفادات وی نو د هغې مطابق مونږ دا صوبه چلوؤ د الله په فضل و کرم سره۔

سپیکر صاحب، اوس به مونږ د کار خبرو ته راشو۔ تاسو ته پته شته چې زما تعلق ایکس فاټا سره دے ، او الحمدللّٰہ مونږ بالکل بجټ باندې مطمئن یو او څنګه چې تاسو ته پته شته چې په ټول KP کښې امن نشته او بالخصوص دا خبره بار بار مونږ کوؤ په دې فلور، هاؤس کښې چې په ایکس فاټا کښې بالکل نشته، نو زمونږ دا ریکویسټ دے او دا Recommendation د رکوؤ چې کله فاټا په دې صوبه کښې ضم نه وه نو تاسو ته پته شته د پولیس نظام هلته لیویز او خاصه دار وو، اوس سپیکر صاحب، دا نن چې کوم حالات دی هلته، مطلب د هشتګردئ بیا سر اوچت کړے دے ، هغه پولیس والا چې کوم اهلکار دی، هغه د هغو خلقو مقابله نه شی کولے ، نو هغوی د پاره په دې بجټ کښې مونږ داسې حصه کیږدو چې فاټا کښې نن کوم حالات خراب دی، هغه د پاره دې ته Specialty ورکول پکار دی، ایمرجنسی هنګامی حالاتو کښې چې هغه د دې دهشګردو مقابله اوکړی او د دې د پاره مینا خان صاحب، عدنا ن صاحب د فاټا حوالې سره خبرې ته دې لږ ماته توجه راکړی، پلیز۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u>منسٹر صاحب، هلته توجه ورکړئ، هلته توجه ورکړئ، هغه ته جی۔

<u>جناب اورنگزیب خان:</u>نو فاټا د پاره د پولیس نظام چې کوم دے دا کوم موجوده حالات دی، دې د پاره یو نوے طریقه کار په ایمرجنسی حالات کښې پکار دی چې دا د هغه خلقو مقابله اوکړی۔ زما اورکزئی کښې بیګاه هم یو کس شهید شوے دے پولیس والا ، شپه کښې ورباندې حمله کړې ده، هغه عاجزان ورپسې راوتلې دی، د حالاتو ئے ډیره مقابله کړې ده خو اخر پکښې یو اے ایس آئی والا شهید شو، او دې سره سره سپیکر صاحب، لکه څنګه په دې بجټ کښې مونږ اپوزیشن ته شکست ورکړو او ټولې دنیا اوکتل او الحمد للّٰہ صوبه چې کومه ده دا په ترقئی روانه ده خو دې سره سره مونږ ته ضروری خبرې دا دی چې په ټول KP کښې بالخصوص په ایکس فاټا کښې چې څومره Ongoingسکیمونه هغه وختنی پاتې دی، زر تر زره مونږ ته سی ایم صاحب دا غم کړے دے چې ان شاءاللّٰہ د هغې دپاره فنډ شته، هغه مکمل کیډل پکار دی، دې ته وئیلے شی Changing، او په الیکشن دور کښې دا مونږ عوامو سره وعدې کړې وے او ان شاءاللّٰہ و تعالیٰ زمونږ د خپل حکومت نه دا مطالبه ده چې څنګه مونږ وعدې کړې دی، هغه به ورسره د اللّٰہ په فضل و کرم سره پورا کوؤ۔ اوس سپیکر صاحب، دې سره ضروری ضروری خبرې دا دی چې په علاقه کښې چې کله آپریشن اوشو، زه د سی ایم صاحب بیا هم شکریه ادا کوم چې دلته آرمی چیف راغلے وو، فیلډ مارشل او پرائم منسٹر، هغوی دا دوه خبرې ئے اوکړې د ایکس فاټا په باره کښې چې نه ټیکس منم، خو که تیر دور کښې هم دلته، زه بالکل په دوئ باندې حرکت نه کوم، دې خلقو سره ظلم نه شم کولے او بله دویمه ضروری خبره دا ده سپیکر صاحب، چې د خلقو د سروے پیسې پاتې دی، د خلقو کورونه

وران دی، زه دا منم چې دا پیسې وفاق سره دی خو سی ایم صاحب هغه ورځ هم دا وعده اوکړه، زمونږ دا ګزارش دے چې د هغې خلقو کورونه نشته دے نو په دې بجټ کښې هغوی ته حصې ورکول پکار دی۔ زه به د خپل اورکزئی خبره اوکړم، چار ارب روپو نه زیاتې پیسې چې کومې دی، دا د خلقو د سروے پاتې دی او علاقې هم دغه شان پرتې دی، تر اوسه پورې هغه پیسې نه دی ملاؤ، نو زه دا تجاویز ورکوم په بجټ کښې لکه څنګه چې سی ایم صاحب زبان کړے وو چې هغه خلقو ته دې دا پیسې ملاؤ شی او ورسره ورسره سپیکر صاحب، په علاقه کښې تا ته پته شته، زمونږه غریزې علاقې دی، په خرونو باندې خلق اوبه اوړی، ښځې په سرونو اوبه اوړی په دې جدید دور کښې، نو ان شاءالله مونږه خپلې علاقې ته دا باور ورکوؤ چې مونږه به په دې خپل چې څومره ټائم پاتې دے په دیکښې چې څومره د زندګئی ضروریات خبرې دی، هغه به د الله په فضل و کرم سره صوبائی حکومت پورا کوی، خو عملی کار پکار دے۔ سپیکر صاحب، د خلقو ډیره توقع ده، که هغه خلقو ته مونږه دا Facility ور نه کړو، زما څومره خیال دے لکه څه رنګې اپوزیشن نن تنقیدونه کوی، سبا بیا ټائم راروان دے، دوئ به بیا تنقیدونه کوی خو زمونږه د خپل حکومت کوشش دا دے چې ان شاءالله مونږ د تنقیدونو چانس چا ته ورنه کړو، مونږ دا خپل کارونه پکښې اوکړو او سپیکر صاحب، ان شاءالله تعالیٰ تاسو ته پته شته چې ایکس فاټا په هره مقابله کښې په فرنټ لائن باندې دی، هغوی دومره قربانیانې ورکوی نو مونږ له دا پکار دی چې ان شاءالله دوئ څومره قربانیانې ورکړې دی، نو د هغې صله ورکول هم دې خلقو ته پکار دی۔ او زه به اخری کښې دا خبره اوکړم، خبرې To the point پکار دی سپیکر صاحب، د اپوزیشن طرف نه د مائننګ خبره اوشوله چې یار تاسو په دې مائننګ باندې ځانونه ولې کمزورے کوئ، دا د صوبې کار دے او پکار ده چې صوبه خپل دغه اوکړی، زه دا وایم چې بالکل، ځکه مو Reject کړلو چې دا د وفاق کار نه دے خو ان شاءالله تعالیٰ معدنیات هم ټول زیاده تر، ما مخکښې خپل سپیچ کښې وئیلی وو چې دا په ایکس فاټا کښې دی او ایکس فاټا خلق ماشاءالله هغه نډر خلق دی، چې مونږه به داسې فیصلې کوؤ چې په هغې کښې زمونږه خپله فاټا هم ښه شی او صوبه هم په خپلو پښو اودریږی، د هغې دپاره ! ان شاءالله که خیر وی نو مونږ ټول مکتبه فکر خلق او څومره د فاټا مشران دی، هغه به کښینو او د صوبې د پاره به ان شاءالله داسې فیصله کوؤ چې دا صوبه په خپلو پښو اودریږی۔ سپیکر صاحب، اوس د وخت تقاضه ده او ان شاءالله مونږه به د خپلې علاقې او د صوبې دا مونږ باندې فرض دی، مونږه به دغسېPositive به سوچ کوؤ چې دا صوبه په خپلو پښو اودریږی او ان شاءالله د فاټا عوام نن لکه څنګه خپل کورونه برباد کړل، نن هم مطلب دا دے چې په تمبوانو کښې ناست دی، آئنده کښې به ان شاءالله تعالیٰ

مونږه خپله علاقه هم آبادوؤ، دا صوبه به هم آبادوؤ خو زمونږ نن دا اپیل دے، مشیر صاحب هم دلته ناست دے، فنانس مشیر، او سی ایم صاحب ته دا ریکویسټ کوؤ چې فاټا ته توجه ورکړی، د فاټا خلقو د دې بجټ نه ډیر زیاتې ارادې دی د حکومت نه چې ښه فیصلې زمونږ د پاره اوکړی۔ نو ان شاءاللّٰه زه دا خپل سپیچ ختمول غواړم خو کوشش کوم چې د ایکس فاټا ځومره محرومیانې دی، دا ختم شی چې بل بجټ راځی چې کم از کم پچاس فیصد کار فاټا کښې شوے وی۔ .Thank you so much-

(تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u>تهینک یو۔جناب عبدالهادی صاحب، د عبدالهادی صاحب مائیک On کړئ، پلیز۔

<u>جناب علی ہادی:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔اَلۡحَمۡدُ لاهلہ وَ الصّلوۃ وَالسّلَامُ الا اهلها، اَمَّا بَعۡدُ۔ شکریہ چیئرمین صاحب، یقیناً بجٹ کے حوالے سے یہاں پر گفتگو جاری وساری ہے لیکن میں بجٹ کے حوالے سے جو اپنی بات کروں گا تو اس سے پہلے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کے، جو ڈسٹرکٹ کرم ہے، پچھلے نو مہینوں سے اس کے راستے بند ہیں اور بدقسمتی ہماری یہ ہے کہ میں بذات خود As an MPA نوبار میں سی ایم صاحب کے آفس کے باہر کھڑا ہوا ہوں، صرف اس لئے کہ میں انہیں اس بات کا بتا سکوں کہ وہاں کے عوام کس مشکلات کے ساتھ رو برو ہیں؟ لیکن بدقسمتی سے ہمیں نہ موقع دیا گیا ہے اور نہ ہمارے علاقے کو پچھلے بجٹ اور اس بجٹ میں کوئی ریلیف دیا گیا ہے، چاہے وہ ہیلتھ ہو، پچھلے Tenure میں اور اس Tenure میں اگر ہیلتھ کی بات کروں تو ایک ڈی ایچ کیو ہے پورے کرم میں، اس ڈی ایچ کیو کی جب اپ گریڈیشن کی بات آتی ہے، پہلے تو بولتے ہیں کہ اپ گریڈیشن ہو جائے گی، جب بجٹ کی بات آتی ہے تو اسے دوبارہ سے نکال دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایجوکیشن کی بات کی جائے، وجوہات وہ یہی دیتے ہیں کہ حالات ایسے ہیں کہ وہاں پر سٹوڈنٹس کے ٹیسٹ نہیں ہو سکتے، ہمارے جتنے بھی سٹوڈنٹس ہیں ان کا سال ضائع ہو گیا ہے، جن لوگوں کی ریکروٹمنٹ ہونی تھی وہ نہیں ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، مرجڈ ڈسٹرکٹس کی بات ہو رہی ہے لیکن مرجڈ ڈسٹرکٹس میں جو خستہ حالی ڈسٹرکٹ کرم کی ہے اس قسم کی اور اس قدر خستہ حالی کسی اور ڈسٹرکٹس کی نہیں، ابھی بھی میرے ڈسٹرکٹ کرم کے راستے بند ہیں۔ سی اینڈ ڈبلیو کی اگر ہم بات کریں تو سی اینڈ ڈبلیو میں ابھی بھی زیرو فنڈ پڑا ہے، میں دعوت دینا چاہوں گا منسٹر صاحبان کو، میرے سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، میرے کولیگز بیٹھے ہوئے ہیں پی ٹی آئی کے، ان کے ساتھ میرے بڑے اچھے Terms ہیں، میں انہیں دعوت دینا چاہتا ہوں کہ ہیلی کے ذریعے نہیں لیکن 'بائی روڈ' یہ پاڑاچنار جائیں، 'بائی روڈ' یہ ڈسٹرکٹ کرم جائیں، وہاں کے روڈوں کی خستہ حالی یہ دیکھیں، وہاں کے ڈی ایچ کیو کی خستہ حالی وہ دیکھیں، وہاں کے عوام کو دیکھیں کہ وہ دربدر پھر رہے ہیں امن کے لئے لیکن اس بجٹ میں بھی ان کے لئے کوئی ریلیف نہیں دیا گیا ہے۔ چلیں ہم پھر بھی چھوڑ دیتے ہیں، ظاہر سی بات ہے کہ راستے بند ہیں، ڈیولپمنٹ نہیں ہو سکتی ہے، چلو آپ لوگوں کے

ساتھ ہم اتفاق کرلیں گے لیکن وہ لوگ جو شہید ہوئے ہیں، ان کے لئے کوئی پیکج مجھے بتائیں اگر انہوں نے دیا ہو، وہ لوگ جن کا نقصان ہوا ہے، ان کے لئے اگر انہوں نے کوئی پیکج دیا ہے تو ہمیں بتائیں۔ آپ یقین مانیں میں پندرہ مہینے میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا ہوں، صرف اس وجہ سے کہ میں اپنے علاقے میں امن چاہتا تھا، ترقی چاہتا تھا، خوشحالی چاہتا تھا لیکن نہ مجھے امن ملا، نہ ترقی ملی، نہ خوشحالی ملی ہے۔ آج میں اپوزیشن میں بیٹھا ہوا ہوں لیکن پھر بھی جو وقت میں نے ان کے ساتھ گزارا ہے، میں ان کی قدر بھی کرتا ہوں، میں ان کی عزت بھی کرتا ہوں اور میری نظر میں ان کی قدر اور ان کی عزت وہی رہے گی جو پہلے تھی لیکن چیئرمین صاحب، ہمارے علاقے میں، ہمارے ڈسٹرکٹ کرم میں جو ظلم اور بربریت ہو رہی ہے، اس کے حوالے سے میں کہتا ہوں اس ایوان کو کہ ایک Positive step لینا چاہیئے۔ یقیناً میں مسلم لیگ نون سے تعلق رکھتا ہوں لیکن اس ایوان میں اللہ کو حاضر و ناظر مان کر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اگر مسلم لیگ نون Ignore کرے مجھے جیسے اس سائڈ نے مجھے Ignore کیا جس قدر، جس انداز میں میں نے Join کیا تو ایسے انداز میں میں Resign دینے کے لئے تیار ہوں، کیونکہ میرے لئے Priority میرے عوام ہے، میرے لئے Priority میری وہ مظلوم قوم ہے جنہوں نے نو مہینوں سے ظلم و ستم اور بربریت برداشت کی ہے۔ جناب سپیکر، میں گزارش کرتا ہوں کہ جب میں یہاں پہ تھا، تب بھی میں نے صرف دو چیزیں مانگی ہیں، ایک عزت مانگی ہے اور دوسری ڈیویلپمنٹ، میری گزارش ہے جناب سپیکر، کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کرم کو بجٹ سے نہ نکالا جائے، میری دست بستہ عرض ہے، ہمیں نہ دیں، وہاں کے ڈپٹی کمشنر کو دیں، کسی اور کو دیں لیکن وہاں پہ ترقی ہو، وہاں پہ کنسٹرکشن ہو، ڈیویلپمنٹ ہو، ہم خوش ہوں گے جب میرے علاقے میں کام اگر کوئی اور کر رہا ہے تو بھی میرے علاقے میں ہو رہا ہے، میں کر رہا ہوں تو بھی میرے علاقے میں ہو رہا ہے۔ Kindly میری گزارش ہے، میں چار مہینے بعد چیئرمین صاحب، میں یہاں پہ سپیچ دے رہا ہوں کیونکہ مجھے اس بات کا پتہ ہے کہ میں نے جتنی بھی سپیچز دی ہوئی ہیں، جتنی میں نے آواز بلند کی ہے، اس کا Return مجھے کچھ نہیں ملا، تو At the end ہم نے پھر اسی حلقے میں جانا ہے، اپنے لوگوں کو Face کرنا ہے، ان پندرہ مہینوں میں حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، حالات کو دیکھتے ہوئے میں نے ڈسٹرکٹ کرم میں ایک اینٹ بھی نہیں لگائی، نہ مجھے ملی ہے، نہ میں نے لگائی، ابھی محرم الحرام کا مہینہ آرہا ہے، پچھلے محرم الحرام کے مہینے میں جو روڈوں کی خستہ حالی تھی، اس کے لئے فنڈ ملا تھا، وہ Properly allocate نہیں ہوا۔ میری گزارش ہو گی کہ جہاں سے جلوس گزرتا ہے اور اس روڈ کی خستہ حالی کو ٹھیک کرنے کے لئے فنڈ ملتا ہے تو Kindly اس کی Allocation کے لئے مناسب طریقہ کار بنایا جائے۔ جناب سپیکر، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے لیکن میری گزارش ہو گی کہ ہمارے ڈسٹرکٹ کرم کو اس بجٹ کے نظام سے نہ نکالا جائے، جس کو بھی آپ نے دینا ہے آپ دیں، ہم خوش ہوں گے، ہمارے علاقے میں اور ہمارے حلقے میں کام ہو گا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ جناب سلطان روم صاحب، (تالیاں) مائیک On کریں سلطان روم صاحب کا۔

جناب سلطان روم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب، موقع دینے کا۔ سب سے پہلے تو میں دہشت گرد ملک اسرائیل کا ایران پر حملے کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور اپنے مسلمان ممالک سے التجاء کرتا ہوں کہ تماشہ دیکھنے کی بجائے اور یہ سوچنے کی بجائے کہ اب کس ملک کی باری ہوگی، تھوڑا سا اتحاد کا مظاہرہ کر کے اسرائیل کو جواب دیا جائے تاکہ وہ ایک ایک کر کے جو عراق سے شروع ہو کر اب ایران پر آئے ہوئے ہیں، یہ سلسلہ ختم ہو جائے۔ چونکہ بجٹ اجلاس ہے اس لئے میں بجٹ پر آ جاتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان حالات میں اپنے سی ایم صاحب اور اپنے منسٹر لاء اور وزیر خزانہ کو اس خوبصورت اور بہترین بجٹ پیش کرنے پر دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں)ما خو واؤ نه ریدل، تا سو څه او وئیل ؟

ایک رکن: کورم کی نشاندہی کی۔

جناب مسند نشین: د کورم نشاندهی اوشوه، دا کورم اوشمیره لږ۔

جناب سلطان روم: انہوں نے ہر ادارے کو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کبنینه جی، د کورم نشاندهی اوکړے شوه۔ دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب مسند نشین: جی گنتی کرلیں۔ جی، اړتیس (38) ممبران دی، کورم پورا دے۔ جی سلطان روم صاحب۔

جناب سلطان روم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زه ډیره ښه اوشو چی ما ته یو ځل بیا موقع ملاؤ شوه۔ تو بجٹ پر آ جاتا ہوں کہ ان حالات میں ہمارے بہت ہی محترم سی ایم صاحب، منسٹر لاء اور وزیر خزانہ نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا ہے جس پر میں دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں (تالیاں) انہوں نے کوئی نیا ٹیکس لگائے بغیر صحت، تعلیم اور ہر ادارے کو بھرپور توجہ دے کر نمایاں بجٹ پیش کیا ہوا ہے۔ صحت کارڈ کو بھی اربوں روپے زیادہ دیئے ہوئے ہیں اور ہسپتالوں میں بھی ہر قسم کی مشینری لگائی ہوئی ہے اور ان کے لئے کافی رقم مختص کی ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سر، مجھے ایک گلہ ہے کہ نہ جانے میرا حلقہ PK-09 جو ضلع سوات کا سب سے پسماندہ علاقہ ہے، اس کو کافی حد تک نظر انداز کیا ہوا ہے۔ سر، یہ PK-09 جو حلقہ ہے، یہ اس کی اسی (80) فیصد آبادی دشوار گزار پہاڑوں پر مشتمل ہے، اس میں جتنے ترقیاتی کام ہوئے تھے پچھلے دس سالوں میں، تو وہ 2022 کے سیلاب کی وجہ سے زیادہ تر بہہ گئے تھے اور سڑکیں توڑ پھوڑ کا شکار ہوئی ہیں جن کی مرمت بہت ہی زیادہ ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ لنک روڈز بنانا بھی بہت ضروری ہیں کیونکہ یہ بہت دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ٹورازم علاقہ بھی ہے، تو اگر اس پر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو جتنی بھی رقم خرچ ہو جائے تو مجھے پکی امید ہے کہ دو تین سال میں وہی رقم واپس خزانے میں جمع ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آبادی پھیلنے کی وجہ سے علاقے کو سکولوں کی اپگریڈیشن اور نئے سکول بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ شدید موسم میں اور

دشوار گزار علاقوں کی وجہ سے زیادہ دور جانا بہت مشکل پڑتا ہے، تو اسی وجہ سے لوگ تعلیم سے محروم ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پانی کی بہت قلت ہے، علاقے کے لوگ پورا دن کام کاج کر کے اس کے بعد گدھوں پر یا سروں پر پانی لانے پر مجبور ہیں، میں جب بھی اپنے علاقے کا چکر لگاتا ہوں یا کسی غم خوشی میں جاتا ہوں تو جب لوگ جمع ہو جاتے ہیں تو ان کو مطمئن کرنا میرے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے، تو میری بار بار التجاء کے بعد مجھے امید ہے کہ اس کے اوپر بھرپور توجہ دی جائے گی۔ چونکہ علاقہ بہت بڑا وسیع ہے اور اس میں کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔اس کے علاوہ چار سال پہلے جب مرکز میں ہماری حکومت تھی تو میدانی علاقوں میں کانجو سے لیکر مٹہ تک تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصلے پر گیس کی پائپ لائن بچھائی ہوئی تھی جو ابھی ایسی ہی پڑی ہوئی ہے اور کسی بھی رہائشی علاقے کو ایک بھی کنکشن نہیں دی ہوئی ہے، تو میری صوبائی حکومت کے ساتھ ساتھ وفاقی حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ پائپ لائن موجود ہے، گیس موجو ہے تو لوگوں کو یہ سہولت کیوں نہیں دی جاتی ہے؟ یہ ان کا حق بھی ہے اور ان کی زبردست ڈیمانڈ بھی ہے، تو میں اپنی تقریر مختصر کر کے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ عمران خان کو جلد از جلد اس ناجائز اور اس ناحق جیل سے رہائی فرمائے اور پاکستان کو قیامت تک ترقی دے کر ہمیشہ شاد و آباد رکھے۔ پاکستان زندہ باد، آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو۔ مسز شہلا بانو، مسز عاصمہ عالم، مسز نیلوفر بابر، جناب محمد اقبال، جناب ساجد اللہ صاحب۔ جناب کرامت اللہ صاحب هم نشته، اکرام خان هم نشته، ارباب زرک خان هم نشته۔احسان اللہ خان! آج کے لئے؟ یہاں پہ تو آج کے لئے ہے، چلو کل کے لئے کریں گے، جناب عبدالمنعم صاحب، عبدالمنعم کا مائیک On کریں۔

<u>جناب عبدالمنعم</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکر صاحب، د ټائم راکولو شکریه۔ زه به دا اووایم چې یره ټولو معزز ممبرانو په بجټ بحث اوکړو او د پارټۍ د پالیسئ مطابق حزب اختلاف غیبت اوکړو او زمونږه خلقو صفت اوکړو خو بهرحال زه به کوشش کوم چې د پارټۍ د هر څه نه مخکښې مسلمانی ده، رښتیا به وایو، حق به وایو او کوشش کوم چې مونږه هغه خبره اوکړو چې هغه په حقیقت باندې مبنی وی۔ زه د خپل ورونړو نه کوم چې دا بجټ پیش کړے دے مشرانو، نو واقعی چې دا یو غریب دوست بجټ دے ځکه چې دیکښې غریبانانو ته ډیر ریلیف، مثال صحت کښې ډیر لوئے فنډ ورکړے شوے دے، صحت کارډ دے، نور ډیر زیات هسپتالونو ته دوایانې دی، اپ گریشن دے۔ بیا که ایجوکیشن ته لاړ شو نو په ایجوکیشن کښې هم د ټولونه غټ بجټ زما خیال دے دومره زیات بجټ په تاریخ کښې نه دے ورکړے شوے لکه کوم چې سږکال په دې بجټ کښې ایجوکیشن کښې ورکړے شوے دے۔ که داسې مونږه جهیز کوم چې ډیرې خوئیندې، بچئی زمونږه د جهیز د وجې کور ناستې وې، هغه په سوئنو خلقو ته، د سوئنو جینکو ودونه اوشول، او دغه غریبانانو ته حکومت دوه دوه لاکهه روپئی ورکړې او هغوی په حیاء او پرده باندې واده

شوي، دا ډیر غټ Achievement دے۔ داسې بی آر ټی ته سبسډی ورکړه چې غریب عوام کوم چې په ټیکسئ کښې نه شی تللے، خپل ګاډے ورسره نه وی، هغوی ته ډیر لویه سبسډی ورکړه، خلقو ته به پرې آرام راشی خو د دې سره سره مونږ له ګله هم راځی، زه د منسټرانو لږه توجه غواړم، وزیرانو صاحبانو! لږه توجه غواړم روره، نو زمونږه لږه ګله هم راځی ځکه چې په دې وجود کښې مونږ ورسره هم ممبران یو، مونږه ممبران یو او دوئ وزیران دی، نو د دوئ نه زما لږه غوندې ګله راځی چې دې ممبرانو، وزیرانو صاحبانو داسې کار کړے دے چې دوئ خپله ډیوټی نه ده کړې، دوئ د حلقې پورې محدود شوی دی، هر وزیر چې ګورم د خپل دغه نه ئے کړے دے، تاسو خو مونږ له په USB کښې راکړئ خو ما د ډیویلپمنټ فنډ یو کتاب د دغې نه ډاؤن لوډ کړے دے او دا څو ورځې دا ګناه به هم ستاسو وی یو رکوع نیم به مونږ وئیله، هغه مانه ده وئیلې، ما صرف دا سټډی کوؤ نو هغه مطلب دا دے چې ټول تاسو خپل، هر سړې خپل حلقو پورې محدود شوے دے، که هغه هر وزیر دے، بیا زیات نه زیات که بل ځائې کار شوے وی نو یو بل ئے پاللے دے، مطلب دا دے چې هیلتھ منسټر سره زمونږ ګپ آزاد دے نو هغه کار کړے دے، ټولو له ئے کړے دے، دا چې هغه مطلب دا دے، هغه ټکې نه شم وئیلے خو بهر حال یو بل ئے پاللے دے، زمونږ ممبرانو خبره نه ده اوریدلے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> دا څه نوې کار دے، دا څه نوې کار خو ئے نه دے کړے۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب عبدالمنعم:</u> نو ګوره مونږ هم، زه هم وزیر پاتې شوے یم، الحمدللّٰه ما په ټوله صوبه کښې کار کړے دے، دا به هر ممبر راغواړې او تاسو ته وایم چې زمونږه د دوئ نه دا ګله شته، بلکه زه به تاته وایم چې 14 محکمې داسې دی۔ چیئرمین صاحب، چې هغوی د سره شانګلې له، تورغر له او کوهستان له Touch نه دے ورکړے نو که مونږ په دې صوبه کښې نه یو چې بیا د هغه پخوانی سړی په شان خبره چې مونږ ځان له صوبه یو، مونږ خو ځان له صوبه نه یو، مونږ خو تاسو سره یو، 14 دا Flags، دا Red، دا 14 ضلعې دی سر، ستا دې 14 محکموں Touch کړی نه دی خو ما پرې کټ موشن جمع کړے دے، دا خبره به بیا ورستو کوؤ خو بیا هم تاسو ته ټائم شته، چانس دے، قبله خپله د رسته کړئ، خپلو ملګرو ته وایم ځکه مونږ نه به هم شاته څه غواړی، هغه پخوا یو سړې دغه ته عربو ته تلو نو وئیل ئے چې د پاکستان نوم به روښانه کوم، هغه بل ورته وئیل چې روښانه کوؤ به خو زما واړه واړه بچی دی، هغوی به هم زما نه څه غواړی نو مونږ ستاسو صوبه روښانه کوؤ خو زمونږ هم شاته، زمونږ پسې خلق دی او زما داسې خلقو سره مقابله ده چې په ټوله صوبه کښې د فارم سینتالیس خبره کیږی خو ما سره د فارم چورانوے خبره ده، ما پسې دواړه راغلی دی، دواړه په فارم سینتالیس چې دی،

هغې نه فارم چورانوے جوړیږی، د قومی اسمبلئ هم او د صوبائی اسمبلئ هم، په صوبه کښې واحد زه فارم چورانوے وایم او تاسو ټول فارم سینتالیس وائی ځکه چې ما پسې دوه دی او ښه یو Full-fledged Minister دے او یو دلته حزب اختلاف لیډر دے نو تاسو له لږ غونډې داسې کار پکار دے چې کوم ځائې کښې، د پښتو ملک دے، دا د پښتو اسمبلی ده، دا جرگه ده، زمونږ د دې ټولې صوبې نو چې دا زمونږ جرگه ده، اصول دا دی چې کوم ځائې کښې هغه کمزورې شی نو د هغه ورور امداد کوی چې کوم سخت محاذ وی، هغې ته ځان رسوی، تاسو به بلډنگ جوړوئ، هلکه چې کوم ځائې کښې یو کنډاؤ ماتیږی، وله او خوړ سړې اوړی نو هغه سړې جوړئ نو تاسو په غوړو باندې غوړی اچوئ، دا خبرې به ستاسو مخ نو له راځی، صفا خبره درته ښایم، لکه په دې باندې به مونږه خفه کیږو، زه خو خپلې حلقې رالیږلے یم (تالیاں) نو زه چې حلقې رالیږلې یم نو مانه به حلقه څه غواړی، زه به د حلقې ټهیک ټهاک نمائندگی کوم چې هیڅ اونه شی نو دا واک آؤټ خو چرته تلې نه دے، تاسو نن ډیر زیات زوره ور شئ خو مونږه نه خو واک آوټ چرته تلې نه دے (تالیاں) زه خو وزیر هم پاتې شوے یم، مخکښې هم په اسمبلئ کښې پاتې شوے یم خو داسې کار چرته نه دے شوے، طورو صاحب، لکه دا پیره چې مونږ سره کوم زیاتې شوے دے او زه گوره جی تاسو ئے صفت کوئ، ما واؤریده، دا صفت نه وی، دا ځنی ملگری، دا بجټ چې ماته د ادریس صاحب یو خبره رایاده شوه، په تیر سیشن کښې چیئرمین صاحب، په یو خاص ځائې کښې ناست یو پینځه کاله نو ماته یو خبره رایاده شوه، پخوا به چې کله په کلی کښې چرته مړې اوشو نو هغې کښې به داسې د ژړا ځائې نه وو نو خلقو به په کرایه باندې خلق راوستل، زنانه به ئے رواستے، هغوی به ورته ژړل نو هغه یو بوډئ وه، د هغې خاوند مړ وو نو ورسره یو لور وه، چیئرمین صاحب، هغه ښځو چې ژړاه شروع کړه نو دومره صفتونه ئے کول، ځکه چې هغه په کرایه راغلے وے، دا چې په کرایه راغلے وے نو هغوی دومره ژړل، هغه ښځې خپلې لور ته اووئیل، بچیه چرته پردی سړی ته خو ناست نه یو، زمونږ هغه کښې خو دومره صفتونه نه وو، کوم چې دا ښځې ښائی، چرته پردی مړی ته ناست یو نو تاسو دومره صفتونه کوئ لکه دا مونږه او تاسو بیخی لکه ناخبره یو نو د خدائے لحاظ اوکړئ، ځان خبر کړئ که دا تاسو، زما دا خیال دے چې تاسو 34 که 35 وزیران یئ نو په 34 یا په 35 بیا حکومت نه جوړیږی، نه پرې حکومت راځی، نه پرې د عمران خان هغه ویژن سرته رسی، مهربانی اوکړئ چې کوم ځائې کمزوری وی، کوم ځائې کښې ضرورت وی، کوم ځائې چې مقابله سخته وی نو هلته لږ توجو ورکړئ، نه په هسپتال ووټ شته او نه په کلاس فور شته، دا ذهن کښې اوساتئ، گوره د عمران خان ویژن، یو سوچ زمونږ شته چې هر چاته د هغه حق ملاؤ شی، بس زمونږ دا سوچ دے کنه، زه د چا نوم والم چې څومره کلاس فور

هغه کړی دی، په کلاس فور باندې نه کیږی، داسې به صرف کیږی چې سړې د حق او د سچ ملګرتیا کوی، معاملات بره دی۔ جناب سپیکر صاحب، ما سره خو خصوصی ګزاره کوه، ما تاسو ته ځکه اووئیل چې زه فارم چورانوے والا سره یم کنه، ما سره خو د فارم چورانوے دی، صرف د فارم سینتالیس نه دی، دوه راپسې دی، که اوس مرکز ته لاړ شو، دا دوئ چې وائی، دا زمونږ ورونړه دی، یره مولانا صاحب خو جواب نه شی ورکولے، مشر دے خو بهر حال وائی چې امن نو امن خو که وو نو هغه د عمران خان وخت کښې وو، که درې نیم کاله وو او که څلور کاله وو خو صرف د عمران خان وخت کښې امن وو، نه دهماکه وه اونه ډرون وو او نه دهمکی وه، نه غلا وه، نه غلطی وه، واحد عمران خان وو چې د هغه په وخت کښې هر څه برابر وو، کهلاؤ به خلق ګرځیدل، اوس بیا مونږ د دریو بجو نه وروستو د پیښور نه نه اوځو، وائی په لاره کښې غله دی، که فرض کړه، تاسو ته مونږ دا خبره اوکړو چې د آئی ایم ایف نه چې دوئ قرضه واغسته، په هغې دوئ عیاشئ اوکړے، هغه ئے یو بل ته Donate کړے او دا الیکشن ئے پرې اوکړو او په جیبونو کښې ئے کیښودے، تین تین ارب روپئ د بهر نه ئے قرضه واغسته او هغه دې تیر الیکشن کښې دوئ په جیبونو کښې کیښنو دے، زما د شانګلې د ټینډر مثال درکوم، نور ماته د صوبې پته نشته ځکه زه داسې ډیر پوهه نه یم، نا پوهه غوندې سړې یم خو د شانګلې ټینډر یا پکار وو، په اسلام آباد کښې ځکه زمونږه دارالخلافه ده یا په صوبه کښې پکار وو، زمونږ صوبائی حکومت کښې یا په سیدو شریف کښې پکار وو چې یره هغه زمونږ ډویژنل دغه دے یا په شانګله کښې پکار وو چې هغه زمونږه ضلع ده نو زمونږه ټینډر شوے وو، په بټ خیله کښې، دا هغه دغه چې وئیل، د سحر په بانګ کښې مو بله ټپه واؤریده، زمونږ ټینډر کیږی بټ خیله کښې، نو آئی ایم ایف هغه شئې بند کړو، ټوله غلا په پی ډبلیو ډی کښې ده، پی ډبلیو ډی چې دا بند کړو نو اوس تاسو به خبر یئ کنه، یو نوې شې هغوی کهلاؤ کړو چې د هغې هم څه دغه دے، مرکز دے، دفتر ئے په کراچئ کښې دے او ته به دغه کوی په ډالرز کښې، ته چې ټینډر کوی نو په ډالرز کښې به کوی، هغې ته عام زمونږشان غریب سړې بیا نه فارم اچولې شی او نه تلې شی، اوس دا د دویمه غلا یو سسټم شروع شو او دا هغه نشته چې لکه فرض کړه، مونږه پیښور له لس کروړه روپئ، نو پیښور خو د دغه ځائې نه واخله تر هغه ځائې پورې پیښور دے، لکه بالکل د یو غلا دویمه لار ئے کهلاؤ کړه، نو زمونږه دې غلاګرو سره عمر دے، نو تاسو ته دا منت کوم چې په دې غریبو او په دې کمزورو ضلعو په دې باندې فکر اوکړئ، اوس هم تاسو سره ټائم شته، دا خو لا Approved نه دے، Proposed دے، Approved لا نه دے، نو زه تاسو ته دا منت کوم چې دا ټولې کمزورې ضلعې چې دی، د دې لږ دغه اوکړئ، بل د صوبې خبره تاسو کوئ، لکه مثال زمونږ دغه دے، هغه څه ورته وائی، دلته

ما نوټ کړے وو، هغه لوئے Calculation دے خو بهرحال د این ایف سی خبره به اوکړم، دا سنګل ساده خبره ده، لکه زه به په داسې الفاظو کښې اووایم چې تاسو، زه خو پرې نه پوهیږم خو کیدې شی، زما نه پکښې هم چرته نا پوهه څوک وی ځکه ماته خو د هغې وجې نه ځان نا پوهه ځکه ښکاری چې دوئ بیخی ځان چپ کړے دے، ساده خبره به اوکړم چې په 2010ء کښې یونیسف دغه دا شوے دے چې هغې کښې 57.50 percent د صوبو دی او42 اعشاریه Something د مرکز دی، په دیکښې بیا حساب کتاب ته حاجت نشته خو هغوی مونږ له راکوی نه، که دا هغوی مونږ ته راکړی، د KP پکښې دا 14 اعشاریه Something، خو مونږ سره هغه هم نشته او که مرجډ ایریا دپاره هغوی مونږ له راکړی نو 5 percent هغه دی، 19 څه پوائنټ نو زمونږ نه قرضې ته حاجت شته او نه د یو بل پرزولوته، بس دا هر څه به پوره وی خو زمونږ سره چې څه زیاتے دے نو دا مرکز کوی خو مونږ نه هم ځان نه دم ویستل غواړی، دا پیپلز واله وائی چې په یو ځائې ځو چې د صوبې حق اوغواړو، دا مونږ خو خراب شوی د مرکز د لاسه یو، زه ئے د ضلعې نوم نه اخلم بیا تاج محمد خان خفه کیږی خو یو سړې وو، د هغه نیا ناجوړه وه سپیکر صاحب، هسې هم څوک شته دے نه۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: مخکښې به نور ایم پی ایز هم څه خبرې کوی کنه۔

<u>جناب عبدالمنعم</u>: زه خپله خبره ختموم نو د هغه نیا ناجوړه وه جی، تاسو د مرکز خبره کوئ نو نیا ئے ناجوړه وه، هغه چرته راغلے وو، بس سټاپ باندې ولاړ وو او وئیل ئے چې دا پیښور ته بوځم نو چې پیښور ته ئے بوځم نو یو کس ورته اووئیل چې یره دا خو دغه فلانی طوطکی بابا له ولې نه بوځے، هغه ورته اووئیل چې دا خو مخکښې ورځ مو بوتلے وه، دوائی پرې ښه نه وه راغلے، وائی دا خو داسې څه چل طوطکی بابا کړے وو، دا خو د هغه د لاسه ښکته بوځم پیښور ته، نو مونږ خراب د مرکز د لاسه یو، دا پیپلز واله به د (ن) په ګناه دوزخ ته ځی ځکه دوئ پخپله خو توبه اوباسی د غلا ملا نه خو اوس په دې وخت کښې چې دوئ ترې لری کړی نو بیا د (ن) حکومت شته؟ دوئ به دا (ن) چې دے، زمونږ دا ډیر پوهه قابل سړے دے خو دوئ به د (ن) په ګناه ځی او زه به تاسو ته او دې وزیرانو ته آخری یو شعر اووایم۔ احتشام او بیا بس دے وائنډ اپ کوم۔ وائی پښتو کښې، دا ټولو ته وایم، زه پکښې بیا دغه نه کوم۔ وائی چې:

د دې کلی رواج خړ او بو ډنډ دے
چې سپک وی په سر ګرزی قیمتی سړې ډوبیږی

پوهه شوئ؟

<u>جناب مسند نشین</u>:زبردست، زبردست (تالیاں)منعیم، دا دې منسټرانو ته اووئیل څه؟

جناب عبدالمنعم: د دې هر سړي ځان له معنیٰ اوباسئ جی، ټول پوهه دی۔
جناب مسند نشین: یامین خان، شته دے؟ عبید الرحمان صاحب۔
جناب عبیدالرحمان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جناب سپیکر، په بجټ باندې بحث روان دے، د ټولو نه اول خو مونږه سی ایم صاحب او د هغه ټیم ته یو بهترین متوازی بجټ پیش کولو باندې خراج تحسین پیش کوؤ، د بجټ حوالې سره خو زمونږ دلته مشیر صاحب هم ناست دے او نور کسان هم ناست دی، هغوی وضاحت کړے دے، د هغې په تفصیل کښې نه ځو خو څنګه چې عبدالمنعیم صاحب اووئیل، یو خو دا منسټران صاحبان که ربښتیا مونږ لږ واؤری نو ډیره به ښه وی، څنګه چې هغوی اووئیل چې دا بجټ، پکار خو دا ده چې یو بجټ جوړیږی او د علاقې یو د حلقې۔۔۔
جناب مسند نشین: خلیق، تاسو متوجه شئ، منسټرانو ته وائی، خلیق۔
جناب عبیدالرحمان: لیاقت صاحب، تاسو لږ کښینئ۔۔۔
جناب مسند نشین: لیاقت، تاسو کښینئ، منسټرانو ته خبره کوی، تاسو ئے لږ توجه سره واؤرئ۔
جناب عبیدالرحمان: چې د یو حلقې، د یو علاقې بجټ جوړیږی نو پکار دا ده چې د هغې ضروریاتو ته اوکتلې شی، په هغې کښې چې کوم مسائل دی، هغې ته اوکتلې شی خو د بد قسمتئ نه د هغه علاقو مسائلو او هغه ضروریاتو ته نه کتلې کیږی، دلته شخصیاتو ته کتلې کیږی(تالیاں)او دلته چهرون ته کتلې کیږی، عبدالمنعیم صاحب خبره اوکړه چې زمونږه څوارلسو ډیپارټمنټس نه یو Touch کړی او مونږ خو الحمدلله یو هم نه دې Touch کړے (تالیاں) زمونږ سره په دغه بجټ کښې چې دے، بے ادبی دې معاف وی، تبلیغی حضرات پرې خفه نه شی، هغه متل دوئ اوکړو، هغه تبلیغ کښې چې څوک ځی نو اراده لیکی، یو کس به تبلیغ کښې د تلو د پاره خپله اراده به لیکله نو د هغه نه د ارادې لفظ هیر شوے وو، تپوس ترینه امیر صاحب اوکړو چې څه درله اولیکم، هغه ورته وائی چې هغه اولیکه چې هغه اولیکی او بیا نه ځی نو زمونږ سره هم هغه کار دے، Feasibility study ئے کړی ده، والله اعلم چې دا به کیږی اوکه نه به کیږی، مونږ دا وایو چې مونږ سره دې د برابرئ په بنیاد باندې، ما پخپله حلقه کښې هم ووټ اغستلے دے څنګه ووټ چې وزیر صاحب اغستلے دے، څه ووټ چې سی ایم اغستلے دے، دغه شان ووټ الحمدلله ما هم اغستلے دے، دغه شان مطالبې زمونږه نه هم خلق کوی نو پکار دا ده، عبدالمنعیم صاحب خبره اوکړه چې اوس هم لا ټائم دے، وخت تیر نه دے، اوس هم ټائم پاتے دے نو پکار ده چې په دې لږ، زه د خپلې حلقې خبره کوم، د 2013ء نه تر دې وخت پورې په دغه حلقه کښې زمونږ د

پاکستان تحریک انصاف یو نمائنده نه دے راغلے، چونکه دا فرسټ ټائم دے، تیر دولسو څوارلسو کالو کښې زما په حلقه کښې یو کس هم د یوې روپۍ کار نه شی ثابتولې چې شوے وی، ما ته ضرورت دے، زما حلقې ته ضرورت دے چې ماله به نسبت د هغه حلقې ډیر کار راکړے شی چې په کوم کښې په تیر وخت کښې یا د هغې نه مخکښې Tenure چې یره کار ډیر شوے دے۔ زه هیلتھ حوالې سره خبره کوم چې زمونږه د هیلتھ دپاره دوئ 276 ارب روپۍ ایښودلی دی نو زما به هم دغه مطالبه وی، چونکه زما حلقه چې ده، دا ساټھ، ستر پرسنټ چې په پهاړی علاقو باندې مشتمل ده، هلته مونږ له BHUs پکار دی، هلته مونږ له ډسپنسریانې پکار دی چې د هغه خلقو علاج معالجه پکښې کیږی، بیا د تعلیم دپاره یو ښه Huge amount مونږ ئے Appreciate کوؤ، 363 ارب روپۍ دوئ ایښودلی دی، زما حلقه کښې د 2013ء نه واخله تر نن ورځې پورې یو سنګل پرائمری سکول نوې نه دې جوړ شوے، یو مډل سکول نه دې جوړ شوے، یو سکول نه دې اپ ګریډ شوے او دغه شان زما حلقه کښې ډیر سکولونه داسې دی چې د هغه سکولونو چهتونه نشته، د ډیرو چاردیوارئ نشته نو پکار ده چې په دغه کښې هم زمونږه حصه اوکړی ځکه چې دغه خلق، دغه ماشومان بغیر د چهت نه کهلاؤ ناست دی، بیا دغه شان ایریګیشن له ئے 46 ارب روپۍ ایښودلې شوی دی نو پکار دا ده چې زمونږ یو د بلامبټ ایریګیشن سکیم چې دا په 2002ء کښې Start شوے دے او د بد قسمتئ نه تر اوسه پورې دا سرته اونه رسیدو، دریې ځل دا سکیم Revise شو، د دې اول 36 کروړ روپۍ نه زما په خیال چې د دوئ د Start دغه وو، د دې نه پس په دریم ځل چې دا Revise شو نو د دې Amount already ډیړه ارب روپو نه دوه ارب روپو ته اورسیدو، اوس مونږ دا وایو چې تحصیل منډه کښې زمونږ هلته ډیرې زمکې زرعی دی نو د هغه خلقو د مستفید کیدو دپاره پکار ده چې هلته Extend شی، ډیر کم Amount پکار دے، صرف ساټھ، پینسټھ کروړ روپۍ پکار دی، زما د ایریګیشن منسټر صاحب نه هم مطالبه ده چې دغه کښې زمونږه خیال اوساتلے شی، د دغې نه علاوه هائر ایجوکیشن حوالې سره به زه یو خبره اوکړم چې زمونږه یو یونیورسټی وه، دیر یونیورسټی او دا خاص زما په حلقه کښې خان صاحب په هغه وخت کښې د دې منظوری ورکړے وه، د هغې دپاره زمکه هم اغستلے شوے وه، د هغې دپاره تقریباً ډیر زیات کار پورا شوے وو خو د بد قسمتئ نه په تیر بجټ کښی هغه منصوبه Drop شوه، دغه ځل هم زمونږ دا امید وو چې یره دغه منصوبه څه طریقه باندې واپس بحال شی خو دغه زمونږ بد قسمتی ده چې هغه یو میګا پراجیکټ مونږ ته الله پاک راکړے وو، هغه هم زمونږ نه واغستلے شو، د هغې نه علاوه زمونږه په تحصیل منډه، دا زمونږ یو غټ تحصیل دے، هلته زمونږ یو بوائز کالج هم نشته او زما هم دغه مطالبه ده چې په دغه کښې هم زمونږ خیال اوساتلے شی، زه به

اجتماعی طور خپلې ضلعې له راشم۔ سر جی، نن لږه موقع ده، خیر که لږ دوه درې منټه ټائم واخلم نو څه۔۔۔

جناب مسند نشین: دا نور ملګری به هم کوی کنه۔

جناب عبید الرحمان: جی اوبه کړی، ټول به اوکړی، زمونږ په ضلع کښې ډیر Ongoing project راوان دی خو هغه هم زمونږه د عدم توجه د وجې نه په ځائې باندې هم دغه شان پاتے دی، Koto Hydro Power Project (KHPP) چې په 2015ء کښې خان صاحب په خپل لاس افتتاح کړے وه او د تیرو لسو میاشتو نه مونږ ته هم دغه وئیلې کیږی چې percent 98 کار پورا دے او باقی به هم زر پورا کیږی خو تر اوسه پورې هغه کمپلیټ نه شو، د هغې نه علاوه د **Shigo–KasHydropower Project** چې دا د 82 ارب روپو منصوبه ده، دا هم زمونږ یو میګا پراجیکټ وو، په 2024ء کښې په هغې باندې کار شروع کیدل وو خو تر اوسه پورې په هغې باندې هم کار شروع نه کړے شو، دغه شان زمونږ سره تیمرګره میډیکل کالج چې زمونږ دا خله پخه شوه په دې اسمبلئ کښی او مونږ بار بار دا تذکره اوکړه د سټارټ نه چې مونږ راغلی یو نو د لس ځل نه به زیات مونږ په دې اسمبلئ کښې د تیمرګره میډیکل کالج تذکره کړے وی چې مونږ دې حد ته رارسولی ده چې د هغه سره یو ځائې کوم ګجو خان میډیکل کالج چې وو، په دې دواړو باندې په یو ځائې باندې کار شروع شوے وو، هغه ورځ سی ایم صاحب هلته لاړو او اولنې Batch د هغې نه فارغ شو او زمونږ تیمرګره میډیکل کالج چې دے، هغه تر اوسه هم هغه شان پروت دے، بار بار مونږ ریکویسټ کړے دے چې د دې Staff هم Hire شوے دے، بلډنګ هم شته، سامان هم شته، هر څه شته نو پکار دا ده چې زمونږه دا منصوبه سرته اورسولے شی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه خو نور هم مسائل ډیر زیات دی، بس دغه مختصر خبرې ما اوکړے د خپلې حلقې حوالې سره خو بهر حال مجموعی طور بجټ انتهائی بهترین دے، عوام دوست بجټ دے، ټیکس فری بجټ دے، مونږه دا Appreciate کوؤ، مونږه بحیثیت یو د سیاست طالب علم، مونږ د پنجاب بجټ هم اوکتلو، مونږ د مرکز بجټ هم کتلے دے، مونږ د سندھ بجټ هم کتلے دے، مونږ د نورو صوبو بجټ هم کتلے دے خو الحمد للہ چې زمونږ د صوبې کوم بجټ سی ایم صاحب او د هغه تیم جوړ کړے دے، په هغې باندې مونږ هغوی ته خراج تحسین پیش کوؤ، بهرحال دا یو ریکویسټ ضرور کوؤ چې کومې پسمانده حلقې په ماضی کښې دلته پاتې شوی دی، هلته کارونه نه دی شوی نو د هغوی په ترجیحی بنیاد باندې کارونه اوشی۔ ډیره زیاته مهربانی۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: شکریہ جی۔ جناب عبدالکبیر خان، جناب افتخار اللہ جان، مسٹر علی شاہ خان، مسٹر شیر علی آفریدی، جناب فضل حکیم خان صاحب۔

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر حیوانات وماہی پروری): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ یا الله ستا عبادت کوؤ او ستا نه مدد غواړو۔ جناب چیئرمین صاحب، ډیره مننه د ټائم راکولو، زمونږه ممبرانو صاحبانو خبرې اوکړے، مونږ د یو ملاکنډ ډویژن نه یو او دا تسلی ساتئ ان شاءالله تعالیٰ، زما د الله نه امید دے چې د تحریک انصاف، د پی ټی آئی حکومت د انصاف حکومت دے او په خیبر پختونخوا کښې بلکه په ټول ملک کښې زمونږ د ملاکنډ ډویژن د ټولو نه سیوا ایم پی ایز دی او ایم این ایز دی، ان شاءالله زما د الله نه دا امید دے چې د ټولو نه زیات فنډ به ملاکنډ ډویژن ته اوړو، دا تسلی ساتئ(تالیاں)بل زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب چې کله هم د هر ریجن سره جدا جدا میټینګ کړے دے، ایم این ایز، ایم پی ایز ئے راغوښتلی دی، تجویزونه ئے اغستلی دی چې یره چاته څه ضرورت دے؟ په مشاورت باندې مونږ ټول په جمع ناست یو او د هغې نه بعد داسې فیصلې شوی دی، څه کار به پاتې شوے وی، څه به پکښې شوے وی خو ان شاءالله د تحریک انصاف حکومت کښې به د عوامو سره هره نمونه ښیګړه کیږی ځکه چې دا عوامی حکومت دے، دا د عام خلقو حکومت دے، دا د انصاف حکومت دے او 80 percent خلق دا د عمران خان سره ولاړ دی، دا د انصاف سره ولاړ دی، دا د دې غریبو خلقو سره ولاړ دی، زه به یو خبره اوکړم چې کله هم د پی ټی آئی ګورنمنټ لاړو او دریو میاشتو دپاره حکومت د نګران په حواله شو، آئین او قانون دا وائی چې یره په دریو میاشتو کښې تاسو الیکشن اوکړئ، د جمهوریت تقاضه دا ده خو زما د اپوزیشن ورونړه چې ناست دی، د قیامت تقاضه ده، دغه ئے پرون راوستلی وو چې علی بابا او چالیس چور، دا کار ښه دے چې ځان ئے پخپله اوپیژندو، ځان ته دا خبره پخپله اوس کوی، دا لاکھ لاکھ شکر دے چې ځان ئے اوپیژندو ځکه چې رښتیا خامخا یو پیره خلې له راځی، دروغ دروغ وی او رښتیا رښتیا وی او کله چې هم څوک دروغ وائی نو دا یاد ساتئ، هغه له الله چرته هم عزت نه ورکوی، ریښتونې سړې الله چرته نه بے عزته کوی۔ جناب چیئرمین صاحب، د خبرې مقصد مو دا دے چې د خان صاحب ویژن د مدینې د ریاست دے، مونږ مسلمانان یو الحمد لله، مونږ ته اسلام درس راکوی د مینې د محبت د سچائی د ظالم خلاف، مونږ به د ظالم خلاف هم ولاړ یو، مونږ به د خپل کمزورو عوام سره هم ولاړ یو او زمونږ خان صاحب د دې ملک سره ولاړ دے، د کمزورو خلقو سره ولاړ دے، د انصاف سره ولاړ دے، نن ځکه هغه په جیل کښی دے خو Compromise نه کوی، د دې خبرې چې بس دا ملک آزاد کړئ او یو آزاد ملک مونږ غواړو، هغوی ته چې کله حکومت ملاؤ شو دریو میاشتو دپاره، په ریکارډ پراته دی چې څومره جماعتونه چې دی، جدا جدا په خوشحالئ خوشحالئ ئے میټینګونه راواوغښتل چې یره دومره به زما منسټران وی، دوه، درې به زما منسټران وی، چا وئیل څلور به زما منسټران وی او هغه

شي ئے روان کړو، نه ئے آئین منلو او نه ئے قانون منلو، د کال نه سیوا هغوی ګورنمنټ اوچلولو، د الله مدد ورسره نه وو او اول کار ئے دا وو چې صحت کارډ ئے بند کړو، کوم د دې صوبې چې غریب خلق دی، کمزوری خلق په هسپتالونو کښې ولاړ وو، مرضونه ورته اولګیدل، Already مخکښې نه وو، تلل به نو ورته به ئے وئیل چې صحت کارډ بند شوے دے ځکه چې د تنخواه ګانوں پیسې ورسره نه وی، دا پیسې چرته لاړے؟ مرکز ورسره جوړ وو، صوبه یو بل سره جوړه وه، خدائے رحم اوکړو، د الله په فیصلو کښې او د انسان په فیصلو کښې ډیر زیات فرق وی، هغه خلق چې زمونږ نه ئے نشانونه واغستل۔ جناب چیئرمین صاحب، مونږ ته ئے څه نا څه هغه راکړل چې چا پیژندل هم نه خو بیا هم الله رحم اوکړو او دې عوامو ته، د خیبر پختونخوا د ټول ملک عوامو ته زه سلام پیش کوم چې پخپله به تلل، زما خوئیندې به راوتے، مئیندې به راتلے، زما مشران به راوتل او دا به ئے وئیل چې یره د عمران خان وفادار کهلاړی کوم دے او نشان ئے څه دے، پخپله به تلل او د عمران خان د وفادار کهلاړی نشان به ئے معلومولو او هغه ته به ئے ووټ ورکړو، د هغې سره په هره علاقه کښې ورته د عمران خان د پی ټی آئی نه جدا هم شو، بلها پارټیانې پکښې جوړے کړے، آزاد خلق ئے ورته اودرول، هر سړی د عمران خان تصویر لګولو خو زمونږ په عوامو کښې شعور دے، زمونږ عوام پوهه دی، هغه په ایمانداریٔ، په دیانتداریٔ، په انصاف فیصله کوی، هغه فیصله ئے په انصاف باندې اوکړه او د عمران خان کهلاړیان ئے کامیاب کړل، مونږه اسمبلیانو ته راغلو، اوس که مونږ په خپلو بچو کښې او د خپلو عوامو کښې فرق اوکړو نو زمونږ په ایمان کښې به فرق وی(تالیاں) او چې اپوزیشن والا څه وائی نو وائی دی ځکه چې دوئ سره پاتې څه نشته، کوم سړې چې حسد، کینه او بغض ساتی، د غټو غټو علماء سره هم ساتی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u>منسټر صاحب، بجټ ته راشه، بجټ باندې راشه۔

<u>وزیر حیوانات وماہی پروری:</u> بجټ له راځم چې صحت کارډ ئے راته بند کړو، کله هم چې زمونږ د کیبنټ اولنې میټنګ اوشو او مونږ راغلو نو سټارټ ئے کړو، حکومت مونږ واغستو او مونږ اعلان اول د صحت کارډ اوکړو چې را آزاد شو، خدائے به ورله پیسې پیدا کوی، نن هغه صحت کارډ ته اوګوره چې علاج خو ورله علاج کوی لګیا دے، الله پاک دې هر سړې صحت مند کړی په دې کارډ باندې خو بیا هم د ساټھ سال په عمر کښې په صحت کارډ څوک علاج کوی او هغه په هسپتال کښې وفات شی نو پانچ لاکھ روپئ هغه ته Extra ورکړے شی چې یره دا عاجز دے، غریب به وی، ده ته به مطلب دے، په کور کښې د هغه ښځه او بد وی چې دا پرې اوکړی او په ده باندې بوجھ رانشی، د ساټھ سال نه چې کم وی نو جناب چیئرمین صاحب، هغه ته دس لاکھ روپئ ملاؤ شی، دوئ روپئ ورته هم نه

ورکوله او بیا هم وائی په صوبه کښې کرپشن دے یا هلکه، ظالمانانو مرکز مونږ له پیسې نه راکوی، د مرکز حکومت ستاسو دے، د دې مخکښې ټول وزیران ستاسو وو یو نیم کال، تاسو سره خو به لس روپئ په صحت کارډ کښې نه وی، تاسو سره خو تنخواګانې نه وی، هغه پیسې چرته لاړې چې نن مونږ دغه کوؤ، دوئ ته سوچ پکار دے چې خپل سوچ نه کوؤ، بلکه د دې وطن سوچ کوؤ، د دې ملک سوچ کوؤ، د دې عوامو سوچ کوؤ، د دې کمزورو خلقو سوچ کوؤ، دغه شان په ایجوکیشن کښې الحمدللّٰه زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب ښه بهترین فیصلې کړې دی، د عمران خان د ویژن مطابق، دا بجټ یو بهترین بجټ دے، دا عوام دوست بجټ دے، ټیکس پکښې بالکل نشته او الحمد للّٰه زمونږ د پی ټی آئی د عمران خان وفادار کهلاړیان به د هرې، د کومو کومو حلقو چې دی، د خپلو عوامو خیال به ساتی، خپل عوامو باندې به Focus کوی ځکه چې مونږ اللّٰه کامیاب کړی یو، د دې عوامو په مونږ باندې احسان دے، مونږ د چا احسان بالکل نه شو هیرولے، ان شاءاللّٰه مونږ د خپل عوامو دپاره، د خپل ملک دپاره په بجټ کښې بهترین بهترین څیزونه اچولی هم دی او نور به هم اچوؤ۔ جناب چیئرمین صاحب، اختر راغلو، لوئې اختر وو، خلق ریلیف ورکوی، نن زمونږه، دوئ چې دا کومه خبره کوی، په مرکز کښې د دوئ حکومت دے، دوئ وائی، تاسو ریکوری نه ورکوئ، زه به د خپل سوات خبره اوکړم، سو (100) په سو (100) ریکوری ده یعنی زه هغوی له چیلنج ورکوم چې ماته دې په سوات کښې د بجلئ یو غل اوښائی، دوئ دا بهانی کوی او وائی چې ریکوری نشته ځکه بجلی کمه ده، یوه نیمه، یوه نیمه ورځ لائن خراب شوے وو او د دریو یونین کونسلو بجلی نه وه، دا خلق اوده ناست وو(تالیاں) داسې تاسو حکومت چلوئ چې په ګهنټو ګهنټو باندې بجلی نه وی او تاسو خبرې کوئ چې دلته دا صوبه ښه کار کوی، د عوامو سره ښه کار کوی نو ستاسو مقصد دا دے چې یره ښه ورته واړوه، دغه کړه، د ایمرجنسی ریلیف دے چې یره په دوئ پسې خلق رااوځی، واقعی خبره ده، د پی ټی آئی والا پسې راځی، تاسو خو هډو څوک پیژنی نه، ستاسو خو څوک نوم هم نه اخلی، په غلا راغلی یئ او په غلا ناست یئ، سائډ ته ناست یئ او الحمدللّٰه مونږ له عوامو ووټونه راکړی دی، مونږ ته به هر څه وائی، مونږ به ان شاءاللّٰه د خپلو عوامو سره څنګ په څنګ ولاړ یو، په غیرت به ولاړ یو، په جنون به ولاړ یو، په جذباتو به ولاړ یو او د خپلو عوامو به ان شاءاللّٰه سر نه ښکته کوؤ او د قارون او د فرعون سر به ان شاءاللّٰه خدائے پاک هم ښکته کوی او مونږ به ئے هم ښکته کوؤ۔ شکریه ادا کوم جناب سپیکر صاحب، زه د هیلتھ او د ایجوکیشن خیبر پختونخوا زمونږ وزیراعلیٰ صاحب چې کوم فنډونه ایښودلی دی، زه د هغې د زړه د کومې نه شکریه ادا کوم او ان شاءاللّٰه دا صوبه مونږ به په اتفاق او اتحاد سره مخ په اوړاندې بوځو۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک شوه۔

وزیر حیوانات و ماہی پروری: او بیا هم اپوزیشن والا ته دا وایم چې ستاسو بهترین تجویزونه وی د صوبې په مفاد کښې، د عوامو په مفاد کښې نو مونږ تابعداریو، هغه که تنقید کوئ نو کوئ، مونږ ئے په دې یو غوږ اورو او بل باندې به اوځی، No problem ، هیڅ خبره نه ده۔ ډیره مننه، ډیره شکریه۔ السلام علیکم۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Gul Ibrahim.

جناب گل ابراہیم خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جناب سپیکرصاحب، زه ستاسو بے حده مشکور یم چې د بجټ اجلاس روان دے او تاسو پکښې ماته موقع راکړه، ملګرو مختلف خبرې اوکړے خو زما د ذهن مطابق کوم بجټ چې د دې صوبې پیش شوے دے نو دا عوامی بجټ دے، دا عوام دوست بجټ دے او دا د غریبانانو د خیبر پختونخوا د اولس بجټ دے، دا اولنې بجټ دے۔ جناب سپیکر صاحب، هر حکومت چې چلیږی نو چې کوم انکم راځی، د هغې دوه خبرې وی، یو د مرکز نه او دویم خپل ریونیو، مرکز نه کومه پیسه چې ده، خیبر پختونخوا ته هغه نه ملاویږی، زه د خیبر پختونخوا علی امین خان او موجوده چې د هغه کوم ټیم دے، هغوی ته خراج تحسین پیش کوم چې نن شکر الحمدللّٰه د خیبر پختونخوا صوبه په خپل ریونیو باندې بجټ پیش کړے دے او په هغې کښې ترقیاتی مد کښې کوم کارئے اچولے دے (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم چې په دې بجټ کښې هر هغه حلقو ته ترجیح ورکړے شوے ده چې کوم پسمانده وے، زه به خپله حلقه اووایم چې په 2010ء کښې Flood راغلے وو نو مکمل Bridges ختم وو، د پبلک هیلتھ سکیمونه ختم وو، اتھاره، بیس سکولونه چې کوم وو، هغه مکمل ختم وو، روډونه ختم وو، موجوده حکومت هغه سکولونه چې کوم دی زما په حلقه کښې، هغه سکولونه چې کوم زما بچی د آسمان لاندې ناست وو، چوده، پندره سال د هغوی دپاره ټینټ نه وو، دا د دې موجوده حکومت کارنامه ده، زه دا Appreciate کوم۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ د خیبر پختونخوا د ټولونه اولنې ټورازم چې کوم دے، دا د حکومت په ترجیحاتو کښې دے، هغه ټورازم د کمراټ ایریا چې هلته په لاکھونو ټوریسټ راځی، کله چې د تحریک انصاف حکومت د کمراټ روډ، پتراک، تورو اوبو چوالیس کلو میټر روډ منظور کړے وو، تیر شوی حکومت کښې چې کله د تحریک انصاف حکومت ختم شو، د پی ډی ایم حکومت په هغې کښې چې څومره ایلوکیشن وو، ایک ارب روپئ وے، هغه ئے ترې نورو ځایونو ته یوړے، بائیس میاشتې د کمراټ مین روډ چې کوم دے، دا بند وو، هغه پراجیکټ چې کله نه د تحریک انصاف حکومت راغلو، زه د خیبر پختونخوا د وزیر اعلیٰ د علی امین خان مشکور یم، ما هغه ته اووئیل چې دا روډ په دې صوبه آبادیږی، په دې باندې زمونږ ضلع آبادیږی، د دې سره د غریبو روزګار

پیدا کیږی نو جناب وزیراعلیٰ صاحب دا روډ راته بیرته سټارټ کړو او دې ته ئے پیسې ورکړی، هغه روډ ته ئے په کروړونو روپئ ورکړے، نن شکر الحمدللّٰه د کمراټ په روډ په زور او شور کار روان دے۔ جناب سپیکر صاحب، ټهیک ده زما حلقه د ټولونه پسمانده حلقه ده، په تیر شوی ګورنمنټ کښې پراجیکټس منظور شوی وو چې په هغې کښې د ډوګ درې روډ دے، ګوالدئ روډ دے او سیدګئ جهیل روډ دے، هغه سکیمونه موجوده په بجټ کښې چې کوم ایلوکیشن ایښودلې شوے دے نو دې سره سره زمونږه دومره پسمانده حلقه ده چې نن هم هلته د فور بائی فور ګاډی نه بل ګاډې تلې نه شی نو زه د موجوده حکومت چې څومره ټیم دے، دا Appreciate کوم، هغه علاقې چې هغوی ته ئے ایلوکیشن کښې پیسې کیښودے او ان شاءاللّٰه راروان کال کښې د ډوګ درې روډ، ګوالدئ روډ او سیدګئ روډ، دا روډونه چې کوم دی، هغه عوامو ته به د دې ریلیف ملاؤ شی۔ جناب سپیکرصاحب، د بجټ متعلق خبره کیږی، زما داسې حلقه ده چې په هغې کښې تر اوسه پورې یو کالج نشته، نه Female او نه Male شته لیکن موجوده حکومت ته زه دا کریډیټ ورکوم چې په بجټ کښې ئے ماله د ګرلز یو کالج د اوشیرئ دپاره منظور کړے دے، زه دوئ ته داد ورکوم چې یره هغه حلقه چې کومه پسمانده پاتې ده، په هغې کښې دغسې Step اغستل غواړی، د قائد انقلاب عمران خان صاحب، ویژن دا دے چې کومې پسمانده حلقې دی، کومې پسمانده ضلعې دی، هغې ته تاسو ترجیح ورکړئ چې هغه رااوچتې شی او د خیبر پختونخوا د نورو ضلعو او د پاکستان د نورو حلقو په شان چې کوم دے، هغه مخ په وړاندې لاړ شی۔ جناب سپیکر صاحب، په موجوده بجټ کښې زما په حلقه کښې Bridges خو اوړې شوی وو، جونکس بریج، جاز بانډه،آر سی سی بریج، شمائ ټو سوات روډ، ګانشال روډ دا شامل دی، زه د خیبر پختونخوا د وزیر اعلیٰ بے حد مشکور یم چې دغه داسې حلقې دی چې نن هم هغه خلق پیدل تلو باندې مجبوره دی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا وایم د هیلتھ سائډ باندې، منسټر صاحب ناست دے، زمونږ په دیر بالا کښې هیډ کوارټر هسپتال، د دیر هیډکوارټر هسپتال مونږ سره وعده شوے وه چې هر هیډ کوارټر هسپتال دا به مونږه اپ ګریډ کوؤ، دې ته به ترقی ورکوؤ چې په صوبه کښې غټ کوم هسپتالونه دی او په هغې باندې لوډ کم شی، دغسې زما په حلقه کښې آر ایچ سی تار پتار دے، کیټیګری ډی هسپتال پاتراک، آر ایچ سی شیرینګل او تل ټوریسټ چې لکهونه خلق راځی او په هغې کښې بی ایچ یو وه، آر ایچ سی وه، ماډل آر ایچ سی چې ټوریسټو دپاره، منسټر صاحب ناست دے، زه په هیلتھ سائډ باندې د اپر دیر د سبیګا پراجیکټ او یا په دغه هسپتالونو کښې د تبدیلئ راوستولو څه نه وینم، زه دا خبره کوم چې په هیلتھ سائډ باندې هم زمونږه حق جوړیږی چې د خیبر پختونخوا حکومت په هیلتھ سائډ باندې صحت کارډ او ډیر زیات ریلیف

مخکښې هم ورکړے دے او بیا به ئے هم ورکوی چې زمونږه په اپر دیر کښې په هیلتھ سائډ باندې زمونږه هسپتالونه شامل شی۔ جناب سپیکر صاحب، زه په آخر کښې بیا د خپل خیبر پختونخوا د صوبائی حکومت او د علی امین خان چې څومره ټیم دے، هغوی ته خراج تحسین پیش کوم چې یره د کم وسائلو باوجود تاسو دومره ریونیو اوکړه، نن شکر الحمدللّٰه زما د خیبر پختونخوا صوبائی حکومت چې کوم دے، هغه پخپله اپنی مدد آپ چې کوم دے بجټ جوړئ او نه قرض چې اخلی او نه د مرکز بجټ ته هغه مجبوره دے(تالیاں) سپیکر صاحب، زه ستاسو بے حد مشکور یم او زه د خپل طرف نه بجټ چې کوم دے، زه خپل دې ټولو څومره کابینه چې ده، څومره کیبنټ چې دے صوبائی، د دوئ بے حده مشکور یم او دوئ ته خراج تحسین پیش کوم په دې بجټ باندې۔ ډیره ډیره مننه۔

جناب مسند نشین: شکریہ۔

The sitting is adjourned till 02.00 pm, Wednesday 18th June 2025.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 18 جون، 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)